سرِشاخِ طوبیٰ

فضا ابن فیضی

AsliAhleSunnet.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرِ شاخِ طوبیٰ

فضا ابنِ فیضی

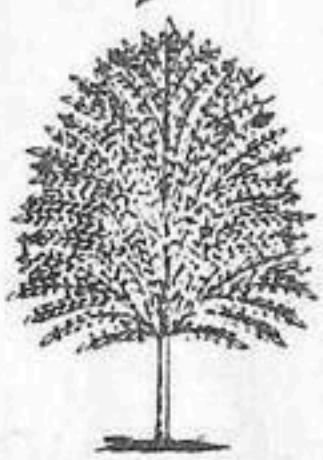

AsliAhleSunnet.com

اظہار و اعتراف

اس شعری مجموعہ کی اشاعت کے تشکر میں، ہمارا دل غم اور مسرّت کے دوگونہ جذبات سے معمور ہے۔ غم اس لیے ہے کہ اس مجموعہ کی طباعت، جس کا اکثر حصّہ ذاتِ الٰہی اور رسالت پناہی کی عقیدت و محبّت پر مشتمل ہے، اس وقت زیرِ تجویز آئی تھی، جب امیرِ کاروانِ حق و صداقت مولانا عبدالوحید صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ سلفیہ بنارس، حیات تھے۔ لیکن اس کی تکمیل اب ہو رہی ہے۔ جبکہ وہ جوہر شناس، مجموعۂ محاسن ہستی، ہم سے رخصت ہو چکی ہے۔ اگر وہ حیات ہوتے اور اپنے ادارے سے، اس نوع کی پہلی طباعت کو منصّۂ شہود پر دیکھتے تو یقیناً بے حد مسرور ہوتے۔ ہمیں دکھ ہے کہ وہ ہم سے جدا ہو گئے۔ اللہ پاک ان کے حسناتِ معمولہ و مجوّزہ، سب کو قبول فرمائے۔ آمین۔

ہمارے دل میں مسرّت کے جذبات بھی ہیں۔ اس لیے کہ ہم نے فقید مولانا عبدالوحیدؒ کے جانشین کے طور سے، ایک کامل عیار و چشیدہ کار، مخلص شخصیت کی دریافت کر لی ہے۔ اس سے ہماری مراد، محترم جناب شاہد جنید صاحب حفظہٗ اللہ کی ذاتِ گرامی ہے۔ جنھیں مذکورہ مرکزی درس گاہ کی نظامت کی عظیم امانت سونپی گئی ہے۔ ہم بہت پہلے ہی سے ان کی محیر العقول صلاحیتوں کے بارے میں، اپنے بزرگوں اور رفیقوں سے مبشرات سُنا کرتے تھے۔ اللہ بڑا کارساز ہے، وہ ایسے جاں فرسا مرحلوں میں، اپنے خزانۂ قدرت سے ایسے آبدار موتی نمودار کر دیتا ہے کہ بے مائیگی کا احساس تک نہیں ہونے دیتا۔

ہمیں امید ہی نہیں، بلکہ یقین ہے کہ محترم مولانا شاہد جنید صاحب، نئی امنگوں اور پُرشباب حوصلوں کے ساتھ، مقصدی و افادی وسعتوں میں ہماری رہ نمائی کریں گے۔ اللہ رب العزّت ان کے عزائم میں استقلال اور کارناموں میں جمال عطا فرمائے۔

اس مجموعہ کی اشاعت کے لیے، میں ان دونوں حضرات نیز دیگر ابنائے جامعہ کا شکر گزار ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ "سرِ شاخِ طوبیٰ" کے معزز قارئین بھی ان معاونینِ ادب اور مخلصینِ فن کے قدر افزایانہ انتخاب کی تحسین فرمائیں گے۔

فضا ابن فیضی

زیر اہتمام: ادارۃ البحوث الاسلامیہ، جامعہ سلفیہ، ریوری تالاب، بنارس۔ ۲۲۱۰۱۰

AsliAhleSunnet.com

سَرِشاخِ طوبیٰ

فضا ابن فیضی

مدارِ صحبتِ ما، بر حدیثِ زیرلبی است
کہ اہلِ بزم عوام اند و گفتگو عربی است

(عُرفی)

AsliAhleSunnet.com

جملہ حقوق بحقِ مصنف وناشر محفوظ

نامِ کتاب ——— سرِ شاخِ طوبیٰ
مصنف ——— فضا ابن فیضی
بارِ اوّل ——— ۱۹۹۰ء
تعداد ——— ایک ہزار
ممتاز رقم ——— فیض الحسن ادروی
سرورق ——— خورشید کمال
ناشر ——— ادارۃ البحوث الاسلامیہ، جامعہ سلفیہ، بنارس
مطبع ——— ضیاء آفسیٹ پریس بلی ماران، دہلی ۶
قیمت ——— ۷۵ روپے

دستیاب :

ادارۃ البحوث الاسلامیہ، جامعہ سلفیہ، ریوڑی تالاب، بنارس ۲۲۱۰۱۰
مکتبہ ترجمان، اہلحدیث منزل، ۴۱۱۶ - اردو بازار، جامع مسجد دہلی ۶
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ - دہلی، علی گڑھ، بمبئی
کتب خانہ انجمن ترقیِ اردو، اردو بازار، دہلی ۶
دانش محل - امین الدولہ پارک، لکھنؤ
فیضی پبلیکیشنز - مئوناتھ بھنجن - ۲۷۵۱۰۱ (یوپی)

AsliAhleSunnet.com

انتساب

والد ماجد

مولانا ابوالفیض منظور حسن نوّراللہ مرقدہٗ کے نام
جن کی محتاط نگاہی نے مجھے زندگی کا متوازن و
پاکیزہ تصور بخشا۔ اور جن کا آغوشِ شفقت،
میرے لئے تربیتِ علم وادب کا گہوارہ ثابت ہوا۔
آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

ڈاکٹر مقتدیٰ حسن یاسین اور مولانا مجاز اعظمی

کی

نذر

AsliAhleSunnet.com

بہ درسِ دل عجمی دانشم، چہ چارہ کنم
کہ مدعا ز نفس تا بیاں شود عربی است

(بیدل)

ترتیب

حدیثِ طوبیٰ ______ اطہر نقوی ۹، ۲۰

خوشۂ سبز ______ حمدیہ، دعائیہ ۲۲، ۷۰

ھو اللہ احد	۲۲	لہٗ مقالید السموٰت والارض	۳۸
فلا تدعوا مع اللہ احداً	۲۴	لا تدرکہ الابصار	۴۰
ھو الظاہر والباطن	۲۷	ھو اللہ واحدٌ	۴۳
خالقُ کُلِ شیٔ	۲۹	نورٌ علیٰ نور	۴۵
نورہٗ کمشکوٰۃ	۳۲	علیٰ کل شیٔ قدیر	۴۷
لہٗ الاسماء الحسنیٰ	۳۵	ان فی ذٰلک لآیات	۴۹

AsliAhleSunnet.com

التجا ۶۰
گزارشِ مجبور ۶۶
دُعا قبول ہو یارب ۶۴
مناجات کے آنسو ۶۹

قوسِ حرا ——— نعتیہ ۷۲، ۱۰۹

غزالِ کنجِ حرا ۷۲
آفتابِ ہدایت ۹۴
پیکرِ خُلقِ عظیم ۷۶
مرے نبیِ محترم ۹۷
ترا نام مصطفیٰ ۷۸
خیر البشر کے حضور میں ۱۰۲
محسنِ انسانیت ۸۲
ما محمدٌ الّا رسُول ۱۰۴
بہارِ کشتِ حرا ۸۶
ارضُ القرآن ۱۰۹
اُمّیِ حرف آشنا ۹۰

منظر و پس منظر ——— نظمیں ۱۱۱، ۱۹۵

لالۂ صحرائے کربلا ۱۱۱
عالمِ اسباب ۱۲۸
زہر کی کاشت ۱۱۶
آدم و ابلیس ۱۲۹
عشق ۱۲۴
فرمودۂ خضر ۱۳۱
ابرِ کرم ۱۲۶
ابلیس سے ایک ملاقات ۱۳۳
صبحِ صادق ۱۲۷
صیدِ زبوں ۱۳۶

AsliAhleSunnet.com

انتباہ ۱۳۷
قرطاسِ اسود ۱۳۸
میراثِ مومن ۱۴۱
یزداں، جبریل، اہرمن ۱۴۲
خدا کے حضور میں ۱۴۶
دولتِ برباد ۱۵۰
رونقِ محفل ۱۵۱
ساحتِ فردوس میں ۱۵۵
مسجودِ ملائک ۱۵۸
وزیر اعظم پاکستان کے نام ۱۶۲
خیر القرون ۱۶۵
خاتونِ اسلام کے نام ۱۶۶
آدمِ یزداں صفات ۱۶۹
ماہِ جنوری ۱۷۲
اے شاعرِ امروز! ۱۷۵
متاعِ رسوائی ۱۷۹
دنیا ۱۸۱
دورِ کم آگہی ۱۸۴
جشنِ غلامی ۱۸۷
منظر نامہ ۱۸۸
حجۃ الاسلام ۱۹۱

گُلِ نغمہ ——— ترانے ۱۹۷، ۲۲۳

جامعہ سلفیہ بنارس ۱۹۷
جامعہ عالیہ عربیہ مئو ۲۰۱
عالیہ جنرل اسپتال مئو ۲۱۲
کلیۃ فاطمۃ الزہرا مئو ۲۰۶
اقبال پبلک اسکول مئو ۲۰۹
مدرسہ عائشہ صدیقہؓ۔ منصورہ۔ ۲۱۶
منصورہ پائندہ باد ۲۲۰

AsliAhleSunnet.com

اطہر نقوی

حدیثِ طوبیٰ

فضاؔ ابن فیضی، اردو شعر و ادب کا ایک معروف و معتبر نام ہے۔ فضاؔ ایک ایسے شاعر ہیں، جن کے سر پر نہ کسی تحریک کا سایہ ہے نہ ان کے پیچھے کسی حلقہ یا گروپ کی بھیڑ۔ پھر بھی ان کے فن نے اپنی توانائیوں کے سہارے اپنی اہمیت کو منوایا ہے۔ ۱۹۷۳ء میں جب ان کا پہلا مجموعۂ کلام "سفینۂ زرگل" شائع ہوا تھا تو ادبی دنیا میں اس کی بڑی پذیرائی ہوئی تھی۔ ان کی فکر اور فن نے جو اثرات چھوڑے، ان کی بازگشت آج بھی کئی جگہ سنی اور دیکھی جا سکتی ہے۔ فضاؔ کا شمار اب بزرگ شعراء میں ہے۔ وہ گزشتہ تقریباً نصف صدی سے ریاضتِ فن میں مصروف ہیں۔ اور فکر و فن کی ان بلندیوں پر پہنچ چکے ہیں، جہاں تک پہنچنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے۔ ان کی قادر الکلامی، علوِ فکر، الفاظ کے انتخاب اور استعمال پر بے پناہ قدرت، کلاسیکی ادب کا گہرا مطالعہ، علومِ مشرقی پر تبحر کی حد تک دسترس، فن پر کامل عبور، یہ ایسی باتیں ہیں جو ان کی شخصیت اور فن کو قابلِ رشک وقار اور عظمت عطا کرتی ہیں۔ انھوں نے ادب عالیہ کا گہرا مطالعہ ہی نہیں کیا ہے۔ بلکہ اس کی پاکیزہ اور دل آویز روایات کو اپنایا بھی ہے۔ تاہم وہ روایت پرست نہیں ہیں انھوں نے بدلتے ہوئے وقت اور حالات کے مطابق اپنی فکر کو بھی بدلا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

اسی حرکی فکر نے ان کے کلام کو وہ قوت اور توانائی عطا کی ہے کہ آج وہ اردو کے ممتاز شعراء کی صفِ اول میں مقام حاصل کر چکے ہیں۔

زیرِ نظر مجموعہ، حمد و نعت، ترانوں اور دیگر منظومات پر مشتمل ہے۔ یہ ساری تخلیقات چار دہائیوں پر محیط ہیں۔ یعنی ۱۹۴۶ء سے لے کر ۱۹۸۴ء کے دوران کہی گئی نظمیں اس میں شامل ہیں اس سے فضاؔ کے فنی اور فکری ارتقا کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فضاؔ نے اپنی شاعری کا آغاز اقبالؔ کے تتبع سے کیا۔ فضاؔ نے جب شعور کی آنکھیں کھولیں تو اس وقت اردو شعر و ادب میں اقبال کے فن اور فکر کا طوطی بول رہا تھا۔ اقبالؔ ہمارے سب سے زیادہ پڑھے لکھے شاعروں میں تھے، ان کی ذات قدیم و جدید کا سنگم تھی۔ ان کی فکر میں ایک عظیم پیغام تھا۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا پیغام، مسلمانوں کی کھوئی ہوئی عظمت کو بحال کرنے کے لئے پیغامِ عمل، اس لئے اقبال کی شاعری، مسلمانوں کے دل کی آواز بن گئی تھی۔ خصوصاً نوجوان دانش ور طبقہ اقبالؔ سے بے حد متأثر تھا۔ اکثر نوجوانوں کی فکر کے لئے اقبالؔ کی فکر اور فن ہی خضرِ راہ تھے۔ فضاؔ نے بھی اقبالؔ کے فن اور فکر کو رہ نما بنایا۔ ان کے طرز اور اسلوب میں طویل نظمیں لکھیں اور اقبالؔ کا کامیاب تتبع کیا۔ اس مجموعہ میں شامل ان کی نظمیں: ابلیس سے ایک ملاقات، جبریل یزداں اہرمن، ابلیس و انساں، فرمودۂ خضر وغیرہ اقبال کے فن اور فکر کی بازگشت ہیں۔ ان میں اقبالؔ کے فکر و اسلوب کو ہی نہیں، ان کے الفاظ اور اصطلاحات کو بھی استعمال کیا گیا ہے۔ اور تتبع اتنا کامیاب ہے

AsliAhleSunnet.com

کہ اگر ان نظموں کو اقبال کے کلام میں شامل کر دیا جائے تو امتیاز کرنا مشکل ہوگا۔ لیکن جس طرح اقبال نے داغ کے طرز میں کامیاب غزلیں لکھ کر بھی ان کی روش کو جلد ہی چھوڑ دیا اور ہمالیہ اور نیا شوالہ جیسی وطن پرستی کے موضوع پر نظمیں لکھ کر بھی اس فکر کو تیاگ دیا۔ بالکل اسی طرح فضا بھی بہت زیادہ دیر، اقبال کی فکر اور فن سے وابستہ نہیں رہے۔ آزادی کے بعد ویسے بھی اقبال کی فکر کے لئے زیادہ وسعت نہیں رہ گئی تھی۔ اب اس سے ذہنی اور جذباتی تسکین تو حاصل کی جاسکتی تھی۔ لیکن حالات کی تبدیلی اور حقائق کی سنگینی، ایک نئی فکر اور نئے لب و لہجہ کی متقاضی تھی۔ ضرورت تھی کہ اپنی فکر کو افلاک سے اتارا جائے اور زمین پر بکھرے ہوئے انسانوں کے دُکھ درد اور مسائل پر توجہ دی جائے۔ چنانچہ فضا ابن فیضی نے وقت کی اس پکار کو سنا اور جلد ہی وہ جبریل و ابلیس کے مکالمے چھوڑ کر اپنے عہد کے مسائل اور مصائب کے ترجمان بن گیے۔ یہ ان کی فکر اور شاعری کا اہم ترین موڑ تھا۔ (ساحتِ فردوس میں) انھیں فردوس میں عالمِ ناسوت کی یاد آتی ہے۔ اور جنت میں ان کا جی نہیں لگتا۔ غالباً یہیں سے وہ عالم لاہوت سے اتر کر، اپنے گرد و پیش پھیلی ہوئی انسانی آبادی کا رُخ کرتے ہیں۔ اس کے بعد حمد و نعت کے زمزمے گاتے ہیں اور ۱۹۸۴ء تک پہنچتے پہنچتے وہ "زہر کی کاشت" اور مئو کا فساد جیسی معرکۃ الآرا نظمیں لکھنے لگے۔ جس میں انسانیت کا درد، حالات کی سنگینی اور انسانوں کی سنگدلی ہی ان کا موضوعِ فکر بنتی ہے۔ اب ان کی شاعری، عصری مسائل اور انسان کے درد و کرب

AsliAhleSunnet.com

کی عکاس بن جاتی ہے۔ یہ ان کے فکر وفن کے سفرِ ارتقار کی داستان ہے۔ اب ان کا اپنا طرز و اسلوب ہے۔ اپنی فکر ہے۔ اور اس فکر و اسلوب میں اب وہ پختگی آچکی ہے کہ اس چراغ سے بہت سے چراغ جلے ہیں۔

"سرِ شاخِ طوبیٰ" بنیادی طور پر، فضاؔ ابن فیضی کے حمد و نعت کا مجموعہ ہے۔ ہمارے نعت گویوں کا یہ المیہ ہے کہ وہ نعت کہنے میں بڑے غیر محتاط ہوتے ہیں اور عام طور پر توحید کی حدوں کو پار کر جاتے ہیں۔ احمدِ بے میم، عرش و کرسی سے جلوؤں کا نزول، مستویِ عرش کا مدینہ میں اتر آنا وغیرہ، اور واقعۂ معراج کو عاشق و محبوب اور ہجر و وصال کی مروّجہ اصطلاحات کے ساتھ بیان کرنا۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے ہماری نعتیہ شاعری نے اپنا وقار کھو دیا ہے۔ توحید پرست طبیعتیں اس بے اعتدالی اور بے احتیاطی سے اتنی بیزار ہوئیں کہ بعض علمار نے نعت گوئی کو ہی غلط قرار دے دیا۔ اس لئے نہیں کہ یہ علما مدحِ رسُول کے خلاف تھے، بلکہ اس لیے کہ ان شعرا کی بے احتیاطیوں کے سبب، توحید میں شرک کی آمیزش ہونے لگی اور اندیشہ تھا کہ شاعری کے ذوق میں لوگ توحیدِ خالص کے تصور کو بھلا بیٹھیں گے۔ عرفیؔ نے بھی اسی بات کو ایک دوسرے انداز میں کہا تھا ؎

عرفی مشتاب، ایں رہِ نعت است نہ صحراست
آہستہ، کہ رہ بر دمِ تیغ است قلم را
ہشدار، کہ نتواں بیک آہنگ سرود ن
نعتِ شہِ کونین و مدیحِ کے و جم را

AsliAhleSunnet.com

جب نعتِ شہِ کونین، مدیح کے وجم (دنیوی بادشاہوں، کے انداز میں نہیں لکھی جاسکتی۔ تو پھر نعت بھی حمد کے انداز اور لب و لہجہ میں نہیں کہی جاسکتی۔ دونوں کے آداب اور حدود الگ ہیں۔ اور ایک کو دوسرے کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا جانا چاہیے۔ "باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار" کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ فضاؔ سلفی العقیدہ عالم ہیں اور فکر و عقیدہ کی ان نزاکتوں کو سمجھتے ہیں۔ انھوں نے دمِ تیغ پر پوری احتیاط اور ہوشیاری سے قدم رکھا ہے۔ اور کہیں قلم کو بھٹکنے نہیں دیا ہے۔ انھوں نے جو حمد لکھی ہیں، ان میں عقیدۂ توحید کی بھرپور عکاسی ہے۔ ان کے عنوانات آیاتِ قرآنی سے لیے گیے ہیں، جس نے ان نظموں کو ایک نئی دلکشی اور تقدیس عطا کی ہے۔ انھوں نے کہیں بھی احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ نہ خالقِ کائنات سے شوخی کی ہے۔ نہ ذاتِ رسالت کو کبریائی کے درجہ تک پہنچایا ہے۔ یہی احتیاط و اعتدال ان کے کلام کا مابہ الامتیاز وصف ہے۔ تاہم مشاہدۂ حق کی گفتگو میں بادۂ و ساغر کے ذکر سے احتیاط کے باوجود اگر کہیں "مقامِ جنبشِ ابرو" نکل آئے تو وہ محض رعنائیِ خیال ہے اور اسے گناہ نہیں ٹھہرایا جانا چاہیئے۔

فضاؔ ابن فیضی کی حمد و نعت، زورِ بیان، علوِ فکر، جذبات کی گرمی اور پاکیزگی کا بڑا دلکش نمونہ ہیں۔ ان سے ایمان کو تازگی اور روح کو بالیدگی ملتی ہے۔ انھوں نے معروف اور غیر معروف سبھی قافیے استعمال کیے ہیں اور طویل نظمیں لکھی ہیں۔ لیکن ان کے کلام کی دلکشی ایسی ہے کہ یہ طوالت اکتاہٹ کا باعث نہیں بنتی اور قاری الفاظ و آہنگ کے طلسم و نغمگی اور جذبات کی

AsliAhleSunnet.com

پاکیزگی میں کھویا رہتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجیے ؎

سرِ مکنونِ ازل، فاش ہوا تو آخر
حرفِ توحید کا اثبات، ہو اللہ اَحد
دانش آرائے دو عالم، یہی اک نکتۂ خیر
حاصلِ کلمۂ و آیات، ہو اللہ اَحد

تیرے لئے، رکوع بھی میرا، قیام بھی
تو لائقِ سجود، تری ذات لاشریک

ہے باوضو قلم بھی کہ لکھتا ہوں تیری حمد
تو ربِّ ہست و بود، تری ذات لاشریک

کی عطا اس نے سند ہم کو عبودیت کی
فخر یہ کم نہیں، ہم خانہ خراب اس کے ہیں

مجھے ترازوئے انجم میں تولنے والے
شفق بھی تیری ہے، شام و سحر بھی تیرے ہیں

دل کی دھڑکن میں اسی کی دستک
ہاتھ ہر دم رگِ جاں پر اس کا

AsliAhleSunnet.com

تو برگِ گل سے سبک تر، تو بوے گل سے لطیف
نہ بوجھ اٹھا سکی، بھاری چٹان بھی تیرا

الفاظ کا حسن اور نغمگی :—

شفق، شگوفہ، جگنو اس کے
شجر، حجر، آرائش اس کی
سبزہ، شبنم، اس کی نزہت
لالۂ و سنبل، نازش اس کی
ماہ و کواکب، عشوہ اس کا
سحر، ستارہ، تابش اس کی
نقش و نگار و نجم و نگینہ
طرز، طراز، طرازش اس کی
بادل، بجلی، آتش، خرمن
آویزش، انگیزش اس کی
کنج کہستاں، باغ بہاراں
پاشش اور اندوزش اس کی
بادِ وزیدہ، ابرِ چکیدہ
خیزش اس کی، ریزش اس کی
رنگ، نمو، شادابی، خوشبو
بیزش اس کی، بالش اس کی

AsliAhleSunnet.com

آنسو میرے، دامن اس کا
لغزش میری، بخشش اس کی

یہ دنیا ہو چکی آئینہ مجھ پر
جہاں تو ہے، وہاں کی اب خبر دے
مجھے رہنا ہے، مثلِ بوئے پریشاں
چمن سے اب مجھے اذنِ سفر دے

نعت :—

خدا نے جس کو جلایا تھا اپنے ہاتھوں سے
وہی چراغ ہے روشن، کفِ حرا پہ ہنوز
وہی نویدِ مسیحا، وہی دعائے خلیل
بخطِّ جاں ہے رقم، لوحِ ارتقا پہ ہنوز

ہیں ترے قول و عمل، تعبیر و تشکیلِ سنن
موجِ کوثر سے تری، کشتِ خدا سرسبز ہے
تجھ پہ جو پتھر اٹھایا تھا، ستم کے ہاتھ نے
اب اسی پتھر پہ، پھولوں کی دعا سرسبز ہے

AsliAhleSunnet.com

تو مُشکبو نفس نفس، تو چاندنی پلک پلک
تو میرے فن کی آبرو، تو میری فکر کی مہک
تو میرا حرفِ محترم، مرے رسولِ محترم

لالے کو دنے کے، ذوقِ جگر کاوِیِ حیات
شبنم سے تو نے رازِ گلستاں کیا ہے فاش
قرباں تری اداؤں کے، دستِ خلیل سے
آزر کے آئینے کو کیا تو نے پاش پاش
اے امتزاجِ شعلۂ و شبنم، تجھے سلام

رسُولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمّی ہونے کا ذکر سب ہی نعت گو شعرا نے کیا ہے۔ "رسُولِ اُمّی لقب" "دو یتیمی کہ نا کردہ قرآں درست" وغیرہ، لیکن فضاؔ نے اس میں ایک نادر نکتہ آفرینی کی ہے۔ اور اُمّی کی نئی توجیہہ پیش کی ہے ؎

جس نے بہ پیشِ جبرئیل، زانوِ درس تہ کیا
فاضلِ مکتبِ حرا، کون، محمدِ کریم

فاضلِ مکتبِ حرا، کی ترکیب کتنی نادر اور دلکش ہے۔ یہ نادر ترکیب اردو فارسی شاعری میں غالباً پہلی بار استعمال ہوئی ہے اور فضاؔ کی نکتہ رس طبیعت اور ندرتِ فکر کی دین ہے۔

فضاؔ ابن فیضی نے اپنے کلام میں لفظِ حرا، کا بہ کثرت ذکر کیا ہے۔

AsliAhleSunnet.com

نئی نئی ترکیبوں اور استعاروں کی شکل میں یہ لفظ ان کے یہاں بار بار آیا ہے۔ لبِ حرا رواقِ حرا، کفِ حرا، مکتبِ حرا، شیشۂ زانوِ حرا جیسی دلکش ترکیبیں انھوں نے استعمال کی ہیں۔ 'غارِ حرا' کی جو اہمیت اسلام میں ہے، اس سے کون واقف نہیں ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ اسلام کی تاریخ ہی حرا سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن شاید فضاؔ سے پہلے کسی شاعر نے حرا کی عظمت و اہمیت کو اس طرح اجاگر کرنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ایسی خوبصورت ترکیبوں کے ساتھ اسے استعمال کیا۔

مجموعہ کے آخر میں کچھ ترانے بھی ہیں۔ اس ہلکے پھلکے موضوع پر بھی فضاؔ نے اپنی مشاقی اور ہنروری کا کمال دکھایا ہے، اور بڑی دلکش اور نغمہ بار ترکیبیں اور بحریں استعمال کی ہیں۔ فضاؔ کو ہر صنفِ سخن پر عبور حاصل ہے۔ وہ جس صنف کو برتتے ہیں، پوری کامیابی سے برتتے ہیں۔ اور اپنے کمالِ فن کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

اس مجموعہ کی سب سے کامیاب اور تاثر انگیز نظمیں "زہر کی کاشت" اور "مئو ناتھ بھنجن کا فساد" ہیں۔ 'زہر کی کاشت' بھوپال میں یونین کاربائڈ فیکٹری سے زہریلی گیس خارج ہونے سے برپا شدہ تباہی پر لکھی گئی ہے۔ عروس البلاد بھوپال نواب صدیق حسن خاں کے دور میں علم و دانش کا بڑا اہم مرکز تھا۔ نواب صاحب نہ صرف یہ کہ خود ایک مایۂ ناز عالم تھے۔ بلکہ تصنیف و تالیف پر بے پناہ قدرت رکھتے تھے، انھوں نے اپنی علم پروری کے سبب، ہند اور بیرونِ ہند کے ممتاز علماء کو بھوپال میں جمع کر لیا تھا۔ اس دور کا بھوپال ہندوستان کا بغداد کہلاتا تھا۔ فضاؔ نے بھوپال کے اسی علمی پس منظر کا ذکر کرتے ہوئے بھوپال کے المیہ کا مرثیہ لکھا ہے۔ شاعر کو 'دار الاقبال' بھوپال کا جاہ و جلال، اس کی علمی عظمتیں

AsliAhleSunnet.com

یاد آتی ہیں پھر وہ اس تباہی کا ذکر تا ہے۔ گیس نے شہر میں جو قیامت برپا کی، شاعر اس کا ذکر کر کے چیخ اٹھتا ہے ؎

غبارِ مرگ کو بادل بنا کے چھوڑ دیا
دُلھن سے شہر کو جنگل بنا کے چھوڑ دیا

انسان کی بے حسی، سفید قوموں کی سنگدلی۔ کاروباری منافع کی ہوس میں انسانی جانوں سے کھلواڑ، یہ سارا کرب شاعر نے اس نظم میں بیان کیا ہے۔ اس کا لہجہ تند اور تلخ ہے ؎

بُرا نہیں، جو ترقی کا حوصلہ ہے بہت
کرو لہو کی تجارت کہ فائدہ ہے بہت

اور اس چبھتے ہوئے سوال پر یہ نظم ختم ہوتی ہے ؎

یہ روندتے ہوئے لاشوں کو، موت کے عفریت
کوئی بتائے یہ سائنس کی ہے ہار کہ جیت؟

مئو کے فساد پر کہی گئی نظم بھی ایسے ہی تلخ تاثر کی حامل ہے۔

مئوناتھ بھنجن، مشرقی یوپی کا مشہور صنعتی شہر اور مردم خیز بستی ہے۔ دینی علوم کا بھی یہ اہم سرچشمہ ہے۔ کئی بڑے دینی تعلیمی ادارے یہاں قائم ہیں۔ خصوصاً سلفی مسلک کے مسلمانوں کا یہ بڑا اہم اور عظیم مرکز ہے۔ یہی دیار علم و دانش، فضا ابن فیضی کا مولد و مسکن بھی ہے۔ اور یہیں کشتِ سخن کی آبیاری میں انھوں نے عمرِ عزیز گزاری ہے۔ یہ مرکزِ امن و اماں بھی شرپسندوں کی سازش سے محفوظ نہیں رہ سکا۔ اور فساد کی نذر ہو گیا۔ فضا نے اس

AsliAhleSunnet.com

حادثے کی جو منظر کشی کی ہے، وہ ان کے شدید ذہنی کرب کی غماز ہے ؎

چٹختی ہڈیاں، ادھڑے ہوئے گوشت
عجب دل دوز منظر ہو گیے ہیں
گھٹی چیخوں میں ڈوبی ہیں اذانیں
صحیفے، خون میں تر ہو گیے ہیں
ہمکتے تھے جہاں، معصوم بچے
وہ گھر، نوحوں کا دفتر ہو گیے ہیں
فضاؔ ہم پر جو گزری ہے، نہ پوچھو!
ہزیمت خوردہ لشکر ہو گیے ہیں

جبرئیل و ابلیس اور خضر و فردوس سے لے کر، بھوپال اور مئو کے المیہ تک، فضاؔ کے ذہنی سفر کی یہ داستان دلچسپ بھی ہے اور دردناک بھی، فضاؔ کے فکر و فن نے عروج و ارتقا کی جو منزلیں طے کیں، اس نے ان کے کلام کو وہ سوز، درد اور کرب بخشا ہے کہ ان کی شاعری اب تاریخِ کربلائے حیات بن گئی ہے۔ لیکن کربلائے حیات کی یہ تاریخ بڑی جاندار اور فکر انگیز ہے۔ اس نے فضاؔ کے فن کو ایسی عظمت عطا کی ہے کہ ان کا نام اردو شعر کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

جامعہ نگر۔ دہلی
۱۰ر اگست، ۱۹۸۹ء

AsliAhleSunnet.com

خوشۂ سبز

حمدیہ، دُعائیہ

بیدلؔ آں گوہرِ نایاب سُراغ
بہ محیطے است کہ پرسیدن نیست
عکس افتادہ در آئینۂ ہوش
گل تواں گفت، ولے چیدن نیست

(بیدلؔ)

AsliAhleSunnet.com

ہُوَاللّٰہُ اَحَدْ

صبح ہو، شام ہو، یا، رات، ہواللہ احد
میری تسبیح و مناجات، ہواللہ احد
دہن و کام میں، گھلتی ہوئی یہ قندِ حرا
دارو تلخیِ مافات، ہواللہ احد
سرِّ مکنونِ ازل، فاش ہوا تو آخر
حرفِ توحید کا اثبات، ہواللہ احد
دانش آرائے دو عالم، یہی اک نکتۂ خیر
حاصلِ کلمۂ و آیات، ہو اللہ احد
اصلِ ایمان و یقیں ہے، یہی توحید کا رمز
کالحجر نقش مری بات، ہواللہ احد

AsliAhleSunnet.com

جھاڑ کر ذہن سے، فارغ ہو نہیں، تشکیک کی گرد
وسوسے اب ہیں، نہ خدشات، ہو اللہ احد

اس سے ہٹ کر، جہتِ عقل و عقیدہ بھی غلط
واہمہ، سارے رسومات، ہو اللہ احد

نفسِ عرش کی لَو، سوز و تپِ پہلوے طور
شق ہوا سینۂ ظلمات، ہو اللہ احد

آب و گل کا یہ جہاں سارا، حرم ہے اس کا
نہ معابد، نہ خرابات، ہو اللہ احد

نہ کوئی اس کے مماثل، نہ کوئی اس کی نظیر
ماوراسب سے، وہ اک ذات، ہو اللہ احد

جس کا مقصد ہے، عقیدے کو میں حد میں رکھوں
بخل بھی اس کا ہے خیرات، ہو اللہ احد

بس یہی ایک حقیقت، کہ ہے قائم دائم
اور، سب خواب و خرافات، ہو اللہ احد

اس کا عرفاں جو نہ بخشیں تو فضاؔ محض فریب
یہ درایات و روایات، ہو اللہ احد

AsliAhleSunnet.com

فلاتدعوا مع اللہ احدا

تو ہست ، تو ہی بود ، تری ذات لاشریک
دائم ، ترا وجود ، تری ذات لاشریک

تو رازق و کریم ، ترا نام کبریا
ہم ہیں ترے حمود ، تری ذات لاشریک

پروردگار و خالقِ پست و بلند تو
بے بندش و قیود ، تری ذات لاشریک

یہ ساری کائنات ، ترے کن فکاں کا نقش
ہر نقش ، خوش نمود ، تری ذات لاشریک

AsliAhleSunnet.com

رنگِ ظہور میں ترے، امکان و عرش گم
بے سمت و بے حدود، تری ذات لاشریک

انساں کی کیا مجال، تری رحمتوں سے ہے
ہر عقدے کی کشود، تری ذات لاشریک

تو جس کو چاہے، افسر و دیہیم بخش دے
ابرِ سخا و جُود، تری ذات لاشریک

معبود تو، فریب، بُتانِ گمان و وہم
کیسا زیان و سود، تری ذات لاشریک

بھٹکے جو تیری راہ سے، غارت ہوئے تمام
کیا عاد، کیا ثمود، تری ذات لاشریک

میرے لیے ہے، اشہدُ ان لا الہ کا ورد
سرمایۂ سعود، تری ذات لاشریک

AsliAhleSunnet.com

ہیں شش جہت سے، نغمۂ وحدت کی بارشیں
بے ربط و سرود، تری ذات لاشریک

آئینۂ مشاہدۂ غیب، تیرا عکس
گنجینۂ شہود، تری ذات لاشریک

تیرے لیے، رکوع بھی میرا، قیام بھی
تو لائقِ سجود، تری ذات لاشریک

ہے باوضو قلم بھی، کہ لکھتا ہوں تیری حمد
تو ربِّ ہست و بود، تری ذات لاشریک

توفیق دے فضاؔ کو، کہ تیرے حبیب پر
پڑھتا رہے درود، تری ذات لاشریک

AsliAhleSunnet.com

ھوالظاھر والباطن

موسم کی سوغات لٹانے والا تو
شاخِ حرا میں، پھول کھلانے والا تو
تجھ سے، بار آور، سب کا نخلِ امید
پلکوں پلکوں، خواب سجانے والا تو
شام سحر، رنگ اور نمو، خوشبو کا سفر
منظر منظر، رنگ جمانے والا تو
تاننے والا چادر ٹھنڈے سائے کی
دھوپ کا اجلا فرش بچھانے والا تو
مٹی کو، امکاں کا شرف دینے والا
آگ کو، خلدِ سبز بنانے والا تو

AsliAhleSunnet.com

جز کو، اپنے کُل میں ضم کرنے والا
قطرے کو، دریا سے ملانے والا تو
جلوے تیرے، شمع، شگوفے اور شفق
خاکِ شب سے، چاند اگانے والا تو
شیشے کو، جوہر کی نظر دینے والا
پتھر میں، احساس جگانے والا تو
ہستی سے تا نیستی، سب تیری جاگیر
نقش بنانے، نقش مٹانے والا تو
موجود و معدوم کہ امکاں، لاامکاں
شمعِ ہست و بود جلانے والا تو
یوسف کو شی ہو، کہ زلیخا آسائی
آئینوں کو، عکس دکھانے والا تو
تیرا کرشمہ، زورِ عصائے دستِ کلیم
پانی میں، دیوار اٹھانے والا تو
ہم سب کو، ادراک کی دولت دی تو نے
پھر بھی، کب ہے عقل میں آنے والا تو

AsliAhleSunnet.com

خَالِقُ کُلِّ شَیٔ

کعبہ اسی کا، اور حرا بھی اسی کا ہے
میرے لبوں پہ، حرفِ دُعا بھی اسی کا ہے

ہے موج اسی کی، نشّۂ میخانۂ ازل
جامِ خضر میں، آبِ بقا بھی اسی کا ہے

خرمن اسی کا ہیں، مہ و ناہید و کہکشاں
گنجینۂ گلاب و حنا بھی اسی کا ہے

عالم تمام، اسی کی مشیّت سے رنگ رنگ
یہ روزگارِ ابر و ہوا بھی اسی کا ہے

AsliAhleSunnet.com

کشتِ عدم بھی اس کی، بہارِ وجود بھی
سرچشمۂ بقا و فنا بھی اسی کا ہے

میزاں قضا و قدر کی ہے، بس اسی کی ذات
پیمانۂ سزا و جزا بھی اسی کا ہے

اک امتحاں تھی، دستِ زلیخا کی عشوگی
یوسف ہیں خوش، کہ چاکِ قبا بھی اسی کا ہے

روشن، چراغِ مصطفویؐ میں، اسی کا سوز
دستِ پیمبری میں عصا بھی اسی کا ہے

ہے باثمر اسی سے، مری سعیِ رائگاں
یہ مروہ، وہ صفا، یہ منیٰ بھی اسی کا ہے

آہو، اسی کے دشت کے، ایوبؑ اور خلیلؑ
یہ کاروبارِ صبر و رضا بھی اسی کا ہے

AsliAhleSunnet.com

تجید ہیں اسی کی، مرے دل کی دھڑکنیں
لوحِ نفس پہ نقشِ صدا بھی اسی کا ہے

میرے ہنر کا یہ چم و خم ہے، اسی کا فیض
یہ میرے پاس، رختِ نوا بھی اسی کا ہے

مشکل تھی ورنہ، معنی و مفہوم کی نمود
یہ خامۂ طلسم کشا بھی اسی کا ہے

امکان و عرش کب تھے تہِ شہپرِ خیال
یوں ہے، کہ میرے فن کا انا بھی اسی کا ہے

یہ اور بات ہے، کہ ہے سرگشتۂ و خراب
اتنا تو کم نہیں، کہ فضاؔ بھی اسی کا ہے

AsliAhleSunnet.com

نورٌ علیٰ نور

نظر شگفتہ، دل آسودہ، جان روشن ہے
ترے چراغ سے، سارا مکان روشن ہے

شفق شفق ہیں مکاں لامکاں یوں تجھ سے
ازل کی خاک، ابد کی چٹان روشن ہے

تجھی سے گرم ہے امکان و عرش کا پہلو
یقیں کا شعلہ ہے زندہ، گمان روشن ہے

طلسمِ شب بھی ترا، عشوۂ سحر بھی ترا
گھنی ہے چھاؤں، مگر سائبان روشن ہے

AsliAhleSunnet.com

سیہ، مہیب سمندر، مگر کرم تیرا
ہوا ہے شمع بہ کف، بادبان روشن ہے

تو آئنہ بھی ہے، چہرہ بھی، عکسِ لرزاں بھی
جہت جہت سے، مکاں لامکان روشن ہے

ہیں تیرے ترکشِ قدرت میں کس غضب کے تیر
کہ ہفت رنگ دھنک کی کمان روشن ہے

لکھا ہے جس کو ترے خامۂ مشیت نے
ورق ورق، وہی اک داستان روشن ہے

وہ طور کا ہو شجر، یا حرا کے برگ و ثمر
چمن چمن، نفسِ باغبان روشن ہے

عصائے نیل شکن ہو، کہ دستِ ماہ شگاف
کوئی زمیں ہو، ترا آسمان روشن ہے

AsliAhleSunnet.com

شہود و غیب کے اسرار ہیں کہ پرتو زار
کہ بے چراغ بھی ہر شمعدان روشن ہے

تری کشش بنی، معراج کا بہانہ مجھے
یہ کس بلندی پہ تیرا نشان روشن ہے

اک اعتراف ہے شانِ اُلوہیت کا تری
مرے لبوں پہ جو حرفِ اذان روشن ہے

محمدِ عربی ہوں، کہ جبرئیل و خلیل
ترے کلام سے، سب کی زبان روشن ہے

بہ وصفِ بے ہنری، لکھ رہا ہوں حمد تری
قلم ہے خوشۂ پرویں، بیان روشن ہے

AsliAhleSunnet.com

لہٗ الاَسمآءُ الحسنیٰ

از ورق تا بہ ورق، سارے خطاب اس کے ہیں
لفظ اس کے ہیں، معانی کے نصاب اس کے ہیں

انگلیاں اس کی ہیں، مضراب زنِ سازِ وجود
وہ مغنّیِ ازل، چنگ و رُباب اس کے ہیں

انجمن اسکی، چراغ اس کے ہیں، راتیں اسکی
صبح اس کی ہے، شفق اسکی، گلاب اس کے ہیں

دشت اس کا ہے، غزال اس کے ہیں، نافہ اس کا
چاندنی اس کی، غبار اس کا، سراب اسکے ہیں

AsliAhleSunnet.com

توشہ اس کا ہے، سفر اس کا ہے، منزل اسکی
خیمۂ و مرحلۂ و اسپ و رکاب اس کے ہیں

بادباں اس کا ہے، بحر اس کا، سفینہ اس کا
موج اسکی ہے، بھنور اسکے، حباب اس کے ہیں

خلعتِ ماہ و قبائے گل و دستارِ ثمر
خرمنِ گوہر و رختِ زرِ ناب اس کے ہیں

منظر اس کا ہے، سراپردۂ منظر اس کا
رنگ و بیرنگ، تجلّی و حجاب اس کے ہیں

برگِ شبنم زدۂ و لالۂ آتش دیدہ
فصل کی سرخوشی، موسم کے عتاب اس کے ہیں

وہی نشّہ، وہی خوشبو، وہی لذت وہی لمس
وہی ساقی ہے، یہ جام اور شراب اس کے ہیں

AsliAhleSunnet.com

وہی ظاہر، وہی باطن، وہی دل، آنکھ وہی
دور و نزدیک، حضوری و غیاب اس کے ہیں

محملِ پہلوِ جاں، تکیۂ رحمت اس کا
بستر اس کا ہے، یہ نیند اسکی ہے، خواب اسکے ہیں

کی عطا اس نے سند ہم کو عبودیت کی
فخر یہ کم نہیں، ہم خانہ خراب اس کے ہیں

دانشِ عقدہ کشا پر بھی یہ عقدہ نہ کھلا
کتنے اسرار ابھی زیرِ نقاب اس کے ہیں

میرے ہاتھوں میں دیا ہے یہ قلم اس نے فضاؔ
یہ قلم اس کا ہے، قرطاس و کتاب اس کے ہیں

AsliAhleSunnet.com

لہٗ مقالیدُ السّمٰوٰتِ والاَرض

یہ شاخ بھی تری، برگ و ثمر بھی تیرے ہیں
یہ زندگی کے گھنیرے شجر بھی تیرے ہیں

مجھے ترازوِ انجم میں تولنے والے!
شفق بھی تیری ہے، شام و سحر بھی تیرے ہیں

یہ کائنات کی گردش، یہ آب و گل کا نظام
یہ چاک بھی ہیں ترے، کوزہ گر بھی تیرے ہیں

ترا کرشمہ، وجود و عدم کا یہ نیرنگ
کہ بستیاں بھی ہیں تیری، کھنڈر بھی تیرے ہیں

تمام منظر و آئینہ، تری ذات کا عکس
نظر بھی تیری ہے، صاحب نظر بھی تیرے ہیں

AsliAhleSunnet.com

ہو خوف کیوں مجھے، دریا میں ڈوب جانے کا
یہ کشتیاں بھی ہیں تیری، بھنور بھی تیرے ہیں

چلوں کہیں سے، ترا ہی سفر قدم بہ قدم
کہ منزلیں ہیں تری، رہ گزر بھی تیرے ہیں

عصا و چشمۂ حیوان و قُم باذنِ اللہ
ملائکہ بھی، مسیح و خضر بھی تیرے ہیں

حرا بھی تیرا، حرا کا رواق بھی تیرا
مرے حرم کے یہ محراب و در بھی تیرے ہیں

ترے قلم کی تراوش، تمام حرف مرے
یہ پارہ ہائے نبات و شکر بھی تیرے ہیں

ورق ورق، یہ لہکتے چراغ بھی تیرے
یہ لفظ لفظ، دمکتے گہر بھی تیرے ہیں

AsliAhleSunnet.com

لاتدرکہ الابصار

کتنا احسان ہے مجھ پر اس کا
میں کتاب اس کی، پیمبر اس کا

اس سے زرخیز ہے موسم میرا
میں ہوں نخلِ ثمر آور اس کا

عکس در عکس، جھلکنے والا
میرے آئینے میں جوہر اس کا

میں ہوں ہر چند سرابِ ہستی
مجھ میں زندہ ہے سمندر اس کا

AsliAhleSunnet.com

کون، گہرائی میں اُترا اس کی
قطرہ قطرہ ہے شناور اس کا

دل کی دھڑکن میں، اسی کی دستک
ہاتھ، ہر دم رگِ جاں پر اس کا

وہی آینہ ہے، زنگار وہی
ایک عشوہ ہے سکندر اس کا

جلوہ بیرنگ، تماشا جاری
پھر بھی، نادیدہ ہے پیکر اس کا

وہی پردہ، وہی پرتو، وہی بزم
سارا پس منظر و منظر اس کا

اس کے پلڑے میں ازل اور ابد
سب کی میزان میں پتھر اس کا

AsliAhleSunnet.com

"ابرہہ" اور "ابابیل" نہ پوچھ
ہے عجب، خیمۂ و لشکر اس کا

میرے خوابوں کا ہے تکیہ اس پر
میرے پہلو میں ہے بستر اس کا

اس سے روشن ہیں، در و بام مرے
میری دیوار میں ہے، دَر اس کا

میرے لفظوں میں ہیں آنکھیں اسکی
میرے لہجے میں ہے، تیور اس کا

حمد میں اس کی، میں کیا کیا لکھوں
حرف تا حرف ہوں دفتر اس کا

AsliAhleSunnet.com

ھُو اللہ واحدٌ

یکتا ہے اُس کی ذات ، ھو اللہ واحدٌ
وہ روحِ کائنات ، ھو اللہ واحدٌ
روشن تمام نقش ، اسی کے فروغ سے
اسماء ہوں یا صفات ، ھو اللہ واحدٌ
صورت گرِ ازل ، وہ صناعت گرِ ابد
وہ خالقِ حیات ، ھو اللہ واحدٌ
ہے موجِ موجِ کلکِ مشیت سے ، رنگ رنگ
تصویرِ ممکنات ، ھو اللہ واحدٌ
ہاتھوں میں اس کے ، تیرگی و نور کی کلید
دن اس کے ، اس کی رات ، ھو اللہ واحدٌ
اس ذاتِ بے جہت کے دروبست سے ہوئی
تشکیلِ شش جہات ، ھو اللہ واحدٌ
سیراب و سبز پوش ہوئے ، تپتے ریگزار
بے دجلہ و فرات ، ھو اللہ واحدٌ

AsliAhleSunnet.com

اس کے سوا، حدوث و تغیر کی زد پہ سب
کس کو یہاں ثبات، ہو اللہ واحدٌ
سمجھے گی کیا، یہ عقلِ فرومایہ کار بھی
قدرت کے مضمرات، ہو اللہ واحدٌ
یہ ایک نکتہ، سب سے اہم، سب کا ماحصل
من جملۂ نکات، ہو اللہ واحدٌ
دامن رہے، نہ ثروتِ توحید سے تہی
قرآن کی زکات، ہو اللہ واحدٌ
فانوسِ ارتقا ہوئی، وحیِ حرافروز
انوار کی برات، ہو اللہ واحدٌ
ساری جہت اسی کی، مکاں ہو کہ لامکاں
پھر بھی، وہ بے جہات، ہو اللہ واحدٌ
سرجوشیِ حلاوتِ ایماں ہے اور چیز
کیا قند، کیا نبات، ہو اللہ واحدٌ
وردِ زباں رہے یہ وظیفہ، کہ ہے فنا
سرمایۂ نجات، ہو اللہ واحدٌ

AsliAhleSunnet.com

نورٌ علیٰ نورٌ

قلم طورِ تجلّی، لوح تابندہ، ورق روشن
اسی کی روشنائی سے، سحر دلکش، شفق روشن

کیا اس کی ربوبیّت نے قرآں کے حوالے سے
جبینِ کائنات و عرش پر، اک حرفِ حق روشن

ازل کے ساز سے پھوٹا جو سیلِ نور کی صورت
ابھی تک حافظے میں ہے ابد کا وہ سبق روشن

زماں ہو یا مکاں، سب کچھ، افق سے تا افق رنگیں
زمیں ہو یا فلک، دونوں طبق اندر طبق روشن

AsliAhleSunnet.com

عدم کا آب و گِل، اس کی مشیّت سے وجود افزا
سوادِ نیستی میں، زندگانی کی رمق روشن

وہ پیرایہ فروزِ دانشِ آئندہ و ماضی
اسی کی حکمت آموزی سے، اسرارِ ادق روشن

وہ صنّاعِ ازل، اس کے کمالِ دستِ قدرت سے
گہر خوش آب، لالے شبنم آسودہ، صدف روشن

کلاہِ آفتاب و جیبِ ماہ و قوسِ روز و شب
بساطِ گوہر و گل، دامنِ خاک و خزف روشن

نوازش بیکراں اس کی، کرم بے انتہا اس کا
ہوئی طاقِ عبودیت میں قندیلِ شرف روشن

اسی کی فیض بخشی کا، یہ پرتو ہے کہ ہیں ابتک
معانی کے دریچے، میرے لفظوں کی طرف روشن

AsliAhleSunnet.com

علیٰ کُلِّ شیءٍ قدیرٌ

مرا یقین بھی تیرا، گمان بھی تیرا
جو میرے سر پہ ہے، وہ آسمان بھی تیرا

ہوں چٹکیوں میں تری، میں دبا ہوا اک تیر
کماں بھی تیری ہے، زورِ کمان بھی تیرا

سفینے، تیرے اشارے پہ رُخ بدلتے ہیں
ہوائیں تیری، مرا بادبان بھی تیرا

سمک، سما، نئے منظر بدلنے والا تو
سُلگتی دھوپ تری، سائبان بھی تیرا

کوئی سفر بھی ہو، میرے سفر کا حاصل تو
مہار و ناقہ ترے، ساربان بھی تیرا

AsliAhleSunnet.com

جہت جہت، وہی سرِّ ازل ابد بھی تو
طرف طرف، وہی نقش و نشان بھی تیرا

قریبِ شہ رگِ جاں، اور آنکھ سے اوجھل
عجب ہے، فاصلۂ درمیان بھی تیرا

تو برگِ گل سے سبک تر، تو بوئے گل سے لطیف
نہ بوجھ اٹھا سکی، بھاری چٹان بھی تیرا

مرے کلام میں تیرا جمال، تیری مہک
مرا شعور، مرا گیان دھیان بھی تیرا

ورق ورق، مجھے پڑھتے رہیں گے لوگ، کہ ہے
اک انکشاف، مری داستان بھی، تیرا

تو اس کے زخمِ ہنر کو زبان دے یارب!
یہی فضا ہے یہاں، ترجمان بھی تیرا

AsliAhleSunnet.com

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَآیاتٍ

میری ساری خواہش اس کی
بادل اس کے، بارش اس کی

شفق، شگوفہ، جگنو اس کے
شجر، حجر، آرائش اس کی

سبزہ، شبنم، اس کی نُزہت
لالۂ و سُنبل، نازش اس کی

ماہ و کواکب، عشوہ اس کا
سحر، ستارہ، تابش اس کی

AsliAhleSunnet.com

نقش و نگار و نجم و نگینہ
طرز، طراز، طرازش اس کی

بادل، بجلی، آتش، خرمن
آویزش، انگیزش اس کی

کنج، کہستاں، باغ، بیاباں
پاشش اور اندوزش اس کی

بادِ وزیدہ، ابرِ چکیدہ
خیزش اس کی، ریزش اس کی

صرصر، سیل، کرشمہ اس کا
زلزلے، طوفاں، رامش اس کی

رنگ، نمو، شادابی، خوشبو
بیزش اس کی، بالش اس کی

AsliAhleSunnet.com

مٹی اس کی، سونا اس کا
شاخ، ثمر، افزائش اس کی

ظاہر، باطن، دھوپ، دریچہ
مانائی و نمائش اس کی

آنکھ، پلک، نظارہ اس کا
رُوح، بدن، گنجائش اس کی

سنگ و میزاں، ساغر و سنداں
سنجش اور سگالش اس کی

خندۂ امکاں، شعلۂ فاراں
ٹھنڈک اس کی، سوزش اس کی

جوہر شیوہ، زنگار اس کا
شیشہ شیشہ، زدائش اس کی

AsliAhleSunnet.com

بے خطِ ساغر، نشہ اس کا
بے صفِ مینا، جوشش اس کی

وہ بے ابر، ترشّح اس کا
وہ بے آب، تراوش اس کی

شبنم و خور، اندیشہ اس کا
شعلۂ وخس، آویزش اس کی

اس سے تپش اندوز دو عالم
آہن اس کا، آتش اس کی

پچھّم، پورب، اُترّ، دکھّن
آب و ہوا سے سازش اس کی

سارے موسم، سارے تغیّر
پالائش، پیرائش اس کی

AsliAhleSunnet.com

اس کی شوخی، تیشہ تیشہ
ناخن ناخن، کاوش اس کی

آنکھ کا پردہ، رُوح کا روزن
اس کا جسم اور پوشش اس کی

انفس تا آفاق، کشادہ
دیدش اور پژوہش اس کی

کرسی، عرش، جہت، بے جہتی
لوح و قلم، بالائش اس کی

نیستی، ہستی، عنصر اس کا
بود و نبود، آمیزش اس کی

قدر و قضا کا نقطۂ آخر
بس کہ گریز و گزنیش اس کی

AsliAhleSunnet.com

عرش، امکاں، پیمانہ اس کا
ازل، ابد، پیمائش اس کی

زندگی، اس کا خندۂ رحمت
مرگِ بدن، فہمائش اس کی

ذوقِ نفس کو برنائی دے
سینہ سینہ، کاہش اس کی

خود کوزہ گر، خود گلِ کوزہ
چاک میں سب کے، گردش اس کی

خود ہی مطرب، خود ہی بربط
"کن فیکوں" فرمائش اس کی

خلوت، جلوت، چم خم اس کا
وحدت، کثرت، شورش اس کی

AsliAhleSunnet.com

کشفِ حقائق، ادراک اس کا
درسِ یقیں، آموزش اس کی

جبریل، اس کے باغ کا طوطی
نغمہ جس کا، گزارش اس کی

آیتِ رحمت، قرآں اس کا
حرفِ بشارت، پُرسش اس کی

حور و ملائک، کوثر و طوبیٰ
اس کا غمزہ، گرائش اس کی

کون و مکاں سے برتر، پھر بھی
ارضِ روم و مراقش اس کی

سرب، اس کی شطرنج کے مہرے
بازی اس کی، باز ش اس کی

AsliAhleSunnet.com

خطِّ جلی میں، اس کو لکھا
پھر بھی خفی، پیدائش اس کی

جس کی آنکھ میں ہے، خواب اس کا
راحتِ بستر بالش اس کی

جانِ لطف، تغافل اس کا
شانِ عفو، نکوہش اس کی

میرے دل میں، اس کی دھڑکن
درد مرا، آرامش اس کی

میرے ہونٹ، وظیفہ اس کا
میری رُوح، ستائش اس کی

میری جبیں میں، سجدہ اس کا
میرے سر میں، نیائش اس کی

AsliAhleSunnet.com

پتوار اس کی، کشتی میری
بازو میرے، کوشش اس کی

پتھر میرا، تیشہ اس کا
جرم مرا، آمرزش اس کی

آنسو میرے، دامن اس کا
لغزش میری، بخشش اس کی

میرا سینہ، سفینہ اس کا
میری لوح، نگارش اس کی

ذہن مرا، اس کی خلاّقی
جذبے میرے، بُرّش اس کی

میری عبارت، مفہوم اس کا
میرے فقرے، بندش اس کی

AsliAhleSunnet.com

میرے لفظ میں، معنی اُس کے
میرے قلم میں، جنبش اس کی

میرے شعر میں، اس کی حکمت
میرے فن میں دانش اس کی

میری حمد، تعارف اس کا
میرے حرف، سفارش اس کی

اس کے آگے، سب بے قیمت
کس سے پوچھوں، ارزش اس کی

AsliAhleSunnet.com

یارب نفسِ شرارہ بیزم بخشند
یارب مژۂ دجلہ ریزم بخشند
بے سوزِ غمِ عشق مبادا زنہار
جانے کہ بہ روزِ رستخیزم بخشند

(غالبؔ)

AsliAhleSunnet.com

التجا

سوادِ حرف ہوں، پیرایۂ معانی دے
مرے قلم کو، سرو برگِ نکتہ دانی دے

نظر نظر کو عطا کر سرودِ بے آہنگ
نفس نفس کو مرے، سازِ بے زبانی دے

مجھی کو سونپ دے تو اپنی حکمتیں ساری
ہوں موجِ خاک تو کیا، نقشِ آسمانی دے

جو آئنہ ہے، شعورِ یقیں شناسی کا
مجھے وہ جو ہرِ پندارِ خوش گمانی دے

AsliAhleSunnet.com

اب اتنا خام نہیں، نشّۂ جنوں میرا
جو سر دیا ہے، تو سودائے سرگرانی دے

مرا سفینہ ہے، بے موج و بے گہر، اس کو
صدف کا ظرف، سمندر کی بیکرانی دے

طناب و خیمہ کہاں، راہ میں شجر بھی نہیں
میں رختِ دشت سہی، دھوپ سائبانی دے

بہ نامِ جسم، یہ کیسی چٹان راہ میں ہے
رکا رکا ہے نفس، بحر کو روانی دے

مجھے بنا کے نہ رکھ، محضِ آب و گل کا طلسم
ذرا اسے بھی عناصر کی حکمرانی دے

گراں ہیں مجھ پہ، یہ طاق و رواق و کوچہ و کاخ
مجھے مکان نہ دے، دشتِ لامکانی دے

AsliAhleSunnet.com

حصارِ کلفتِ نومیدیِ زبوں سے نکال
گسستہ جاں کو، پروبالِ کامرانی دے

جو اہلِ دل کے لئے مایۂ قناعت ہے
مجھے وہ نفعِ زیاں، سودِ رائگانی دے

ہوں خوش مزہ تو یہ کم مائگانِ لذتِ درد
خراشِ زخم کو ظرفِ نمک فشانی دے

کوئی گلاب نیا، میری شاخِ جاں پہ کھلا
کفِ گلاب کو پھر خارِ شادمانی دے

نیا مزاج عطا کر، نگارِ فطرت کو
خزاں کو عشوۂ تہذیبِ باغبانی دے

افق افق سے، جو بے آفتاب روشن ہے
تو میری رات کو اس صبح کی نشانی دے

AsliAhleSunnet.com

مجھے شجر دے، مری شاخ کو، ثمر ور کر
ثمر کو ذائقۂ قندِ زندگانی دے

مجھے غرض، کسی بے روح داستاں سے کیا
تو جس کہانی میں شامل ہے، وہ کہانی دے

رہوں مطالعۂ ذات و کائنات میں گم
کتاب دی ہے، تو ذوقِ کتاب خوانی دے

کہاں تلک، میں قلم سے، لہو کشید کروں
مرے خدا! مری کشتِ ہنر کو پانی دے

شعلہ شعلہ رکھ، مگر کچھ یوں، کہ پژمردہ نہ ہو
ہے جو پلکوں پر، یہ برگِ خوش گمانی اے خدا

AsliAhleSunnet.com

دُعا قبول ہو یارب

ہے مجھے ضرورت، دے — نقدِ شعر و حکمت دے
دُھند ہوں معانی کی — لفظ کی بصیرت دے
پھول پھول جذبوں کو — فکر کی صلابت دے
نابصیر ذرّے کو — عرش کی ذہانت دے
لوحِ چشمِ بینا کو — نقش نقش، حیرت دے
راکھ ہوتے لہجے کو — تازگی و ندرت دے
سنگ سنگ ہوں رسوا — ٹوٹنے کی قیمت دے
اعتدال کی حد تک — شوخی و نزاکت دے
گوشۂ ورق میرا — نور کی عبارت دے
ناتواں نگاہی کو — قوت و حرارت دے
لالہ لالہ، پیراہن — سرو سرو، قامت دے
آب آب، گہرائی — خاک خاک، وسعت دے
نقطہ نقطہ، رسوائی — حرف حرف، شہرت دے

AsliAhleSunnet.com

علم علم، آموزش — جہل جہل، عبرت دے
خواب خواب آنکھوں کو — جاگنے کی ہمت دے
غم کی بے کرانی بخش — زخم، بے نہایت دے
کشتِ جاں ہے بے سبزہ — درد کی بشارت دے
زندگی کو صیقل کر — آئنوں کو صورت دے
عشرتِ نظر کو اب — عشق کی طہارت دے
یہ شرارِ جستہ کیا — شعلۂ حقیقت دے
استعارۂ جاں کو — جسم کی وضاحت دے
منتشر نہ ہو جاؤں — فن کی سالمیّت دے
اک کرن ہوں، ننھی سی — روشنی پہ قدرت دے
پیاس، دھوپ، یہ صحرا — موسموں کی شفقت دے
میں بھی ہوں ثمر جیسا — شاخ شاخ زینت دے
ذوقِ فاش گفتن کو — عشوۂ و اشارت دے
ذہن میں اُتر جاؤں — وہ بلیغ حجّت دے
شاعرانہ عشوؤں کو — دانشِ رسالت دے

میں فقیر ہوں یارب!
آگہی کی دولت دے

AsliAhleSunnet.com

گزارشِ مجبور

گدازِ قلب دے، سوزِ جگر دے
مرا ساغر تہی ہے، اس کو بھر دے

اٹھا دے، جہل و نادانی کے پردے
مذاقِ امتیازِ خیر و شر دے

اسے، دے وسعتیں دونوں جہاں کی
مرے سینے میں اپنا راز بھر دے

ترا فیضِ کرم، اور شبنم آسا
میں قطرہ ہوں، سمندر مجھ کو کر دے

AsliAhleSunnet.com

خرد مجھ کو، جنوں شیوہ عطا کر
جنوں مجھ کو، خرد آشوب تر دے

ترے سرِّ نہاں کو، فاش دیکھوں
وہ چشمِ نکتہ بین و نکتہ ور دے

رہینِ کرّۂ خاکی کو اپنے
سرِ گردوں، مجالِ رہ گزر دے

زیاں پرور ہے، سودِ زندگانی
خیالِ سود و نقصاں محو کر دے

جگر کو، مخزنِ سوزِ نفس کر
نظر کو، جلوہ ہائے معتبر دے

مرا دل ہو، چراغِ لالۂ طور
خودی کی آگ سے، سینے کو بھر دے

جنوں کو جیب و پیراہن عطا کر
مری ویرانہ سامانی کو، گھر دے

یہ دنیا، ہو چکی آئینہ مجھ پر
جہاں تو ہے، وہاں کی اب خبر دے

AsliAhleSunnet.com

مجھے رہنا ہے، مثلِ بو، پریشاں
چمن سے، اب مجھے اذنِ سفر دے

یہی سامانِ جمعیت ہے، مجھ کو
مجھے مثلِ گریباں، چاک کر دے

زمانے میں ہوں، میں اک جنسِ نایاب
پھر اس نایاب کو تو عام کر دے

دعا یہ ہے، کہ مثلِ نکہتِ گل
مجھے، اہلِ جہاں پر فاش کر دے

۱۹۵۵ء

•

لفظوں کا حوصلہ دے، معانی کی آس دے
عریاں ہوں، مجھ کو لوح و قلم کا لباس دے
اسرارِ کائنات تو ہیں سامنے کی چیز
مجھ کو مرے خدا! نگہِ خود شناس دے

❊

AsliAhleSunnet.com

مناجات کے آنسُو

الٰہی ! مجھ کو بینائی عطا کر
خدائی کو، تماشائی عطا کر
شکستِ دل کی ہوں آواز، مجھ کو
گداز و سوز و گیرائی عطا کر
دُعا دے گی، مری ذرّہ نہادی
اسے، صحرا کی پہنائی عطا کر
رہے تیری طلب، پا کر بھی تجھ کو
وہ ذوقِ ناشکیبائی عطا کر
لبِ قلزم کو، وسعت دینے والے!
مرے قطروں کو گہرائی عطا کر

AsliAhleSunnet.com

نگارِ عقل کی افسردگی کو
جنوں کی عشوہ فرمائی عطا کر
میں ہنگاموں سے اب اکتا گیا ہوں
مجھے، محفل میں تنہائی عطا کر
ہیں محرومِ بصیرت، دل کی آنکھیں
عطا کر، ان کو بینائی عطا کر
ہنر کے بربطِ خاموش کو پھر
ہوائے نغمہ پیرائی عطا کر
سوادِ خطِّ طغرائے جبیں کو
فروغِ روے دانائی عطا کر
تخیّل کو، بلندی کی سند دے
تفکّر کو، توانائی عطا کر
فضا کے ناتراشیدہ قلم کو
تمیزِ نکتہ آرائی عطا کر

۱۹۵۰ء

AsliAhleSunnet.com

قوسِ حرا

نعتیہ

کیا شوخیِ موسم تھی، کہ خوشبوئے حرا کو
محدود، جوارِ ابو طالبؑ میں نہ رکھّا

AsliAhleSunnet.com

غزالِ کُنجِ حرا

تمام نشّہ و نکہت، تمام شوخی و رم
تمام عذب و لطافت، تمام نزہت و نم
تمام لطفِ دل و جاں، تمام مرہمِ غم
تمام فقرِ کلیمی، تمام نازِ و نعم
تمام شوکتِ فاراں، تمام سطوتِ جم
تمام خوشبوِ رحمت، تمام عطرِ حرم
تمام کوثر و طوبیٰ، تمام عرش و ارم
تمام حسن و بصیرت، تمام رمز و حِکم
تمام یمن و سعادت، تمام جود و کرم
تمام دانش و عرفاں، تمام لوح و قلم

AsliAhleSunnet.com

تمام حرفِ بشارت، تمام رُوحِ امم
تمام اُسوۂ حسنہ، نظافتِ زمزم
تمام خُلقِ مصفّا، لطافتِ شبنم
تمام نورِ ہدایت، زفرق تا بہ قدم
زتکیہ گاہِ عرب، تا بہ کارگاہِ عجم
عجیب حسن ہے نزدیک ودور، کیا کہیے
زمیں پہ بارشِ نور وسُرور، کیا کہیے
مہک اٹھا نفسِ عرش وطور، کیا کہیے
محمّدِ عربی کا ظہور، کیا کہیے

اسی ظہور کے فانوس کا ہے وہ پرتَو
کہ جس سے تیری مری کائنات روشن ہے
تمام پیچ وخم ممکنات روشن ہے
یقیں ہے زندہ، ضمیرِ حیات روشن ہے

محمّدِ عربی، وہ حبیبِ ربِّ جلیل
وہ سروِ قدس، وہ دوشیزۂ دیارِ حرم

AsliAhleSunnet.com

وہ نافہ دارِ نبوّت، "غزالِ کنجِ حرا"
وہ جس کی ذات، رسالت کی آگہی کی دلیل
وہ جس کی ذات، شعورِ الوہیت کا نشاں
وہ جس کے دم سے تروتازہ کشتِ کون ومکاں
وہ جس کے لطف سے مربوط، نظمِ سود وزیاں
وہ جس کی زندگی، انسانیت کا درسِ جمیل
وہ جس سے لالہ چکاں، سوزِ سینۂ جبریل
اسی شفق سے، سحر ہو کہ رات، روشن ہے
ابھی تلک نفسِ شش جہات، روشن ہے
یہ میرے ہونٹ ہیں، یا چاندنی کی قاشیں ہیں
بیاں سے اس کے، مری بات بات روشن ہے

خدا نے جس کو جلایا تھا، اپنے ہاتھوں سے
وہی چراغ ہے روشن کفِ حرا پہ ہنوز
وہی نویدِ مسیحا، وہی دعائے خلیل
بہ خطِ جاں ہے رقم، لوحِ ارتقا پہ ہنوز
بہارِ مسجدِ اقصیٰ کی چاندنی ہے وہی

AsliAhleSunnet.com

بساطِ سبزۂ آغوشِ آمنہؓ پہ ہنوز
ہزاروں سیکڑوں صدیاں گزر گئیں، لیکن
وہی ہے مُہرِ ازل، نامِ مصطفٰےؐ پہ ہنوز
اسی کی نسبتِ روشن سے ہیں فروغ پذیر
یہ نقش ہیں، جو مرے حرف و ماجرا پہ ہنوز
کہ ذکرِ پاک وہی ہے لبِ فضا پہ ہنوز

بہ نامِ پاک و مُطہر، سلام اور درود
محمدِؐ عربی پر، سلام اور درود

وہ نورِ آگہی، کیفِ تجلّیاتِ خدا
وہ سرِّ حق، وہ کتابِ ازل کا پہلا ورق
وہ نازنینِ حرم، وہ محمدِؐ عربی
ثنا میں جس کی ہیں رطب اللّساں یہ چودہ طبق

٭

AsliAhleSunnet.com

پیکرِ خُلقِ عظیم

پستی سے، گِرتوں کو اٹھانے والا تو
انساں کی توقیر بڑھانے والا تو

کون یہاں تھا، رمز شناسِ کُن فیکون
کُنْ فیَکونْ کے رمز بتانے والا تو

صدیوں سے، باطن کی دنیا تھی تاریک
ذہنوں میں، قندیل جلانے والا تو

جاہل، وحشی، بے کردار قبیلوں کو
دائرۂ تہذیب میں لانے والا تو

تجھ سے قائم، حرفِ رسالت کی حرمت
رُوحانی اقدار سکھانے والا تو

AsliAhleSunnet.com

اتنا واضح کب تھا اُلوہیّت کا شعور
یہ مشکل نکتہ سمجھانے والا تو

لوح و قلم کا دامن، تجھ سے باثروت
معنی سے، لفظوں کو سجانے والا تو

وہ اقرا ء کا درس، وہ "دانِش گاہِ حرا"
اُمّی ہوکر، سب کو پڑھانے والا تو

تیری نوا میں سازِ اُلوہی کا آہنگ
قرآں کا پیغام سُنانے والا تو

قیصر کی سطوت تھی، تیری ٹھوکر میں
کِسریٰ کو، قدموں میں جھکانے والا تو

جو، تجھ کو، بُوجہلی و بُولہبی نے دیے
ہنس ہنس کر، وہ زخم بھی کھانے والا تو

AsliAhleSunnet.com

ترا نام مصطفٰےؐ

خیر البشر لقب ترا، خیرُ الانام تو
ایماں ہے جو مرا، وہ خدا کا کلام تو
تو، دانش اعتبار، بصیرت مقام تو
تو ذہن، تو نظر، کہ ترا نام مصطفٰےؐ

روشن، ترے ہنر سے، در و بامِ کائنات
پرتو سے تیرے آئنہ، ظلماتِ شش جہات
پُر مایہ تجھ سے، جیبِ صدف، دامنِ حیات
تو، بارشِ گہر، کہ ترا نام مصطفٰےؐ

نقشِ قدم ہے، سینۂ آفاق پر، ترا
آخر، پڑاؤ تھا، شبِ اسریٰ کدھر ترا
جبریل ہم سفر تھے، عجب تھا سفر ترا
تو، دل کی رہ گزر، کہ ترا نام مصطفٰےؐ

AsliAhleSunnet.com

کوثر کا لطف، تیری نگاہِ حرم نواز
دستِ قمر شگاف ترا، روشنی کا ساز
وہ، تیرے قلبِ پاک کا سوزِ حرا گداز
تو، شمع، تو سحر، کہ ترا نام مصطفیٰ

تیرے نفس کی موج، ندا جبرئیل کی
شوخی، روانی دروشِ سلسبیل کی
عیسیٰ کی پیش گفت، بشارت خلیل کی
تو، ذکر، تو خبر، کہ ترا نام مصطفیٰ

تو، آبرو ہے، کعبۂ جاں کے غلاف کی
تو، چاندنی ہے، شامِ سوادِ طواف کی
تو نے، حقیقتِ ابدی، واشگاف کی
حق بین و حق نگر، کہ ترا نام مصطفیٰ

بے چین زندگی کو تھا، صدیوں سے انتظار
تو نے سنواری زلفِ پریشانِ روزگار
تجھ سے ملے، حیات و تمدن کو برگ و بار
تو، مژدۂ ظفر، کہ ترا نام مصطفیٰ

AsliAhleSunnet.com

ابرِ کرم کی چھاؤں ہوئی، اور بھی گھنی
'تن' کے جو تھے فقیر، ہوئے 'دل' کے وہ غنی
تسکینِ کام ولب ہوئی، ایماں کی چاشنی
تو، کوزۂ شکر، کہ ترا نام مصطفےٰ

حکمت سے تیری، طالعِ لعل وگہر بلند
انسانیت ہے اوج پر، انسان سر بلند
دل مطمئن، دماغ شگفتہ، نظر بلند
تو، حکمت و ہنر، کہ ترا نام مصطفےٰ

مذہب کا یہ شعور، سیاست کا فلسفہ
تہذیب کا اصول، معیشت کا فلسفہ
تعلیم تیری، خیر و سعادت کا فلسفہ
تو گنجِ بحر و بر، کہ ترا نام مصطفےٰ

پیمانۂ جراحت و مرہم، بدل گیا
قانونِ چارہ سازیِ عالم، بدل گیا
گل زارِ کائنات کا موسم، بدل گیا
تو، پھول، تو ثمر، کہ ترا نام مصطفےٰ

AsliAhleSunnet.com

ناقص ہے دو جہاں کی قیادت، ترے بغیر
تشنہ ہے ہر نظامِ شریعت، ترے بغیر
ممکن نہیں، فلاح کی صورت، ترے بغیر
تو، میرا راہ بر، کہ ترا نام مصطفیٰ

چشمِ ملائکہ میں ہے، خوابِ رواں مرا
ہجرت کی منزلوں میں ہے پھر، کارواں مرا
تو، زندگی کی دھوپ میں ہے، سائباں مرا
تو، سایہ، تو شجر، کہ ترا نام مصطفیٰ

اسی کے ابرِ کرم سے ہے، دو جہاں سیراب
اسی کے نور سے ہیں بام و طاق و در روشن
اسی کی شمعِ محبت ہے، میرے سینے میں
اسی کے نور سے ہے، چہرۂ سحر روشن

AsliAhleSunnet.com

محسنِ انسانیت

گزرے چودہ سو برس، نقش و نشاں محفوظ ہے
ذہنِ امکاں میں، حرا کی داستاں محفوظ ہے

جس پہ لکھیں، منشیِ لاہوت نے آیاتِ نور
تیرے سینے میں، وہ لوحِ زرفشاں محفوظ ہے

تیری تعلیمات سے، انسانیت ہے با ثمر
مدرسے میں تیرے، حرفِ جاوداں محفوظ ہے

تیرا دامن، خیمۂ پردازِ بالِ جبرئیل
تیرے بربط میں، نوائے قدسیاں محفوظ ہے

اک سند اس کی ہے، تیری حکمتِ آفاق گیر
حرمتِ ایمان و قرآن و اذاں، محفوظ ہے

AsliAhleSunnet.com

لوحہ لوحہ، نقش پردازیِ یاقوت و گہر
صفحہ صفحہ، آب و تابِ پرنیاں محفوظ ہے

بوٹا بوٹا، تکمۂ بندِ قبائے حوریاں
پتّا پتّا، دفترِ روحانیاں محفوظ ہے

حُسن کا معیار ہے تو، عشق کی تہذیب تو
تجھ سے اس دنیا میں، سرِّ دلبراں محفوظ ہے

سینۂ ظلمات میں پیوست ہیں جس کے خدنگ
تیرے ہاتھوں میں وہ سورج کی کماں محفوظ ہے

تجھ سے روشن ہے، نگارستانِ عطر و گل تمام
عرش و امکاں، گنج زارِ کہکشاں محفوظ ہے

تھی زوالِ شب کا اک اعلان، آوازِ بلالؓ
سازِ وحدت میں، وہ آہنگِ تپاں محفوظ ہے

AsliAhleSunnet.com

پاؤں کے نیچے، زمیں ہے فرشِ دیبا و حریر
سر کے اوپر، ماہتابی آسماں محفوظ ہے

عائشہؓ کے حجلۂ نوریں میں، مثلِ عکسِ ماہ
تیرے تسبیح و تہجد کا سماں محفوظ ہے

میزبانی کی جہاں، خود حق تعالیٰ نے تری
وہ مکاں، ابتک بہ نامِ لامکاں محفوظ ہے

ہیں خریداروں کی صف میں، حور و افرشتہ جہاں
شہرِ ہجرت میں، وہ ہیرے کی دکاں محفوظ ہے

تو امیں، صدیق تو، تجھ سے مرے ہر عہد میں
دولتِ جاوید نہاں و عیاں محفوظ ہے

تیرا جوہر، کاروبار افزائے بازارِ وجود
تجھ سے کالائے یقیں، جنسِ گماں محفوظ ہے

AsliAhleSunnet.com

یہ نبوّت کا کرشمہ، یہ بصیرت، یہ شعور
دین، بے اندیشۂ سود و زیاں محفوظ ہے

تو شفیع المذنبیں، تو رحمۃ اللعالمین
تیرے دم سے، میری سعیِ رائگاں محفوظ ہے

گو، بہت دشوار ہے، کالے سمندر کا سفر
تیری برکت سے، سفینہ، بادباں محفوظ ہے

ہوں عجم میں، تیری نسبت سے، نشانِ صلح و خیر
میں اگر محفوظ ہوں، سارا جہاں محفوظ ہے

ہر طرف ہے، معرکہ سامانیِ "بدر و حنین"
اس ہوا میں، کب بساطِ جسم و جاں محفوظ ہے

باغبانِ گلبنِ کونین، تیرے لطف سے
شاخِ رحمت پر، فضاؔ کا آشیاں محفوظ ہے

AsliAhleSunnet.com

بہارِ کشتِ حرم

گُلبنِ عشق و خیابانِ وفا سرسبز ہے
تیرے نم سے، آج تک کشتِ حرا سرسبز ہے

خیر و برکت کا ہے گہوارہ، تری ذاتِ جمیل
تجھ سے، شہرِ وحی کی آب و ہوا سرسبز ہے

تیرے پیکر میں ہوئی قرآنِ ناطق کی نمود
تیری چوکھٹ پر، شجر الہام کا سرسبز ہے

AsliAhleSunnet.com

ہیں ترے قول و عمل، تعبیر و تشکیلِ سُنن
موجِ کوثر سے تری، کشتِ خدا سرسبز ہے

چہرۂ روشن ترا، باغِ مدینہ کا گلاب
تیرے پرتو سے، حرم کا آئنا سرسبز ہے

تیری انگشتِ یقیں، شانہ کشِ لوح و قلم
تیرے ناخن چوم کر، برگِ حنا سرسبز ہے

سنگ میں پلتے ہیں ہیرے، آگ میں کھلتے ہیں پھول
تجھ سے، اس دنیا میں، کیا کیا معجزا سرسبز ہے

تجھ سے عثماںؓ ہیں غنی، تجھ سے علیؓ ہیں ذوالفقار
تجھ سے، بوبکرؓ و عمرؓ کا سلسلا سرسبز ہے

جگمگا اٹھی "شبِ اسریٰ" کی گلگوں رہگزر
فرش سے تا عرش، تیرا نقشِ پا سرسبز ہے

AsliAhleSunnet.com

دور تک، سایہ کناں ہے رفق و رحمت کا سحاب
دھوپ میں جلتے پہاڑوں کی ردا سرسبز ہے

یہ کریمانہ بصیرت، یہ حکیمانہ شعور
نم ہیں تہذیبیں، تمدّن کی گھٹا سرسبز ہے

یہ علوے فکر، یہ معیارِ تہذیبِ اُمم
تیرے دم سے، کاروبارِ ارتقا سرسبز ہے

تجھ پہ جو پتھر اچھالا تھا، ستم کے ہاتھ نے
اب، اسی پتھر پہ، پھولوں کی دُعا سرسبز ہے

پندرہ سو سال سے، میں بھی اسی منزل میں ہوں
تیرے قدموں کے سبب، جو راستا سرسبز ہے

تو، مرے فن کی نمو، میرے ہنر کی تازگی
تجھ سے، میرا شعلۂ حرف و نوا سرسبز ہے

AsliAhleSunnet.com

قرأتِ جبریل کا آہنگ ہے بینَ السّطور
موجۂ معنی سے، لفظوں کی قبا سرسبز ہے

مطمئن ہوں میں، خزاں دیدہ بدن رکھتے ہوئے
تیری نسبت سے، بساطِ مدعا سرسبز ہے

•

جس نے بخشی ہمیں، یہ خلعتِ گُل
پاؤں، چادر سے تھا باہر اس کا

جس کا اک عشوہ ہے، تجسیمِ بہار
زخم ہی زخم تھا پیکر اس کا

٭

AsliAhleSunnet.com

اُمّیِ حرف آشنا

سرورِ صدرِ انبیا، کون، محمدِ کریم
خواجۂ بزمِ دوسرا، کون، محمدِ کریم

عالمِ علمِ کبریا، کاملِ فنِ ارتقا
اُمّیِ حرف آشنا، کون، محمدِ کریم

جس کی جبیں کی ہر لکیر، لوحِ تتمۂ کتاب
حاصلِ حرف و ماجرا، کون، محمدِ کریم

آدم و خُلد کی مراد، دستِ کلیم کا عصا
رُوحِ خلیل کی دُعا، کون، محمدِ کریم

AsliAhleSunnet.com

جس نے بہ پیشِ جبرئیل، زانوِ درس تہ کیا
فاضلِ مکتبِ حرا، کون، محمدؐ کریم

خوشۂ خرمنِ ازل، خندۂ چشمِ مطلب
سُنبلِ باغِ آمنہؓ، کون، محمدؐ کریم

ناقۂ جادۂ مبیں، محملِ اُسوۂ حسیں
لیلیِ کعبۂ صفا، کون، محمدؐ کریم

ارضِ حرم کی روشنی، کنجِ حرا کی چاندنی
شمعِ حریمِ اولیا، کون، محمدؐ کریم

جسکے نفس سے باغ باغ، دانشِ اولیں کا پھول
دامنِ بادِ جاں فزا، کون، محمدؐ کریم

عارضِ عدل کی چمک، گیسوئے صدق کی مہک
ناخنِ قدس کی حنا، کون، محمدؐ کریم

AsliAhleSunnet.com

صبحِ یقیں کی خاوری، شامِ جنوں کی دلبری
خود نگر و حق آشنا، کون، محمدِ کریم

آئنۂ جمالِ حور، حُسنِ کمالِ عرش و طور
چہرۂ رحمتِ خدا، کون، محمدِ کریم

جس سے عیاں، شفق، سحر، "جلوۂ سرِّ لاالٰہ"
شیشۂ زانوِ حرا، کون، محمدِ کریم

حاملِ وحیِ کردگار، رمز نگار و ریزہ کار
نکتہ فروش و نکتہ زا، کون، محمدِ کریم

جس کو خدا نے کی عطا، کونِ مکاں کی آگہی
کاشفِ رمزِ لاالٰہ، کون، محمدِ کریم

مصرعِ کائنات کا، عیبِ شکستِ ناروا
حسن میں جس سے ڈھل گیا، کون محمدِ کریم

AsliAhleSunnet.com

جس کی حدیث، جس کا فعل، جس کا شعور، جس کی ذات
دونوں جہاں کا آئنا، کون، محمدؐ کریم

زینتِ اعتبارِ ذات، زیورِ حسنِ کائنات
نقش و نگینۂ ونوا، کون، محمدؐ کریم

ہائے، وہ جنبشِ حسیں، دستِ قمر شگاف کی
نقطۂ اوجِ معجزا، کون، محمدؐ کریم

حل ہوا جس کے لطف سے، مسئلۂ زنانِ دہر
حُجلہ فروزِ ماریہ، کون محمدؐ کریم

گو کہ حیات و وقت کے جبر سے، دھول دھول ہوں
میں بھی اسی رسُول کے باغ کا ایک پھول ہوں

AsliAhleSunnet.com

آفتابِ ہدایت

کوئی بھی نقشِ ہنر، اس قدر نہ تھا روشن
عرب، عجم، تری تعلیم سے ہوا روشن

دھواں دھواں تھا، یہاں ہر چراغ تیرے بغیر
نہ آرزو تھی شگفتہ، نہ مدعا روشن

کہاں تھی، کون و مکاں میں یہ آب و تابِ وجود
جو تو ملا، تو ہوا ذہن میں خدا روشن

تو انتخاب، تمام انبیاے مرسل کا
تری خبر سے ہے، ہر ایک مبتدا روشن

AsliAhleSunnet.com

یہ حسنِ اُسوۂ حسنہ، یہ روشنائیِ قدس
طرف طرف ہے، صدا آئینۂ حرا روشن

شگفتہ چہرے میں، جنّت کی زرفشاں صبحیں
کشادہ ماتھے پہ، جبریل کی دُعا روشن

اک افتخارِ رسالت، چمن چمن گلبار
اک آفتابِ ہدایت، گھٹا گھٹا روشن

قدم قدم ہے، جہانِ خود آگہی کا سراغ
نظر نظر ہے، دریچہ شعور کا روشن

ترے پیامِ مقدس کی یہ ہمہ گیری
اسی ہنر سے ہے، محرابِ ارتقا روشن

عطا کی بے بصروں کو، کلیدِ نورِ ازل
فنا کدے میں ہوُا، شعلۂ بقا روشن

AsliAhleSunnet.com

ترے وجود کا یہ عشوۂ حکیمانہ
معاشرے سے ہے، مذہب کا رابطہ روشن

تری نظر، گرہِ نکتۂ ازل کی کشود
ترے قدم سے، خیابانِ دوسرا روشن

اب اور کیا کہوں، عالم جو تھا "شبِ اسریٰ"
ضمیرِ عرش تپاں، چشمِ کبریا روشن

کیا صحابہ کے دل میں، تری رفاقت نے
ہوائے شوق فزوں، ذوقِ ماجرا روشن

عمرؓ نے پھینک دی تلوار، کلمہ پڑھتے ہوئے
ہوا کچھ اور بھی، قرآں کا معجزا روشن

بیاضِ آیت [illegible] ال، سوادِ جاں تجھ سے
ترے نفس سے ہوا، سینۂ فضا روشن

AsliAhleSunnet.com

مرے نبیِ محترم

ضمیرِ صاحبِ امم، مرے نبیِ محترم
خمیرِ مایۂ حرم، مرے نبیِ محترم
امیرِ مسندِ حکم، مرے نبیِ محترم
مرے رسولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

تو، جس کو تحفۂ دعا عطا کیا خلیل نے
تو، جس کے پیچھے خود پڑھی نماز جبرئیل نے
تو، قبلۂ عرب عجم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

کشود تیری ذات سے، رموزِ لا الٰہ کی
صنم کدے کی خاک اڑی جدھر جدھر نگاہ کی
شکست کھا گئے صنم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

AsliAhleSunnet.com

نظامِ جبر و ظلم کا حساب پاک کر دیا
جو ننگِ صلح و خیر تھا، وہ پردہ چاک کر دیا
یہ لطف، اور یہ کرم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

حیات و کائنات کو، بہار آشنا کیا
نقودِ صدق و عدل کو، عیار آشنا کیا
رہا نہ رنجِ بیش و کم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

ہنر ورانہ دل کشی، پیمبرانہ سادگی
وہ تیرے دستِ نازکی، قمر شگافِ عشوگی
جبیں پہ معجزے رقم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

ترے حضور تہ کیا، ملک نے زانوے ادب
بجا، کہ اُمّیِ عرب، ترا نشاں، ترا لقب
ورق ورق ترا قلم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

AsliAhleSunnet.com

خدا نے انتخاب کیں، شریعتیں ترے لیے
صحیفۂ قدیم کی بشارتیں ترے لیے
امینِ دولتِ امم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

تو بادشاہِ انبیا، عجب تھی تیری زندگی
کھجور کی چٹائیوں پہ زندگی گزار دی
نہ بانکپن، نہ چم وخم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

جو تنگنائے تھے، انھیں شعورِ لامکاں دیا
مزاجِ کائنات کو، گدازِ قلب و جاں دیا
یہ سوز و نم، یہ کیف و کم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

عجب، ادائے لطف تھی، کہ سنگ دل پگھل گئے
نسیم و نوش کے قدح میں بوند بوند ڈھل گئے
نہ وہ سموم اب، نہ سم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

AsliAhleSunnet.com

زنانِ عصر کو دے، حقوقِ معتبر تمام
صدف صدف کو کر دیا، سفینۂ گہر تمام

یہ رحمتیں قدم قدم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

خدا نے تیرے ہاتھ میں، کتابِ لازوال دی
وہ جس نے تیرہ زار میں، نئی سحر اُجال دی

شفق شفق، حرا، حرم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

شعور کامراں ہوا، یقین سرخرو ہوا
خزاں بہار بن گئی، جو گل فروش تو ہوا

پلٹ گئی بساطِ غم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

وہ "سابقونَ اوّلوں" کی ہفت رنگ ہستاں
وہ تیرے فیض یافتہ، صحابۂ ملک نشاں

وہ رنگ و نور کے علم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

AsliAhleSunnet.com

تو، مشکبُو، نفس نفس، تو چاندنی پلک پلک
تو میرے فن کی آبرو، تو میرے فکر کی مہک

تو میرا حرفِ محترم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

چمن چمن، درود اور ثنا بکھیرتا رہوں
میں عندلیبِ حرف ہوں، نوا بکھیرتا رہوں

جواں رہے مرا قلم، مرے نبیِ محترم
مرے رسُولِ محتشم، مرے نبیِ محترم

اک پھُول، جسے رنگ کے قالب میں نہ رکھا
اک صبح، جسے طاقِ کواکب میں نہ رکھا

کیا شوخیِ موسم تھی، کہ خوشبوئے حرا کو
محدود، جوارِ ابو طالبؑ میں نہ رکھا

AsliAhleSunnet.com

خیر البشر کے حضور میں

اے تیری بارگاہ میں جبریل سجدہ ریز
اے تجھ سے خود زبانِ خداوند ہم کلام
اے تیری بزم، بوذر و سلماں سے ہم کنار
اے تیرے لب پہ رقص کناں، وحی کے پیام
اے حاملِ رسالتِ محکم، تجھے سلام

لالے کو دے کے، ذوقِ جگر کاویِ حیات
شبنم سے، تو نے رازِ گلستاں کیا ہے فاش
قرباں تری اداؤں کے، دستِ خلیلؑ سے
آزر کے آئنے کو، کیا تو نے پاش پاش
اے امتزاجِ شعلہ و شبنم، تجھے سلام

AsliAhleSunnet.com

ترتیب دے کے، دانش و دیں کے اصولِ نو
اسرارِ زندگی کو، نمایاں بنا دیا
پھونکی وہ روح، تو نے ضمیرِ حیات میں
انساں کو اصل معنوں میں انساں بنا دیا

تہذیبِ زندگانیِ آدم، تجھے سلام

دونوں ہیں، تیرے خرمنِ عرفاں کے خوشہ چیں
عقلِ اداشناس و جنونِ زیان و سود
روشن ہے تیرے نور سے، یہ بزمِ شش جہات
محکم ہے تیری ذات سے، شیرازۂ وجود

اے رازِ آفرینشِ عالم، تجھے سلام

وہ نعمتِ تمام، وہ روحانیت کی جان
قرآن، تجھ کو لا کے دیا جبرئیل نے
دونوں جہاں کو بخش دیا جلوۂ دوام
پیغام کیا دیا تجھے ربِّ جلیل نے

بارانِ ابرِ رحمتِ پیہم، تجھے سلام
اسلام کے پیمبرِ اعظم، تجھے سلام

۱۹۵۳ء

AsliAhleSunnet.com

ما محمدٌ الّا رسُول

بہ صد عقیدت و صد احترام و صد اخلاص
یہ تجھ سے عرض ہے اے روحِ سرورِ کونین
گلِ شفاعت و گنجینۂ زرِ کونین
امین و کاشفِ اسرارِ محضرِ کونین
رہیں گے کب تلک آلودۂ خرابی ہم
بہت دنوں سے، بڑے سخت اضطراب میں ہیں
بہت خراب، ہم اس عالمِ خراب میں ہیں
صلیبیں راستا روکیں، جو ڈھونڈھنے نکلیں
گزشتہ دور کے اسبابِ بازیابی، ہم
بہت دنوں سے ہیں سرمایۂ خرابی ہم

AsliAhleSunnet.com

یہ دیکھ! کتنی پریشاں ہے اُمّتِ مرحوم
ہیں چند کانٹے ہی اس بدنصیب کا مقسوم
بہت دنوں سے، مجھے تو کچھ ایسا لگتا ہے
تمام محشرِ بسیار ہے اسی کی طرف
تمام وقت کا ادبار ہے اسی کی طرف
شکستگی و ہوس پیشگی و بدحالی
سیہ ضمیری و حق پوشی و تن آسانی
مفاد کیشی و کم کوشی و زبوں نظری
رہِ حیات میں بڑھتے قدم کو روکے ہوئے
وہی جہالت و ناآگہی کی زنجیریں
عجیب ہیں، یہ غلامانہ زندگی کے طلسم
قدم قدم پہ وہی جبر اور تغریریں
نہ صرف دشمنِ جاں ہے، معاشی استحصال
کہ اس معاشرۂ بے ضمیر و باطل میں
خدا گواہ، کہ افلاسِ زر سے مہلک ہے
نگاہ و فکر و یقین و شعور کا افلاس
بتاؤں کیا، تری اُمّت ہلاک ہے کتنی
یہ کشتِ لعل و گہر، خاک خاک ہے کتنی

AsliAhleSunnet.com

وہ عصرِ نو کی سیاست ہو یا نئی تہذیب
ہر ایک ہاتھ کی تلوار ہے، اسی کی طرف
ہجومِ محشرِ بسیار ہے، اسی کی طرف
تمام وقت کا ادبار ہے، اسی کی طرف
خدا کرے، یہ بساطِ ستم الٹ جائے
ترے مریض پہ، جو رات ہے بہت بھاری
کسی طرح وہ الم ناک رات کٹ جائے
پگھل تو جائے کسی طرح، پاؤں کی زنجیر
گھٹا جو سر پہ ہے ادبار کی، وہ چھٹ جائے
وہی خلافتِ ارضی، جو اپنا ورثہ تھی
پھر، ایک بار مری سمت کو پلٹ آئے
تمام سطوتِ کیخسروی و سُلطانی
پھر ایک بار، مرے پاؤں میں سمٹ آئے

مجھے یقیں ہے، خدا یہ دُعائیں سُن لے گا
وہ میرے اشکوں کو، پلکوں سے میری چُن لے گا
خدا کے بعد، مسلّم تری امامت ہے
کہ تو حبیب ہے اس کا، شفیعِ اُمّت ہے

AsliAhleSunnet.com

کلاہِ عرش ہے، تاجِ سرِ رسالت ہے
نوائے سازِ حرا، حرفِ خیر و برکت ہے
سرودِ سرِ ازل، نغمۂ حقیقت ہے
نویدِ قدس ہے تو، نور کی بشارت ہے
ترے وجود سے پھیلی، وہ خوشبوِ الہام
کہ جس سے تازہ ابھی تک مشامِ اُمّت ہے

ترا خُمارِ نگہ، بُوذری و سلمانی
ادائے خوش تری، طغرائے آدمیت ہے
شعورِ دین کی تشکیل و تربیت، تجھ سے
متاعِ جاں ہے تو، سرمایۂ سعادت ہے
زباں، صحیفہ طرازِ اُلوہیت تیری
نظر، دریچہ کشائے رموزِ فطرت ہے
تری شمیمِ نفس، موجِ سینۂ جبریل
تری بساطِ قدم، مسندِ خلافت ہے
دقیقہ سنج و حق آگاہ و کاشفِ اسرار
مرے لیے تو کلیدِ یقین و حجت ہے
ترا جو اُسوہ ہے، آئینۂ شریعت ہے

AsliAhleSunnet.com

گناہ گار زباں، اور تیرا ذکرِ جمیل
میں جانتا ہوں کہ یہ بھی بڑی جسارت ہے
دفورِ درد تھا ایسا، کہ ضبط ہو نہ سکا
خود اپنی وضعِ جسارت پہ، مجھ کو حیرت ہے
یہ حرف، حرف نہیں، آرزو کے آنسو ہیں
یہ لفظ، لفظ نہیں، جذبۂ عقیدت ہے
تو چھپ گیا ہے سرا پردۂ ابد میں کہاں
یہ تجھ سے اُمّتِ مرحوم کو شکایت ہے
ہوئیں اُداس، مدینے کی بولتی گلیاں
بہت دنوں سے، تہی خیمۂ رسالت ہے
جو شرع دے یہ اجازت، تو میں کہوں تجھ سے
اے موجِ نور! حجابِ ابد سے باہر آ!
ہٹا کے پلکوں سے، چاندی سی جھالریں! ابتو
حریم و حجلۂ خوابِ ابد سے باہر آ!
کہ میرے دور کو اب بھی تری ضرورت ہے
تری نوا، ترے پیغام کی ضرورت ہے

AsliAhleSunnet.com

ارضُ القرآن

وہاں زمین کا رَم ہو، کہ گردشِ افلاک
لیے ہوئے ہے، سرورِ طوافِ کعبۂ شوق
سموئے آنکھوں میں، جلوے خداشناسی کے
لبوں پہ، وجد میں، روحانیت کا نغمۂ شوق

وہاں، ہے سینوں میں، سوز و گدازِ ابراہیمؑ
وہاں فضاؤں میں ہے، سوز و سازِ بوالبشری
وہاں، ضمیر کثافت سے پاک رہتے ہیں
وہاں کی بادِ سحر ہے علاجِ دردِ سری

۱۹۵۰ء

AsliAhleSunnet.com

منظر و پس منظر

نظمیں

نے صاحبِ تاج و علم و مال منم
نے خوگرِ جذب و تپش و حال منم
یک قطرہ ام از بحرِ روانِ رُومی
یک دانۂ از خرمنِ اقبال منم

AsliAhleSunnet.com

لالۂ صحرائے کربلا

وہ حسینؓ ابنِ علیؓ، نازِ علی، جانِ علی
لالۂ پہلوئے زہرا، گوہرِ کانِ علی
وہ حسین ابنِ علی، وہ مایۂ آلِ رسُول
قبلۂ اہلِ تمنّا، کعبۂ آلِ رسُول
وہ حسین ابنِ علی، وہ مرہمِ انسانیت
وہ نگہدارِ بقائے عالمِ انسانیت
وہ حسین ابن علی، وہ عشق کا سوز و سرور
ریشۂ جاں کی طراوت، آنکھ کی پتلی کا نور

AsliAhleSunnet.com

آ! دکھاؤں میں تجھے، فرزندِ حیدر کی جھلک
آ! بتاؤں میں، پیمبر کا نواسا کون تھا
کون تھا، جس نے دیا دنیا کو پیغامِ ثبات
جذب تھا، جس کی رگ و پے میں شعورِ صد حیات
پیاس تھی جس کی، سحابِ دجلہ و موجِ فرات
سیکڑوں صبحوں کا سرچشمہ تھی، جس کی ایک رات
ظلمتوں میں، جلوۂ شمعِ تمنا کون تھا
ہو چکی تھی شام، خوں گشتہ شفق کی چھاؤں میں
صبح سے پیاسا، کنارِ آبِ دریا کون تھا
جس نے ہنس کر چوم لی، صیقل شدہ خنجر کی دھار
جانتی ہے کربلا کی خاک، ایسا کون تھا

وہ، لہو سے جس کے، دشتِ کربلا روشن ہوا
کربلا کیا، دو جہاں کا آئنا روشن ہوا
آفتابِ صبح پرور تھا وہ، اس کی ذات سے
مطلعِ احسان و ایثار و وفا روشن ہوا
دشمنوں سے گفتگو بھی، کتنی معصومانہ تھی
بدنما تھا جو ورق تاریخ کا روشن ہوا

AsliAhleSunnet.com

اس کے دامن کی ہوا تھی، دامنِ بادِ مراد
تیز آندھی میں، چراغِ ارتقا روشن ہوا
پاؤں رکھتے ہی شہادت کی عزیمت گاہ میں
زندگی پر، زندگی کا مدعا روشن ہوا
کس ادا سے کر گیا، کالے سمندر کو عبُور
نیل کی تاریک موجوں میں، عصا روشن ہوا
دل شکستوں کو ملا، قربانیوں کا حوصلہ
دور تک، جہد و عمل کا سلسلا روشن ہوا
کیا بجھاتا، اس کی مشعل کو، یزیدوں کا نفس
جس قدر روشن تھا وہ، اس سے سوا روشن ہوا
شخصیت جیسی ہو، ویسا ہی تخاطب چاہیے
میں نے لب کھولے، تو حرفِ ماجرا روشن ہوا
خیر و برکت کا وظیفہ ہے کہ اس کا ذکرِ خیر
مدتوں کے بعد، یہ دستِ دعا روشن ہوا
حجرۂ جاں، حجلۂ صدق و صفا روشن ہوا

تو سمجھتا ہے، حدیثِ ناتوانی ہے حسین
عشق و عزم و استقامت کی نشانی ہے حسین

AsliAhleSunnet.com

مشرقِ صبر و رضا، کرنوں سے اسکی تابناک
صبح کا پرتو، شفق کی زر فشانی ہے حسین
بوستانِ کن فکاں، اس کے لہو سے لالہ خیز
آشنائے رسم و راہِ باغبانی ہے حسین
آ رہی ہے کربلا کی خاک سے، پیہم صدا
شیوہ آموزِ حیاتِ جاودانی ہے حسین
صفحۂ ہستی پہ نقشِ غیر فانی ہے حسین
سننے والو! اک ذرا تابِ شنیدن چاہیئے
درد کے شعلوں میں لپٹی اک کہانی ہے حسین

ہو گیئے اس حادثے کو، گو کہ چودہ سو برس
آج تک سینہ ہے چھلنی اور دل صد پارہ ہے
جو نفس سینے میں ہے، اک شمعِ ماتم خانہ ہے
آ رہی ہے کربلا کی خاک سے پیہم صدا
زندۂ جاوید ہیں جو لوگ، مر سکتے نہیں
سر سے لے کر پاؤں تک، اک نخلِ ماتم میں بھی ہوں
پھر بھی میں چپ ہوں، کہ مسلک ہے مرا صبرِ حسین
یہ سلگتی دھوپ، یہ لطفِ نمِ ابرِ حسین

AsliAhleSunnet.com

زندگی کے کرب کا سوزِ شگفتہ ہے حسین
گلشنِ جاں کی بہارِ نو دمیدہ ہے حسین
رنگ کی دہلیز، خوشبو کا دریچہ ہے حسین
جس کو کہتے ہیں شہادت، ہے کلیدِ زندگی
کیوں بھلا روؤں، سمجھتا ہوں کہ زندہ ہے حسین
سارے آنسو، چشمِ خوں بستہ میں کر رکھے ہیں جمع
باندھ رکھی ہیں سب آہیں، دامنِ انفاس میں
زخم جتنے ہیں، چھپا رکھا ہے ان کو روح میں
اس توقع پر، کہ وہ جس دن، کہیں مل جائے گا
سارے آنسو، سارے شیون، ساری آہیں سارے دکھ
ڈال دونگا اس کے دامن میں، کہ لے جانِ فضا
لے، یہ میرے پاس صدیوں سے امانت تھی تری

AsliAhleSunnet.com

زہر کی کاشت

مرحوم نواب صدّیق حسن خاں کی یادگار علمی ریاست
عروس البلاد بھوپال کے زہر پاش المیہ کے پس منظر میں،

محبتوں کی وہ بستی، صداقتوں کا وہ شہر
وہ اگلی قدروں کا مسکن، شرافتوں کا وہ شہر
نگارخانۂ تہذیب میں دمکتا ہوا
نگینے جیسا، پرانی ثقافتوں کا وہ شہر
وہ چشمِ نرگس و شاخِ گلاب و کوزۂ قند
خمارِ شوق کی منزل، لطافتوں کا وہ شہر
شراب و شہد کا آمیزۂ نفس پرور
وہ لذّتوں کا جزیرہ، نفاستوں کا وہ شہر
وہ عشوہ کاری و دلداریِ نظر کا دیار
گلاب رنگ و سمن گوں طبیعتوں کا وہ شہر

AsliAhleSunnet.com

دماغ و ذہن کی آسودگی، شعور کا عیش
دل و نظر کی مقدس امانتوں کا وہ شہر
جوارِ عشق و سیاست، نواحِ فکر و عمل
مری زمیں پہ، تمدن کی رفعتوں کا وہ شہر
وہ دین و دانش و علم و وقوف کا مرکز
وہ خواب زارِ معارف، حقیقتوں کا وہ شہر
وہ تربیت کدہ، شیخِ حسینِ یمنی کا
وہ تکیہ گاہِ ملائک، بشارتوں کا وہ شہر
رہا جو شوخیِ صدیق سے چمن بہ کنار
فراستوں کا وہ گلبن، بصیرتوں کا وہ شہر
وہ نافہ زار، وہ "مسک الختام" کا بازار
وہ برکتوں کا شبستاں، سعادتوں کا وہ شہر
روش روش، وہ "سراج الوہاج" کی قندیل
وہ مشتری صفتوں، ماہ طلعتوں کا وہ شہر
افق افق سے "بدور الاہلہ" جلوہ طراز
جہت جہت سے درخشاں فقاہتوں کا وہ شہر
کبھی جو فیضِ حمید اللّٰہی سے تھا تردست
وہ ابر پارۂ گیتی، طراوتوں کا وہ شہر

AsliAhleSunnet.com

جہاں بہم تھی، سُلیمانی و زلیخائی
بہت حسین تھا، علمی رفاقتوں کا وہ شہر
نشانِ علم و طریقت تھے، کاخ و کو جس کے
ہنر کے فیض، قلم کی سخاوتوں کا وہ شہر
وہ شہر، تھا جو کبھی چشمہ آبِ حیواں کا
جہاں کی خاک تھی تریاق دردِ انساں کا
وہ جوے شیر، گلاب اور انگبیں کا غدیر
وہ نغمۂ لبِ قمری، وہ خوشۂ انجیر
شجر سے تا بہ حجر تھے، تمام منظر سبز
وہ، جس کی آب و ہوا میں تھی زندگی سرسبز
وہ باغ بوستاں "قطفُ الثمر" کی ارزانی
وہ باغبانیِ طائف کی لطف سامانی
وہ "آہوانِ حرم" کی پناہ گاہِ جمیل
حرا میں جیسے ہوں استادہ صف بہ صف جبریل
چھلک کے مے، جہاں، کوثر کے جام سے آئی
نویدِ جاں، یمن و نجد و شام سے آئی
کہیں ستارۂ سُنبل، کہیں شگوفۂ شمع
وہ جس کے بُرج میں تھے، "زہرہ و عطارد" جمع

AsliAhleSunnet.com

وہ قدر دانیاں، شاہ جہان بیگم کی
عجب تھیں برکتیں، اس ایک اسمِ اعظم کی
یہ راز کھول گئی "بادِ مشکبو اندیش"
جو سبز ہوں، وہی پتّے ہیں تحفۂ درویش

وہ کہکشانِ طبع و مزاج کی صورت
کہ سنگ سنگ تھا جس سے، زجاج کی صورت
گہر کی موج بنا، اور صدف صدف برسا
کوئی سحابِ کرم تھا، طرف طرف برسا
وہ کیسے شام و سحر تھے، وہ کیا زمانہ تھا
کہ گوشہ گوشہ، "وظائف" کا توشہ خانہ تھا

ہزار معجزے، دستِ خضر میں رہتے تھے
جہاں، ہمیشہ سمندر، سفر میں رہتے تھے
ہر ایک ذرّہ، کواکب شکار تھا جس کا
"ریاستِ علما" میں شمار تھا جس کا
حرم کا آئنہ تھا، خلد کا جواب جو تھا
وہ ایک شہر، کہ عالم میں انتخاب جو تھا
وہ ارضِ طور کا گل خانہ، وہ مرا بھوپال
وہ کوہِ نور، وہ آئینۂ جمال و جلال

AsliAhleSunnet.com

دکھایا مادّی سائنس نے یہ کیسا کھیل
کہ اس چراغ میں باقی، فتیلہ اب ہے نہ تیل
یہ "ٹکنالوجی" کی برکت، یہ تجربات کا کسب
قدم قدم پہ ہوئے "خونی کارخانے" نصب
خدنگ زہر کے، اکسیر کی کمان میں بھی
شگاف پڑ گیے، چاندی کی اس چٹان میں بھی
سُنا ہے، اب وہاں زہروں کی کاشت ہوتی ہے
ہوا، زمیں میں عذابوں کے تخم بوتی ہے
زمیں سے زندہ جنازوں کی فصلیں اُگتی ہیں
اُجڑتی کوکھ سے، بیمار نسلیں اُگتی ہیں
یہ زرد نسلوں کے خرمن، کہاں لگاؤں میں
لہو رگوں میں نہیں، شمع کیا جلاؤں میں
وہ سلسلہ ہے، ہلاکت کی تخم ریزی کا
کہ ٹوٹتا ہی نہیں تار، مرگ خیزی کا
سفینے موجوں سے ٹکرائے، بادبان گرا
زمین چیخ اٹھی، سر پہ آسمان گرا
وہ حشر اٹھا، کہ سنبھلنے کی مہلتیں نہ ملیں
کسی کو، سانس بھی لینے کی فرصتیں نہ ملیں

AsliAhleSunnet.com

پھر، اپنے رشتوں میں کوئی گہر پرو نہ سکا
جو، شب کو سوئے، تو اٹھنا نصیب ہو نہ سکا
گلے سے موت کو، ناخواستہ لگائے ہوئے
ہر ایک، اپنی ہی میّت ہے خود اٹھائے ہوئے
کرشمہ کس کا ہے؟ یہ مرگِ صد ہزار نفوس
یہ ارتقا، یہ عُروجِ ترقیِ معکوس؟
خرد کی جھوٹی خدائی، یہ مادّے کا فتور
نئے لباس میں، باطل فراعنہ کا ظہور
فسادِ ذہن کا، سائنسی تجربوں کی یہ دھوم
یہاں ہے ایک کا خنجر، ہزار کے حلقوم
یہ میٹھے زہر کی بارش میں، بھیگتا ہوا شہر
خود اپنے ہاتھوں اچھالا ہوا، یہ وقت کا قہر
برا نہیں، جو ترقی کا حوصلہ ہے بہت
کرو لہو کی تجارت، کہ فائدہ ہے بہت
بجائے گندم و تریاق، زہر کاشت کرو
سُنہرے کھیتوں میں، بجلی کی لہر کاشت کرو
ترقیوں کا جنوں بھی، ہے کس قدر شاطر
بنے، وطن کے محافظ بھی، زہر کے تاجر

AsliAhleSunnet.com

یہ غمزے، مادّی سائنس کے کمال کے ہیں
کہ زخم سب کی جبیں پر، کسی زوال کے ہیں
یہ دستِ ناز، جراثیم کش دواؤں کا
گلا نہ گھونٹ دے، جاں آفریں ہواؤں کا
یہ "فیکٹری" ہے، کہ مدفن ہے آدمیت کا
کرے گا کون بھلا، احتساب نیت کا
اس اک سوال پہ، کیوں سب کا ذائقہ ہے ترش
یہ "کیمیکل" ہیں "جراثیم کش" کہ "انساں کش"؟
غبارِ مرگ کو، بادل بنا کے چھوڑ دیا
دُھن سے شہر کو، جنگل بنا کے چھوڑ دیا
ہوا طبیب کا زانو بھی بالشِ چنگیز
یہ آفتوں کی حویلی، عذاب کی دہلیز
یہ روندتے ہوئے لاشوں کو، موت کے عفریت
کوئی بتائے، یہ سائنس کی ہے ہار کہ جیت؟

تعلیق:۔ بھوپال کی علمی تاریخ علامہ نواب صدیق حسن خاں کے عہد سے شروع ہوتی ہے۔ نواب صاحب مرحوم تقریباً تین سو کتابوں کے مصنف تھے۔ ان کی تصانیفِ جلیلہ کی یہ کثرت دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوتی ہے۔

AsliAhleSunnet.com

جو مختلف و متنوع موضوعات و مسائل سے متعلق ہیں۔ ریاستی فرائض و امور کے غیر علمی جھمیلوں کے باوجود، علامہ نواب صاحب مرحوم نے جس ذوق و انہماک سے تصنیف و تالیف کی طرف اپنی بہترین ذہنی صلاحیتیں مرتکز رکھیں، وہ ان کے غیر معمولی علمی و دینی شغف کی بیّن دلیل ہے۔ نواب صاحب کے دور میں عروسُ البلاد بھوپال نہ صرف غیر منقسم ہندوستان بلکہ عرب ممالک کے علماء و محدثین کا بھی مرجع و مرکز رہا۔ علامہ شیخ حسین عرب یمنی، جو اپنے عہد کے معروف و مستند عالم و محدث تھے۔ نواب صاحب کی دعوت پر بھوپال تشریف لائے۔ مسندِ درسِ حدیث کو رونق بخشی۔ اس طرح ہند و اکنافِ ہند کے علماء و طلبا نے اس نابغۂ روزگار جلیل القدر محدث سے استفادہ کیا۔ اس عہدِ زرّیں میں واعظین، مناظرین اور مصنفین اکابر علماء کے لیے جس فراخدلی اور جذبۂ دینی کے ساتھ، گراں قدر علمی وظائف منظور و مقرر کیے گیے۔ اور اساتذہ و طلبہ، نیز دوسرے مستحقین کی جس انداز میں کفالت و سرپرستی کی گئی۔ وہ نواب صاحب مرحوم اور ان کی صاحبدل بیگم والیۂ ریاست شاہجہان بیگم کی علم دوستی اور فیاضی کا روشن اور قابلِ قدر نمونہ ہے۔

"ترجمان القرآن" (تفسیر) "السراج الوہاج" (شرح مسلم شریف) "مسک الختام" (شرح بلوغ المرام) "قطف الثمر" (حدیث) "التاج المکلل" (سیرت) "بدورُ الاہلّہ" (فقہ) "حصول المامول" (اصول فقہ) "اتحاف النبلاء" (تذکرہ)

میں نے اپنے اس شہر آشوب میں بہ طور تلمیح جن کا حوالہ دیا ہے۔ وہ مشتے نمونہ از خروارے، علامہ نواب صاحب مرحوم کی چند تصانیف کے نام ہیں۔ یہاں انکی تمام تصانیف کا احاطہ ممکن نہیں۔ نہ اس کی ضرورت ہے۔

AsliAhleSunnet.com

عشق

چہرۂ صبح کو دیتا ہے شعاعِ خورشید
رات کی گود کو، مہتاب عطا کرتا ہے

چشمِ نرگس کو سکھاتا ہے یہ آدابِ نظر
کاسۂ گُل کو، زرِ ناب عطا کرتا ہے

جوئباروں کو بناتا ہے، ہم آہنگِ خرام
سینۂ دشت کو، سیلاب عطا کرتا ہے

عقلِ کوتاہ نظر کو، یہ ستاروں کی طرح
بینشِ دیدۂ بے خواب عطا کرتا ہے

AsliAhleSunnet.com

فقرِ شائستۂ پشمینہ کو، اس کا پندار
عشوۂ اطلس و کمخواب عطا کرتا ہے

یہ، حیات اور تمدن کے ہر افسانے کو
ایک عنوانِ نظر تاب عطا کرتا ہے

سوزِ انفاس سے، آزر کے صنم خانے کو
یہ حرم کے در و محراب عطا کرتا ہے

وہ شبانی ہو، کلیمی ہو کہ خیر البشری
عشق، ہر ساز کو مضراب عطا کرتا ہے

آئنہ صبحِ ازل، اس کی افق تابی سے
لالہ گوں شامِ ابد، اسکی شفق تابی سے

۱۹۵۶ء

AsliAhleSunnet.com

ابرِ کرم

انسان ہے، فطرت کی کریمی کا گلہ مند
نادان سمجھتا ہے، کہ یہ بحر ہے پایاب

"توفیق بہ اندازۂ ہمت ہے ازل سے"
ذرّہ ہو کہ خورشید، ستارہ ہو کہ مہتاب

بُلبل کو چمن زار، پتنگوں کے لئے شمع
دریا کو صدف، اور صدف کو گُہرِ ناب

سوسَن کو زباں، دیدۂ نرگس کو تحیّر
لالے کو، مقدر ہوا، اک داغِ جگر تاب

یہ لطفِ عیاں دیکھ! کہ شبنم سے، چمن میں
ہیں پھُول جو سیراب، تو کانٹے بھی ہیں سیراب

۱۹۵۴ء

AsliAhleSunnet.com

صبحِ صادق

ذہنِ فسردہ کو، پئے فکر و نظر تو کر
راتوں کی تیرگی سے، طلوعِ سحر تو کر
اس راہ میں، ملیں گے تجھے مہر و ماہ بھی
اے ذرّہ دستگاہ! ذرا اٹھ، سفر تو کر
امروز ہی، نہایتِ فکر و نظر نہیں
فردا کی فکر بھی، کبھی اے بے خبر تو کر
برفِ جمود کو، جو دماغوں پہ ہے گراں
شعلہ تراش و شعلہ گر و شعلہ ور تو کر
ہمت کے ہے قریب، نشیمن مراد کا
اے عندلیب! ہمدمِ بال و پر تو کر
آنکھوں میں، تا بہ کے، یہ خمارِ شبی کا رنگ؟
اس غفلتِ دراز کو، اب مختصر تو کر
جو، مہر کی شعاع سے، پیدا نہ ہو سکی
داغِ جگر سے اپنے، وہ پیدا سحر تو کر

۱۹۵۲ء

AsliAhleSunnet.com

عالمِ اسباب

ہیں کتنے اندھیرے، یہاں تنویر کا مدفن
جب نور پر افشاں ہوا، سائے ہوئے نابود

اس طرح نکھرتا، نہ پھر ایمانِ براہیم
ہوتی نہ اگر، شعلہ فشاں آتشِ نمرود

بے پرتوِ خور، صبح کو ملتی نہیں رونق
بے موجِ بہاراں، نہیں کھلتے گلِ مقصود

بے خونِ جگر، خاکِ محبت نہیں گل ریز
بے سوزِ نفس، ہستیِ آدم نہیں محمود

یہ کارگہِ رنگ و نوا، اے دلِ بیتاب!
ہے اصل میں، اک بتکدۂ علت و اسباب

۱۹۵۲ء

AsliAhleSunnet.com

آدم و ابلیس

آدم ـــــــ

تجھ کو ہے کس بلند نشیمن کی آرزو
تیرے بدن پہ تنگ ہے کیوں جامۂ بہشت؟
بے کیف کس قدر ہے تری زندگی کا حسن
حور و قصور، سایۂ طوبیٰ، نہ ابر و کشت
تسنیم و سلسبیل، نہ تھے کیا بہ قدرِ ظرف
لب تشنہ کس لیے ہے، تری آتشیں سرشت

ابلیس ـــــــ

تو، کیا سمجھ سکے گا، مری شخصیت کا راز
اے کم نگاہ! بندۂ حور و شراب و کشت
سیّاحِ لامکاں ہے، مری فکرِ سربلند
گدیہ گرِ حرم ہوں، نہ پروردۂ کنشت

AsliAhleSunnet.com

تو جانتا ہے "مزرعۃ الآخرہ" جسے
ہے میری سیر گہہ، وہی دنیائے خاک و خشت
میرا ہنر، رہینِ کتاب و قلم نہیں
لوحِ جہاں پہ ایک فسانہ ہوں خود نوشت
ٹوٹے پڑے ہیں جام، شرابِ طہور کے
ہے میری خوے تشنہ لبی، میکدہ سرشت
حور و قصور و نہر کی آلائشوں سے پاک
ہے ماورائے کوثر و طوبیٰ، مری بہشت
میں، سبزۂ کنارۂ تسنیم تو نہیں
ہے "سوزِ جاوداں" سے مرکب، مری سرشت
میرے لہو سے، فطرتِ آدم ہے سُرخرو
ہے گرم، میرے دم سے، یہ بازارِ خوب و زشت
میری نگاہ، نیشترِ قلبِ دو جہاں
تیرا وجود، معرکۂ دوزخ و بہشت

۱۹۵۴

AsliAhleSunnet.com

فرمُودۂ خِضر

کل، خواب میں مجھ سے یہ کہا، خضر نے مل کر
کیوں، تیرا جنوں خام ہے، اے مردِ گراں خواب؟
تو کر گیا اس نکتۂ روشن کو فراموش
اقوام ہوئیں جس سے، جہاں گیر و ظفر یاب
بے دانش و حکمت، ہے ثریّا بھی کفِ خاک
آنکھیں ہوں، تو مٹی بھی ہے اک جوہرِ نایاب

AsliAhleSunnet.com

کم حوصلہ ہو تو، اسے اک موج ڈبو دے
ہمت ہو تو، ذخّار سمندر بھی ہے پایاب
آزاد کے ماتھے کا پسینہ بھی ہے، کوثر
محکوم کے ساغر میں، تو ہے نوش بھی زہراب
فطرت، کسی نااہل کو دیتی نہیں عزّت
شبنم سے نہیں، کانٹوں میں رنگِ گلِ شاداب
کیوں تری دعا کو، ہے گلہ بے اثری کا
آہِ سحری ہے، ترے اس ساز کا مضراب
چاندی کے وہ دن ہوں، کہ زرِناب کی راتیں
ہر جلوہ، ترے حسنِ نظر سے ہے نظر تاب
ابتک ہوں میں افسردہ دل، اٹھا ہوں جو سو کر
اک موج تھی، جو تیر گئی، مجھ کو ڈبو کر

۱۹۵۴ء

AsliAhleSunnet.com

ابلیس سے ایک ملاقات

شام اور، سحر اور ہے، سود اور زیاں اور
"مومن کا جہاں اور ہے، کافر کا جہاں اور"
کیا تیرے جہاں میں بھی، سم افشاں ہے یہی چھوت؟
اے ساحرِ لاہوت!
جنّت سے نکل کر، تجھے راس آئی یہ دنیا
یہ ابر و لبِ کشت، وہ کُہسار، یہ دریا
فردوس سے، کچھ کم نہیں، یہ خطّۂ ناسوت
اے ساحرِ لاہوت!

AsliAhleSunnet.com

اس دور میں، کیا ہیں ترے حالات کم و بیش؟
ہو گا، ترا ہر اک نفس، آلودۂ صد نیش
ہے مائدۂ دہر پہ، انجیر نہ شہتوت
اے ساحرِ لاہوت!
گو، دلکش و نوخیز، یہ دنیائے حسیں ہے
پھر بھی، جو اسے دیکھیے، آباد نہیں ہے
آئینہ بھی حیرت میں ہے، نرگس بھی ہے مبہوت
اے ساحرِ لاہوت!
کیوں، محفلِ امروز، چراغوں سے ہے بیزار؟
کیوں، فصلِ بہاراں میں سُلگتے ہیں سمن زار؟
انسان ہے، انساں کے لیے فتنۂ ہاروت
اے ساحرِ لاہوت!
پیمانۂ خورشید پہ ہے، مُہرِ سیاہی
صاحب نظری، شیوۂ افسُردہ نگاہی
ہیں دوش پہ، کارآگہی و فکر کے تابوت
اے ساحرِ لاہوت!

AsliAhleSunnet.com

مفلوج ہے قرنوں سے، دل اس کا، نظر اس کی
بے مایہ ہے، دنیا میں، شب اسکی، سحر اسکی
کنکر سے بھی کم مایہ ہے، یہ دانۂ یاقوت
اے ساحرِ لاہوت!

اس خوابِ ازل کی نہیں تعبیر، یہ مومن
ہر ایک سفینے میں ہے، طوفاں متمکّن
پیدا تو کریں، آج کے یونس، دہنِ حوت
اے ساحرِ لاہوت!

اربابِ سیاست کی تمنّا ہی بر آئی
انسان کو لے ڈوبی، تمدّن کی خدائی
تجھ سے بھی غضب ناک ہیں، انسان کے کرتوت
اے ساحرِ لاہوت!

آزرؔ کی، براہیمؑ نے کی پشت پناہی
فرعونؔ کے حق میں ہوئی، موسیٰؑ کی گواہی
اب تجھ سے گلہ مند نہیں، عالمِ ناسوت
اے ساحرِ لاہوت!

AsliAhleSunnet.com

صیدِ زبوں

گُل زار میں، مرغانِ خوش آواز ہیں خورسند
صحرا میں، غزالانِ طرب گام بھی آزاد
پابند ہیں مہتاب، نہ خورشید نہ انجم
فطرت کے، ہیں یہ جلوۂ بے نام بھی آزاد
دل گیر ہے ناقوس، نہ غمگیں ہے کلیسا
اصنام بھی، اور صاحبِ اصنام بھی آزاد
ظلمت بھی ہے مسرور، اجالے بھی ہیں شاداں
جس طور سے تھے، ہیں سحر و شام بھی آزاد
دنیا کا ہر افسانہ ہے، شرمندۂ تکمیل
آغاز بھی آزاد ہے، انجام بھی آزاد
لیکن۔ ہے جہاں میں، یہی پابستۂ و مجبور
اے کاش! جو ہوتا مرا "اسلام"، بھی آزاد

۱۹۴۶ء

AsliAhleSunnet.com

انتباہ

مذاقِ طبع کو، کب تک ترے، رہے گا پسند؟
یہ دورِ بادۂ رنگیں، کبابِ نیم برشت
شہیدِ دلبریِ حسنِ عربدہ انگیز!
زمانہ دیکھ رہا ہے تری طبیعتِ زشت
یہ راز، صاحبِ ہمت پہ ہو چکا ہے فاش
ہے تیغِ تیز کے شعلوں میں، نعمتوں کی بہشت
جو اٹھ چکا ہے قدم، اب وہ رک نہیں سکتا
نگاہِ مردِ جری میں نہ سنگِ راہ، نہ خشت
ترا مقام ہے آگے، کہیں قیام نہ کر
حرم ہو، در ہو، کلیسا ہو، دیر ہو کہ کنشت
ترے ہی عزم کی تصویر کے، ہیں یہ دو رُخ
جلالِ شعلۂ طبع و جمالِ برقِ سرشت
تو، اپنے حاصلِ محنت کی فکر کر دہقاں!
کہ برقِ دیر سے لہرا رہی ہے بر سرِ کشت

۱۹۴۶ء

AsliAhleSunnet.com

قرطاسِ اسوَد

سازِ دباطِ مصطفوی ہے اسی کی دین
ملّت کی رُوح، خیرِ اُمم سے نکال دو

اچھا ہے، ایسے لوح و قلم کے فقیر کو
دولت سرائے لوح و قلم سے نکال دو

ہے اس کے دم سے، دینِ حنیفی کی آگ تیز
اس شعلہ دم کو، بزمِ صنم سے نکال دو

یہ نام ہے، ہمارے تمدّن پہ داغِ ننگ
اس کو جوارِ قیصر و جم سے نکال دو

ہے اس کو، اپنے بازوِ خیبر شکن پہ ناز
جوہر، اب اس کی تیغِ دو دم سے نکال دو

AsliAhleSunnet.com

اس کی رگوں سے کھینچ لو، زندہ لہو تمام
تیور سب، اس کے طبل و علم سے نکال دو

قامت پہ اس کے، نصب کرو موت کی صلیب
مردِ خدا کو، بیتِ صنم سے نکال دو

مقسوم اس کا ہیں، وہی ہجرت کے صبح و شام
اس کو، خود اسکے کاخ و حرم سے نکال دو

اس کا مقام، وقت کا دوزخ ہے، تم اسے
اب، سائبانِ ابرِ کرم سے نکال دو

دیکھو! جھلس دو اس کی بنائی ہوئی بہشت
مؤمن کو، صحنِ باغِ ارم سے نکال دو

جبتک، وجودِ حق سے نہ ہو یہ زمین پاک
لفظِ خوشی، صحیفۂ غم سے نکال دو

AsliAhleSunnet.com

دُھندلا نہ کردے خود یہ تمھیں، اسکے عکس کو
آئینۂ وجود و عدم سے نکال دو

ہے اس کی ذات، کشمکش افزائے خیر و شر
اس کو سوادِ تاج و حشم سے نکال دو

فرمان ہے مرا، کہ اس امکاں شکار کو
دہلیزِ خاک و آتش و نم سے نکال دو

اس "قوتِ متیں" کا، ضروری ہے سدِّ باب
اسلام کو، نواحِ عجم سے نکال دو

•

صفاتِ ذاتی و خُلقِ حمید پیدا کر
حیات کا کوئی طرزِ جدید پیدا کر

❁

AsliAhleSunnet.com

میراثِ مؤمن

پابندیِ تقدیر نہیں شیوۂ مؤمن
تدبیر سے، اس کی حدِ تقدیر ملی ہے

یہ ذرّہ ہے، آئینۂ خورشید و کواکب
اس خاک کو خاصیّتِ اکسیر ملی ہے

قرآن، عطا اس کو ہوا ہے خرد افروز
الحاد شکن، قوتِ تکبیر ملی ہے

ایمان، ملا ہے اسے، زور آور و بیباک
تلوار، جہاں دار و جہاں گیر ملی ہے

اربابِ صنم خانہ، بہ حیرت نگراں ہیں
اسلام کو وہ سطوتِ تعمیر ملی ہے

۱۹۵۰ء

AsliAhleSunnet.com

یزداںؒ، جبریلؑ، اہرمنؒ

یزداں :

جبریل ! یہ ہنگامہ ہے بالائے زمیں کیا
قندیل دھواں دیتی ہے کیوں بزمِ فنا کی ؟
بخشی تھی جسے ہم نے، زمینوں کی خلافت
کچھ کہہ تو، ہے کس حال میں وہ آدمِ خاکی ؟

جبریل :

کیا واسطہ اب، سلسلۂ شام و سحر سے
مدت ہوئی، آئے ہوئے دنیا کے سفر سے
وہ رنگ ہوں، باقی جو نہیں لالۂ و گل پر
وہ جلوہ ہوں، جو روٹھ گیا ذوقِ نظر سے

AsliAhleSunnet.com

گہوارۂ الہام نہیں اب، مرے انفاس
میں وہ صدفستاں ہوں، جو خالی ہے گہر سے
اب، شامِ حرا بھی، مرے تاروں کو نہیں یاد
مشرق مرا، محروم ہے طیبہ کی سحر سے

کیسے کہوں، اس دور میں کیا حال ہے اس کا
واقف نہیں میں، آدمِ خاکی کے ہنر سے
اس بات کو پوچھ اس سے، کہ یہ نکتہ نہ ہوگا
پوشیدہ کچھ، ابلیس کی بیتاب نظر سے

اہرمن :——————

خاموش رہوں میں، تو منافی ہے ادب کے
بولوں، تو ٹھہرتا ہوں عقوبت کا سزاوار
ہر چند، مرا منصبِ ذاتی یہ نہیں ہے
پوچھا ہے مگر تو نے، تو لازم بھی ہے اظہار

کیا تجھ سے کہوں، آدمِ خاکی کی، میں روداد
کانپ اٹھتی ہے، میری روشِ جرأتِ گفتار
ٹوٹا نہ فسوں، اس کی زبونیِ خرد کا
یہ شوخ کرن ہے، ابھی شبنم میں گرفتار

AsliAhleSunnet.com

یہ خام و زبوں جنس، نہیں اب کسی قابل
سنتا ہوں، کہ اس جنس کا تو بھی ہے خریدار
ہے بند حُبابوں میں، حقیقت کا یہ طوفاں
نَے رفعتِ کردار ہے، نَے جرأتِ گفتار
بُت بن کے ہوں میں اسکے عقائد کے حرم میں
پھر بھی یہ نہیں، میری سیاست سے خبردار
چاہوں تو، اسے کعبے کی گردن پہ جھکا دوں
مومن ہے ترا، آج مرے ہاتھ کی تلوار
صدیوں سے ہے ٹھہری ہوئی، خود اسکے بدن میں
وہ رُوح، نہیں ہے جو ابھی خواب سے بیدار
یہ سوزِ خود افروز کی دولت سے ہے محروم
ہے اس کی ہر اک صبح، اندھیروں سے گرانبار
لطفِ نگہِ غیر پہ قانع ہے، ازل سے
یہ ذلّتِ محکومیِ جاوید کا شہ کار
زرخیز، مگر کر نہ سکا، خاکِ چمن کو
وہ جس نے کیا آتشِ نمرُود کو گُل زار

AsliAhleSunnet.com

تھرّاتے ہیں، طوفانِ پُر آشوب سے اس کے
کاشانۂ تقدیرِ اُمم کے در و دیوار
کیا! تیرا خلیفہ ہے یہی بندۂ بے ذوق؟
تجھ سے بھی، ترے امر و نواہی سے بھی بیزار

تو دیکھ چکا، جذبۂ تخلیق کا انجام
خورشید سے کہہ دے کہ ہو مغرب سے نمودار

۱۹۵۴ء

•

کون آخر، یہ بخطِ رائگانی لکھ گیا
میری پیشانی پہ، حرفِ نکتہ دانی اے خدا!

شکریہ تیرا، کہ دی وہ خوش دلانہ آگہی
شعر کہتے، کٹ گئی کُل زندگانی اے خدا!

ہے تری حرف آفرینی سے، فضا بھی باہُنر
ورنہ کیا اس کی زباں، کیا خوش بیانی اے خدا!

ﭤ

AsliAhleSunnet.com

خدا کے حضور میں

ابلیس :

یہ غم آلودہ و مایوس نگاہیں کیسی ؟
خالقِ کُل ! ترے ہونٹوں پہ یہ آہیں کیسی ؟
کھا گیا تجھ کو، مگر، حضرتِ انسان کا سوگ
یعنی، غم خانۂ ناسوت کا بڑھتا ہوا روگ
یاد ہوگی تجھے، جنّت کی وہ نکھری ہوئی رات
تو نے ٹھکرائی تھی جب، خادمِ دیرینہ کی بات
چور، زخموں سے ہے، گو، رُوحِ گلہ مند مری
شکر ہے، "چشمِ جہاں بیں تو نہیں بند مری

AsliAhleSunnet.com

کچھ مناسب نہ تھا، آدم کا سرِ خاک نزول
تو، ادھر کر نہ سکا، اپنی توجہ مبذول
سچ تو یہ ہے، کہ خلافت کا سزاوار نہ تھا
یہ ترے لطف و عنایت کا سزاوار نہ تھا
اپنے ہی "طور" کا صیّاد ہے، تیرا یہ "کلیم"
میں ہی کیوں موردِ الزام ہوں، اے ربِّ کریم!
آہ! یہ سایۂ فردا، یہ سرابِ امروز
یہ کفِ خاک ہے، مجھ سے بھی زیادہ پُرسوز

خون ہی خون ہے، بھیگی ہوئی برساتوں میں
زہر ہی زہر سیاہی کا، جواں راتوں میں
زنگ میں ڈوب گیا، آئنۂ قلب و نظر
اپنے سُورج سے گریزاں ہے، یہ دنیا کی سحر
مجھ کو، اک سجدۂ آدم بھی، گوارا نہ ہوا
اور، یہ بندوں کو خدا کہہ کے، موحّد ہی رہا
بُت گری اصل میں تھی، بُت شکنی بھی اس کی
ایک دھوکا تھی، نوائے ازلی بھی اس کی

AsliAhleSunnet.com

دین کے نام کو، بدنام کیا ہے اس نے
تیرے قرآن کا نیلام کیا ہے اس نے
اس کے جرموں پہ ہے، دستار و عمامہ کا غلاف
اس کے طوفان سے ہیں، کتنے سفینو نمیں شگاف
حور و جنّت کو لپکتی ہے، فقط اس کی کمند
پاسبانی ترے کعبے کی، کہاں اس کو پسند
پُر ہیں سامانِ تباہی سے، دُکانیں اس کی
کتنی بے سوز ہیں، خوش لحن اذانیں اس کی

کفر و عصیاں کے لیے، اس کا وجود ایندھن ہے
"ملّتِ ختمِ رسُل، شعلہ بہ پیراہن ہے"
یہ ہوا بن کے، چراغوں سے رہا گرمِ ستیز
اس کے آغوش میں پلتے رہے کتنے چنگیز
قصرِ توحید پہ ڈھائے ہیں ستم خود اس نے
سنگِ کعبہ سے، تراشے ہیں صنم، خود اس نے
گمرہی کو مری، خود اس نے دکھائے ہیں چراغ
میں نے، خود اس کے چراغوں سے جلائے ہیں چراغ

AsliAhleSunnet.com

بجھ چلے تھے، مری "رنگین سیاست" کے دیے
اس نے خود کوششیں کیں، میرے مقاصد کیلئے
غمِ دنیا سے فراغت نہیں، ہر چند مجھے
پھر بھی آدم نے دیا ذوقِ سکوں مند مجھے
اب، یہ جلوہ نہیں، تکلیفِ بصارت مجھ کو
ہر کہانی، نظر آتی ہے حقیقت مجھ کو
لطفِ منظر ہے، جہاں تک بھی نظر جاتی ہے
مجھ کو، زخموں سے بھی، پھولوں کی مہک آتی ہے

صبح کے بعد، ذرا سلسلۂ شام بھی دیکھ!
حُسنِ تخلیق کا، دنیا میں یہ انجام بھی دیکھ!
ہو چلی عام، زمانے میں، شریعت میری
اب نہیں محفلِ ہستی کو، ضرورت میری

۱۹۵۴ء

AsliAhleSunnet.com

دَولتِ بَرباد

خانہ آباد ہے ویرانی، دیکھ!
یہ تباہی کی غزلخوانی دیکھ!

اب، گریباں بھی نہیں ہاتھ تمہیں
عالمِ بے سروسامانی دیکھ!

زخمِ پہلو ہے غریبُ الوطنی
یہ بہارِ غمِ پنہانی دیکھ!

جو، پشیمانِ رفو ہو نہ سکا
چاکِ پیراہنِ انسانی دیکھ!

دیکھ! اربابِ تمدّن کی روش
یہ تصوّف کی تن آسانی دیکھ!

لُٹ گئی، عظمتِ ایمان و یقیں
سو گئی قوتِ ایمانی دیکھ!

جسم کپڑوں میں ہیں، ننگے ہیں ضمیر
یہ قبا پوشی و عُریانی دیکھ!

واعظِ قوم کے پیراہن میں
نہ رہی بوئے مسلمانی دیکھ!

نگہ و قلب کا افلاس، نہ پوچھ
عقل کا شیوۂ نادانی دیکھ!

جلوے محکوم، اندھیرے آزاد
یہ سیہ پوش درخشانی دیکھ!

درد کے ساز پہ تنہائی میں
آنسوؤں کی یہ خوش الحانی دیکھ!

خلوتِ ماہ و ثریّا کے مکیں!
اشکِ خونیں کی بھی تابانی دیکھ!

تجھ کو پندارِ خدائی کی قسم
اپنی دنیا کی یہ ویرانی دیکھ!

۱۹۵۵ء

AsliAhleSunnet.com

رَونقِ محفِل

نشانِ مہر، اُفق پر اُبھرتے آتے ہیں
چراغ، ذرّوں کی محفل میں جلتے جاتے ہیں
سحر، تراش چکی، روشنی کے افسانے
ہوئے ہیں مرثیہ خواں، کس قدر سیہ خانے

لگی ہوئی ہے نظر عرش کی، زمیں کیطرف
کہ سنگ ریزوں نے پایا زر و گہر کا شرف
نہا کے نور میں، نکھرے ہیں پھر ہمالۂ و طور
اندھیرے پھر ہیں دوزانو، تجلّیوں کے حضور

چھپا رہی تھی جسے، تیری کِلکِ نکتہ نگار
کیے بصیرتِ آدم نے فاش، وہ اسرار
یہ حرف و حکمتِ قرآں، یہ دانشِ جبریل
یہ رازِ سینۂ توریت و نکتۂ انجیل

AsliAhleSunnet.com

جہاں، فرشتوں میں جرأت کا شائبہ نہ رہا
یہ غم کا بارِ گراں لے کے، مسکرا اٹھا
گزر کے سائے کی منزل سے، روشنی میں گھرا
یہ آگ لینے گیا، اور رسُول ہو کے پھرا
فلکؔ کے سینے پہ اک آبلہ تھا، پھوٹ گیا
اٹھائی اس نے جو انگلی، تو چاند ٹوٹ گیا
حرا میں، سیّدِ عالم کے رُوپ میں اُترا
سوادِ دہر کو، پیغامِ جاوداں بخشا
اسی کی آگ میں تپ کر، حیات نکھری ہے
اسی کے نور سے، یہ چاندرات نکھری ہے
کتاب و دانش و دین و ہُنر، تمام اس کے
زرِ شفق ہو کہ سیمِ سحر، تمام اس کے
یہ بوے گُل کا مہکتا ہوا فسوں، اسکا
تحیّر اس کا، خرد اس کی، اور جنوں اسکا
اسی کی ضَو میں، مہ و مہر راہ چلتے ہیں
چراغ، اسی کے چراغ ہنر سے، جلتے ہیں
یہ چونکتی ہوئی، نیلؔ و فراتؔ کی آواز
یہ جھومتا ہوا ساغر، یہ جاگتا ہوا ساز

AsliAhleSunnet.com

یہ میکدے میں سبو، بوستاں میں پھُول بنا
کبھی یہ رند بنا، اور کبھی رسُول بنا
کبھی دماغ میں، خوشبوئے کشت و سبزۂ ویار
ہیں کتنے مہر جہاں تاب اور، اس کے پاس
مگر، نہیں ہے کوئی، آہ! اس کا رتبہ شناس
ہے کس کی ذات کا صدقہ، یہ نعمتوں کا جہاں؟
ملک فریب یہ حوریں، یہ دل رُبا غلماں
یہ کارخانۂ شمع و شرارہ، کیوں ہوتے؟
یہ کاروبارِ سپہر و ستارہ، کیوں ہوتے؟
بیانِ "احسنِ تقویم" کس کی خاطر ہے؟
یہ سلسبیل، یہ تسنیم، کس کی خاطر ہے؟
ہیں منتظر، تری ویران جنتیں، کس کی؟
ہیں تیری حوروں کے سینے میں دھڑکنیں کس کی؟
تری خلش بھی، پَلک سے پَلک ملا نہ سکی
یہ کس کے شوق میں، تجھ کو بھی نیند آ نہ سکی
بلائے گا کبھی پھر کیا، کسی کو حیلے سے؟
ملا تھا، کس سے تو، معراج کے وسیلے سے؟

AsliAhleSunnet.com

ازل کا بُتکدہ، جس کی ادا سے حیراں تھا
تجھے بھی اس کی خبر ہے، وہ ایک انساں تھا
گُلِ وجود کو، گلشن کیا، تو ہم نے کیا
فضائے دہر کو، روشن کیا، تو ہم نے کیا

نہ ہوتے ہم، تو بجھی رہتی محفلِ امروز
ترا چراغ، فرشتے جلاتے کتنے روز؟

۱۹۵۳ء

●

دلیلِ ہوش ہے، تیری حدیثِ بے تقلید
ہر ایک بات پہ، سو سو دلیل پیدا کر
خدا رسی تری، سمجھیں کچھ آسماں والے
وہاں بھی، صورتِ فرسنگ و میل پیدا کر

۱۹۴۶ء

❁

AsliAhleSunnet.com

سَاحَتِ فردوس میں

کی، مرے حالِ زبوں پر یہ عنایت تو نے
سیرِ فردوس کی، دی مجھ کو اجازت تو نے
دل کو فرحت، تو نگاہوں کو سکوں بخش دیا
روحِ افسُردہ کو، اندازِ جنوں بخش دیا
آرزو میری فراواں، ترے احسان بہت
خلد میں، میرے بہلنے کے ہیں سامان بہت
یہ حسیں قصر، یہ غلمان، یہ حوریں، یہ محل
کتنا دلکش ہے، ترا یہ صنمستانِ ازل
پوجنے کے لیے، بُت حسن و جوانی کے یہاں
کتنے موضوع ہیں، دلچسپ کہانی کے یہاں
چشمِ شہلا کی یہ صہبا، لبِ لعلیں کا یہ رس
عطرِ پیراہن و رنگِ بدن و بوئے نفس

AsliAhleSunnet.com

یہ مہکتی ہوئی زلفوں کے گھنیرے سائے
دیکھ لے رات، تو اس کو بھی پسینہ آئے
یہ نظر گاہِ بہارِ طرب و حجلۂ رنگ
یہ نواخانۂ لاہوت، یہ مستی، یہ ترنگ
یہ ہر اک گام پہ، یاقوت و زمرّد کے محل
مسکراتے ہوئے، تسنیم کی لہروں میں کنول
اُف، یہ بلّور کے ساغر میں نبیذِ تسنیم
یہ ارم خانۂ صد رنگ، یہ فردوسِ نعیم

لبِ کوثر، یہ سجائے ہوئے سونے کے سبو
مستیِ قدس بھی کرتی ہے یہیں آ کے وضو
بیل انگور کی، یہ خلد کی دیواروں پر
ابدی حسن ہے، مہکے ہوئے نظّاروں پر
نشّۂ رنگ ہے عنواں، جو اس افسانے کا
قطرہ قطرہ، شفق آلود ہے پیمانے کا
نخلِ طوبیٰ کی ہر اک شاخ ہے اک سروِ غزل
نغمۂ قدس سے لبریز ہے، یہ سازِ ازل

AsliAhleSunnet.com

جوشِ تقدیس کی صہبا میں، یہ ڈوبے ہوئے ہوش
ہائے! یہ قلقلِ مینا ہے، کہ آوازِ سروش
یہ سراپردۂ رنگینیِ انوارِ یقیں
چاندنی حدِ نظر تک ہے، مگر رات نہیں
فرصتِ سرخوشیِ عہدِ تمنّا ہے یہاں
اب، نظر میں بھی، فروغِ دلِ بینا ہی یہاں
ہو فضا کوئی، حوادث کے تہِ دام نہیں
یہ جہاں، رہ گزرِ گردشِ ایّام نہیں

جاوداں ہے، طربِ کیف کی یہ صبحِ حسیں
یہ تمناؤں کی وادی، یہ امنگوں کی زمیں
مسکراتی ہوئی یہ رات، یہ ہنستے ہوئے دن
تیرا ہر فیض، یہاں عام ہے یارب! لیکن
کیوں، بہ ایں موسمِ رنگیں بھی طبیعت ہے اداس
کیوں، مرے دل کو نہیں عیش کا مطلق احساس
رُوح، کیوں اس نئے ماحول میں گھبراتی ہے
کیوں، مجھے عالمِ ناسوت کی یاد آتی ہے

۱۹۵۶ء

AsliAhleSunnet.com

مسجودِ ملائک

پاش پاش، آئنۂ طلعتِ شبنم تو نہیں ؟
تھا جو "مسجودِ ملائک" یہ وہ آدم تو نہیں ؟

ہاں ! یہ آدم، یہی تخلیق کا منشورِ قدیم
نقشِ نیرنگیِ قدرت کا یہ شہ کارِ عظیم
یہ نہاں خانۂ فردوس میں، حکمت کا سُراغ
خلد میں، کوثر و تسنیم کی موجوں کا دماغ
خاتمِ مشتری و ماہ کا خوش رنگ نگیں
عظمتِ برزخ و لاہوت کی تابندہ جبیں
عرشِ اعلیٰ پہ، تدبّر کی پر افشانی میں
نور اس کا، ارم و خلد کی تابانی میں
حاملِ بارِ امانت تھا، وہ سِر تھے معلوم
جن سے، دنیائے ملائک بھی تھی یکسر محروم

AsliAhleSunnet.com

خیرِ اُمّت کا لقب اس کو، خلافت اس کی
سیّدِ ہر دو جہاں تھا، وہ جلالت اس کی
نظمِ عالم کو، گوارا تھی اسی کی تدبیر
مہر و مہ، ارض و سما، اسکی غلامی کے اسیر
مصر و بغداد کی نایاب کتابوں کا ورق
قرطبہ اور مراقش کی وہ رنگین شفق

ہاں! یہ آدم، یہی ہمسایۂ ابلیسِ پلید
اپنی حوّا کی فراموش نگاہی کا شہید
یہ حقیقت کا دھندلکا، یہ صداقت کا سراب
یہ طلسمِ ہُنر و دانش و ایمان و کتاب
ممبرِ فتنہ، یہ محرابِ تباہی و جمود
یہ کھنکتے ہوئے سکّوں کے لبوں کا ہے درود

اپنی بھٹکی ہوئی اُمّت کا، یہ گمراہ رسُول
یہ خیابانِ سمن زار میں، سُوکھا ہوا پھُول
مذہب و نسل و جماعت کا یہ بیرنگ سا روپ
حرص کی تپتی ہوئی ریت، زر و سیم کی دُھوپ
سر پہ اوڑھے ہوئے "تقویٰ و طہارت" کی کُلاہ
رُوح کے ساز میں، "محراب و مصلّیٰ" کی کراہ

AsliAhleSunnet.com

یہ دعاؤں کی تگ و تاز، یہ تسبیح کا رم
دفن ہے کتنی نگاہوں میں، تجلّی حرم
یہ "مناروں کی بلندی"، یہ "اذانوں کا نشیب"
یہ "مصلّی کی جفائیں"، یہ "مصلّا کا شکیب"
ذہن کو کھائے ہوئے، توبہ و تعویذ کا زنگ
دل میں اُترے ہوئے "توفیق و توکّل" کے خدنگ
"مومنِ کافر" و "ابراہیمِ اصنام تراش"
"واعظِ فاسق" و "پیغمبرِ بُوجہل قماش"
شرعِ چنگیز کا پیرو، یہ ہلاکو کا مُرید
یہ شیاطین کا قبلہ، یہ ہوا خواہِ یزید
مرمریں خوابوں کی جنّت میں، یہ دوزخ کا سفیر
دجلۂ و نیل کے دھوکے میں یہ قطرے کا اسیر
برف کے آئنہ خانے میں، یہ شعلے کا سنگھار
نسترن زاروں میں، بجلی کے شگوفوں کی بہار
مرگ و ماتم کا درا، قافلۂ زخم و خراش
دین و عصمت کا یہ تابُوت، اخوّت کی یہ لاش
یہ زر و سیم کی فریاد، خزف ریزوں کا راگ
پھُول کی بیوگی، کانٹوں کا درخشندہ سُہاگ

AsliAhleSunnet.com

خاکِ بے نور کا فانوس، یہ سُورج کا گہن
رات کی زرد قبا، صبح کی میّت کا کفن
شبِ بے نجم و قمر، منزلِ بے سمت و جہت
صدفِ بے گہر و جوہرِ بے اسم و صفت
شہِ بے تاج و کمر، مفلسِ بے فکرِ معاش
چشمِ بے نورِ یقیں، رہروِ بے ذوقِ تلاش
دلِ بے سوزِ جنوں، قیدیِ بے دام و قفس
لالۂ بے جگر و طوطیِ بے بانگ و نفس

عالمِ بے عمل و حاجیِ بے مکۂ و خیف
فاضلِ بے کتُب و غازیِ بے نیزۂ و سیف
فتنۂ بولہبی، خطرۂ بے شَیب و زوال
شعبۂ ابلہی و محکمۂ جنگ و جدال
سائلِ میوۂ و مَے، مائلِ حور و لبِ کشت
بیچ کھائے، اسے ہاتھ آئے جو کالائے بہشت

پاش پاش، آئنۂ طلعتِ شبنم تو نہیں؟
تھا جو مسجُودِ مَلائک، یہ وہ آدم تو نہیں؟

۱۹۵۱ء

AsliAhleSunnet.com

وزیرِ اعظم پاکستان کے نام

کیوں جذب تہِ ریگ ہوئی موجِ گہر ریز؟
خورشید ترے، کیوں ہوئے راتوں پہ رضامند ؟

اے مردِ خردمند!
مہتاب و کواکب، ہیں اسی خاک کی میراث
دریوزہ گری، عالمِ افلاک سے، تا چند؟

اے مردِ خردمند!
ہر صبح کا سرمایہ ہے، اک مہرِ جہاں تاب
کس طرح تو، بے سوز و تبِ عشق ہے خورسند؟

اے مردِ خردمند!
حاصل نہیں سوزِ ابدی، بے نفسِ گرم
شبنم، نہیں کر سکتی شعاعوں کو نظر بند

اے مردِ خردمند!

AsliAhleSunnet.com

بادل ہیں یہ وہ ، جن سے برستی ہے فقط آگ
آشوبِ ہلاکو سے ، یہ آشوب ہیں سہ چند
اے مردِ خردمند!
کتنے گل و نسرین، نہیں اس راز سے آگاہ
ہے کس کا لہو ، لالۂ صحرا کا حنابند
اے مردِ خردمند!
بے سوز ہوں ، سینے ، تو ہیں کردار بھی بے کار
بے لالۂ و گل ، باغ ہے ویرانے کے مانند
اے مردِ خردمند!
یہ تیرہ نہادانِ قبا پوش و خطا کوش
پیراہنِ آئینہ میں ہیں زنگ کے پیوند
اے مردِ خردمند!
یہ دشمنِ ایمان ہیں ، کفرانِ بصیرت
یہ بندۂ زر، جاہ و مناصب کے ہیں پابند
اے مردِ خردمند!
چھڑکی ہے ، انھیں آئنہ سازوں نے سیاہی
ہیں تیری فضائیں ، انھیں ذرّوں سے گلہ مند
اے مردِ خردمند!

AsliAhleSunnet.com

رندانِ قدح خوار پہ بھی، گاہے نظر کر
شاید، کہ یہی جامۂ ملّت کے ہوں پیوند
اے مردِ خردمند!
ممکن ہی نہیں یہ، کہ جگر تشنہ ہوں کانٹے
اور، پھولوں کے ہونٹوں پہ ہوں امواجِ شکر خند
اے مردِ خردمند!

۱۹۵۳ء

یہ لوگ، بتکدۂ عہدِ نو میں بیٹھے ہوئے

جو ہو چکا ہے شکستہ، وہ خواب دیکھتے ہیں
ادھورے نظریے، ناقص نصاب دیکھتے ہیں
شعور رکھتے نہیں، اور کتاب دیکھتے ہیں

غرورِ کم نظری کے جلو میں بیٹھے ہوئے

AsliAhleSunnet.com

خیرُ القرُونْ

جہاں میں زندگیِ مستقیم پیدا کر
قرونِ خیر کی شانِ قدیم پیدا کر

تری نظر ہو، عیارِ جمالِ دانش و دیں
نظر میں، حسنِ مذاقِ سلیم پیدا کر

شرارِ تیشۂ ماحول ہے، جمال طلب
جنوں کی ضرب سے، عقلِ حکیم پیدا کر

زمانہ، تجھ سے بغاوت کی چال چل نہ سکے
وہ زورِ دستِ عصائے کلیم پیدا کر

جہانِ کفر ہے، پھر معجزہ طلب تجھ سے
فلک پہ، پھر کوئی ماہِ دو نیم پیدا کر

۱۹۴۶ء

AsliAhleSunnet.com

خاتونِ اسلام کے نام

ہے تری نسوانیت کا بانکپن، شرم و حیا
رنگ بن کر، وقت کے سیمیں دریچوں پر نہ جھول
مانگتی ہے مغربی تہذیب سے تو روشنی
ظلمتِ شب سے نہیں ممکن، اُجالے کا حصُول
یہ کلب، یہ رقص گاہیں، یہ لبِ ساحل، یہ پارک
سارے چم خم ہیں یہ افرنگی تمدّن کے، فضول
عشق بے باک اور خود سر، حُسن عُریانی پسند
اس جنوں کی بھیڑ میں، تو اپنے دامن کو سمیٹ

AsliAhleSunnet.com

تو چراغِ خانہ تھی، اب رونقِ محفل ہوئی
دے کے گوہر، کر لیے تو نے خزف ریزے قبول
اس قدر ارزاں نہ کر خود کو، تو ہے ایسی متاع
سہل ہے جس کی طلب، دشوار ہے جس کا حصول
عفّت و ناموس کا گہوارہ ہے، تیرا وجود
تو ہے اک خاتونِ مشرق، اس حقیقت کو نہ بھول
تجھ سے ہے سازینۂ ہستی میں پیدا، زیر و بم
تجھ سے، فصلِ گل نے سیکھے! رنگ و نکہت کے اصول
اک تبسّم ہے ترا، روحِ نشاطِ آب و گل
تو ہو افسردہ، تو فطرت بھی نظر آئے ملول
ہے ترے دم سے، توازن میں نظامِ کائنات
تو اگر ہو مضطرب، کونین کی ہل جائے چول
سادگی و عفّت و ایثار کا پیکر ہے تو
تیرے دامن پر ہے انوارِ سعادت کا نزول
چشمِ حورانِ بہشتی کے لیے سرمہ بنی
کیا کہوں، کیا شے ہے تیرے نازنیں قدموں کی دھول

AsliAhleSunnet.com

تیرے ماتھے کا پسینہ ہے، کہ کوثر، سلسبیل
ہے بہارِ خلد و طوبیٰ، یا ترے آنچل کا پھول
پھوٹ نکلی، ایڑیوں کی ضرب سے، زمزم کی سوت
عرش سے پایا، دعاؤں نے تری، حُسنِ قبول
زینبؓ و مریمؑ، تری آغوش کے اُجلے کنول
رابعہ بصریؒ، تری تقدیس کے گلشن کا پھول
گود تیری، تربیت گاہِ جنیدؒ و بایزیدؒ
ہیں ترے فانوس کی شمعیں، پیمبر اور رسُول

اس حقیقت سے نہیں شاید ابھی آگاہ تو
تجھ میں کوئی عائشہؓ ہے، اور کوئی زہرا بتول

۱۹۶۴ء

AsliAhleSunnet.com

آدمِ یزداں صفات

جس نے عالم کو سکھایا شیوۂ امن و ثبات
جس نے سینوں میں بھرا، احساسِ تعمیرِ حیات
کشتِ اقوام و اُمم کو، جس نے بخشی تازگی
ٹھوکروں سے جس کی، پھوٹے دجلہ و نیل و فرات
تھا فروغِ دو جہاں، جس کی نگاہوں کا جمال
مانگتی تھی چاندنی جس سے، خداخانوں کی رات
جس نے پہنائی شبوں کو، چاند تاروں کی کلاہ
جس کے سُورج نے سحر کو دی اُجالے کی زکات

AsliAhleSunnet.com

دھڑکنیں تھیں جس کے دل کی، موجِ کوثر کا سرود
جس کے سانسوں میں تھا پنہاں، ارتعاشِ کائنات
جس کی پلکوں کا تھا سایہ، صبحِ اسرارِ علوم
جس کے لب کا تھے وظیفہ، دین و دانش کے نکات
جس کے دامن میں، شرارے آ کے بنجاتے تھے پھول
آ گئے تھے راس جس کو، زندگی کے حادثات
دھول تھا تلوؤں کی جس کے، کفر کا جھوٹا وقار
جس کے ابرو کی شکن تھی، فاتحِ لات و منات
جس کے جذبوں کی تھی شوخی "غزوۂ بدر و حنین"
حوصلوں کا جس کے، چم خم تھے، اُحد کے واقعات
بسترِ سنجاب تھی، جس کے لیے تپتی سی ریت
تھی جہادِ زندگانی کا مرقع، جس کی ذات
جو، خود اپنے خون میں ڈوبا رہا، مثلِ حسینؑ
جس کا ہر اک سانس تھا، صد کربلا زارِ حیات
پیچھے پیچھے جس کے، چلتا تھا فرشتوں کا گروہ
تھا وجودِ پاک جس کا، باقیاتُ الصالحات

AsliAhleSunnet.com

دہر میں، جس نے کیا رائج اخوت کا نظام
جانبِ دشمن بڑھائے دوستی کو، جس نے ہات
جس نے ہر کج رو تمدن کو، دکھایا راستا
جس نے ہر تہذیب کو بخشے، کریمانہ صفات
دی جہاں کو، جس نے اخلاق و صداقت کی نوید
جس نے رد فرمائے، کفر و سرکشی کے داعیات
رفعتوں نے جس کی پھینکا، سدرۂ وطوبیٰ پہ دام
جس کی فکرِ نکتہ پرور تھی، کلیدِ شش جہات
جس کی شانِ فقر تھی، پروردگارِ آب و گِل
جس کی وضعِ بندگی تھی، کردگارِ ممکنات

یہ جہانِ نور و ظلمت، منتظر ہے دیر سے
کب اٹھے گا خواب سے، وہ آدمِ یزداں صفات؟

۱۹۶۷ء

AsliAhleSunnet.com

ماہ جنوری

جنوری کا خنک و سرد مہینا آیا
برف میں ڈوب کے، جھونکا وہ ہوا کا، آیا
یہ تری گرمیِ اعصاب، کہیں چھین نہ لے
غافل اب ہوش میں آ! موسمِ سرما آیا
تجھ میں، موسم کی طرح کیوں ہے جمودِ بے کیف
دھوپ بن کر، یہی اٹھنے کا زمانہ آیا
ہے ہر اک شے میں، بہ تدریج ترقی کا ظہور
کبھی تجھ کو بھی یہ لہر آئی، یہ نشّا آیا
غفلتِ غیر پہ، بے ساختہ جاتی ہے نظر
ہاں! نہ آیا، تو تجھے ہوش کچھ اپنا، آیا
زندگی، کشمکشِ یاس کے طوفان میں ہے
کب، سفینہ طرفِ ساحلِ دریا آیا

AsliAhleSunnet.com

قحطِ دیرینہ کے شعلوں کی لپک ہے ہر سو
تیرے کھیتوں پہ کبھی، ابرِ ہمالہ آیا ؟
قابلِ رحم ہے، یہ کام و دہن کی خشکی
تیرے حصّے میں تو، ساغر کا فضالا آیا

حِس تری مردہ ہے، بیدار نہیں تیرا شعور
تجھ کو حاصل نہیں، کچھ اپنی حقیقت پہ عبُور
مئے بے نشّہ ہے تو، پوستِ بے مغز ہے تو
تیری فطرت میں، ودیعت نہیں کچھ جوشِ نمو
لغو ہے تیرے لیے، فکرِ مفادِ قومی
تیرا مینا، مئے تہذیب سے یکسر ہے تہی
تیرے اخلاق کا معیار ہے، پست اور ذلیل
تیری ہر بات ہے، پروردۂ رای و تاویل
ایک موہوم خوشی سے، طرب اندوز ہے تو
جامِ فردا میں ہے جو، وہ مئے امروز ہے تو
تیرے افکار، حقیقت سے ہم آہنگ نہیں
قدسی الاصل نہیں، اصل کے ہم رنگ نہیں
بادۂ ہوش کا، تجھ میں کوئی قاسم ہی نہیں
ساقیِ میکدہ سے، تیرے مراسم ہی نہیں

AsliAhleSunnet.com

اک نشیمن کی، جو بلبل ہے چمن میں معمار
شاخ پر، برق و شرر کے بھی ہیں کچھ گھر تیار
اس خرابی کو ذرا دیکھ! کہ جو کچھ بھی ہے
رخت بر دوشِ تبہ کاری و بربادی ہے
اور، آئندہ سدھرنے کے بھی سامان نہیں
مجھ کو تو، وہم یہ ہوتا ہے، تو انسان نہیں
ورنہ، بے مائگیِ جوشِ دروں، کیا معنی!
اے فضا! ورنہ یہ غفلت کا جنوں کیا معنی!

۱۹۴۹ء

•

دھوپ کھاتے ہوئے، معصوم خیالوں کے کنول
پھول تہذیب و روایات کے، کمھلائے ہوئے
سست ہر موڑ پہ، تحریکِ عمل کی رفتار
تیز ہر گام پہ، تخریبِ جنوں کی کوشش
اپنے ماحول سے، بیزار سی، دانش گاہیں
اپنے ماحول سے، اکتائے سے اربابِ نظر

AsliAhleSunnet.com

اے شاعرِ امروز!

شمعِ رُخِ فطرت ہے تو، یہ شمع جلا کر
اشعار کو، سوزِ نگہِ فکر عطا کر

کب تک تری دنیا میں، یہ افسردہ شب و روز
اے شاعرِ امروز!

بے سوزِ دروں، شمعِ نظر جل نہیں سکتی
انفاس میں، فطرت کی نوا ڈھل نہیں سکتی

احساس کو کر، شعلہ صفت، روشن و پُرسوز
اے شاعرِ امروز!

AsliAhleSunnet.com

فردوسِ تصور نہیں، سرو و گُل و لالہ
کردے غمِ دل کو، غمِ دوراں کے حوالہ
درآتشِ رنجِ دگراں، سوختن آموز
اے شاعرِ امروز!

سرمایۂ فن، فکر کا خمیازہ نہیں ہے
کچھ آج بھی، ایمانِ سخن تازہ نہیں ہے
وہ نالۂ دل گیر ہے، یا آہِ جگر دوز
اے شاعرِ امروز!

یہ رسمِ نظربازی و آوارہ دلی کیا؟
الہام ہے جب شعر، تو یہ کم نفسی کیا؟
بے نور و غلط بیں ہے، تری چشمِ کم افروز
اے شاعرِ امروز!

حاصل نہ ہو، صاحب نظری جس سے، وہ فن کیا
تخئیل میں رفعت جو نہ ہو لطفِ سخن کیا
از فکرِ رسا، جرأتِ پرواز بیاموز
اے شاعرِ امروز!

AsliAhleSunnet.com

کر، شعر میں پیدا، تپش و جذب کی تاثیر
جوہر سے ہے محروم، تو ہے کُند وہ شمشیر
انفاس کو دے، روشنیِ جذب و تپ و سوز
اے شاعرِ امروز!

تیری خردِ خام، جنوں پیشہ نہیں ہے
امروز ترا، صاحبِ اندیشہ نہیں ہے
تو محرمِ فردا ہے، نہ آسودۂ دیروز
اے شاعرِ امروز!

ہر نقش تصور کا ہے، صورت گرِ الحاد
قلب و نگہہ و فکر کی یہ دولتِ برباد
افسردہ ہے کیوں، آج، ترا سوزِ خود افروز؟
اے شاعرِ امروز!

یہ فکرِ زبوں حوصلہ و طبعِ زیاں کوش
گرمی بھی ہے اس روح کی، اک شعلۂ خاموش
جو روح نہیں، سوزِ خودی سے تپش اندوز
اے شاعرِ امروز!

AsliAhleSunnet.com

سرمائگیِ عقل، عبارت ہے جنوں سے
زندہ ہے چمن، لالۂ خونیں کے فسوں سے
قائم رہے احساس میں، جوشِ تپش و سوز
اے شاعرِ امروز!

تقدیرِ سبو، تشنہ لبی ہو نہیں سکتی
تدبیرِ سحر، تیرہ شبی ہو نہیں سکتی
از سوزِ نفس، شمعِ وفا باز بیفروز
اے شاعرِ امروز!

کیوں ہے تجھے، ذوقِ نظر و نقد سے پرخاش
کرتا ہے یہ فن، تیری نگاہوں پہ تجھے فاش
دامانِ صبا میں، یہ تری غنچگی، کے روز؟
اے شاعرِ امروز!

ویرانۂ افکار کو، فردوسِ نظر کر
"فطرت کا اشارہ ہے کہ ہر شب کو سحر کر"
یہ عالمِ افکار نہ رہ جائے سیہ روز
اے شاعرِ امروز!

۱۹۵۴ء

AsliAhleSunnet.com

متاعِ رُسوائی

میں نے چاہا تھا، کہ بازار میں رسوائی کے
آج پاکیزگیِ لوح و قلم تو نہ بکے
سرِ بازار نہ ہو قلب و نظر کا نیلام
اس طرح ہوش و بصیرت کا بھرم تو نہ بکے
چاک در چاک نہ ہو، میرے رسولوں کی قبا
کوچہ در کوچہ، یہ ناموسِ اُمم تو نہ بکے

میری آنکھوں نے اسی بزم میں دیکھا لیکن
کتنے خوابوں کو، حقیقت کی تجارت کرتے
ہر جگہ مجھ کو ملے ہیں، یہی اربابِ خرد
ننگ و ناموسِ بصیرت کی تجارت کرتے
گزرے بازار سے، صاحب نظرانِ محفل
فکر و تخئیل کی عظمت کی تجارت کرتے
انتہا یہ ہے، کہ آئینوں کو میں نے پایا
اپنے جوہر کی لطافت کی تجارت کرتے

AsliAhleSunnet.com

کچھ نہ باقی رہا، تہذیبِ جنوں کی خاطر
جیبُ دامن بکے، پیراہن و دستار بکے
آدمیّت ہے، کہ جنسِ سرِ بازار کوئی
لوگ، سَو بار خریدے گیے، سَو بار بکے
پاؤں میں، عیشِ غلامی کی چمکتی زنجیر
یوں بھی، آزاد تمدّن کے پرستار بکے
پھر بھی، خالی ہی رہا، ذہن و نظر کا کشکول
فن کے آثار بکے، فکر کے شہکار بکے
برسرِ بزم ہوا، غالبؔ و اقبالؔ کا مول
اپنے ہی فن کی دکانوں میں یہ فنکار بکے

کیا کہوں میں، ادب و فن کی گزرگاہوں میں
کتنے پاکیزہ خیالات کا نیلام ہوا
وقت نے چھین لی، احساس کے ماتھے کی شکن
گرمیِ شعلۂ جذبات کا نیلام ہوا
پی گئی سختیِ حالات، قلم کی شبنم
ساقی و جام و خرابات کا نیلام ہوا
ابدیّت نہ رہی، فن کی حسیں قدروں کی
عشق و مستی کی روایات کا نیلام ہوا

۱۹۶۳ء

AsliAhleSunnet.com

دُنیا

شاداب و خنک، برنگِ شبنم
انسان کی کلفتوں کا مرہم
دوشیزۂ آرزو کا آنچل
رقّاصۂ زندگی کی چھاگل

تخئیلِ جمیلِ شاعرانہ
تصویرِ تراشِ آزرانہ

زخمہ زنِ سازِ کامرانی
رامش گرِ نغمۂ جوانی

موضوعِ شراب و شعر و ساقی
عشق اور جنوں کا سوزِ باقی

فردوس کی نکہتِ پریدہ
کوثر کی شرابِ ناچشیدہ

احساس کی شبنمِ تپیدہ
اک گلشنِ برق آفریدہ

حوّا کی نگاہ کی طرح شوخ
آدم کے گناہ کی طرح شوخ

اک نشّۂ دائم و مکمل
اک، مستیِ پیہم و مسلسل

AsliAhleSunnet.com

چھوتی ہوئی دل کو، نرگسِ مست — رگ رگ میں، نشے کا تیر پیوست
فردوسِ خیال ہے یہ دُنیا — تکمیلِ جمال ہے یہ دُنیا

باایں ہمہ کیف و رنگ و مستی
اے مالکِ کاروبارِ ہستی!

دنیا یہ، مری نظر میں، لیکن — اک صبح ہے، تیرگی کی ضامن
ہوں روزِ ازل سے، میں خدایا — فریاد در گرہ، سپند آسا
کچھ، سوزِ فغاں کے پھول، چُن لے — دیوانے کی سرگزشت سُن لے
یارب! ترے اس جہاں کے اندر — راحت کے حرم ہیں، غم کے مندر
افراط ہے رنج، عیش کمتر — ہونٹوں کو، ہنسی نہیں میسّر
یہ درد کے سائے، گہرے گہرے — ہیں ضبط پر، آنسوؤں کے پہرے
برپا ہیں، ارم کدوں میں کہرام — فرمانِ قضا ہے زیست کے نام
یہ جھوٹی محبتوں کے دعوے — پانی ہے رگوں میں، خوں کے بدلے
زہراب کا شک ہے انگبیں پر — خنجر کا گماں ہے آستیں پر
مفلوج ہیں، دوستی کے بازو — یاروں میں نہیں خلوص کی بو
ہونٹوں پہ دُعا، دلوں میں کینہ — صد پارہ، وفا کا آبگینہ
بازو میں، عمل کی رَو، رُکی سی — سینوں میں، خودی کی ضَو، بُجھی سی
قندیلیں جنوں کی، بُجھ چکی ہیں — چنگاریاں، راکھ میں دَبی ہیں

AsliAhleSunnet.com

رومی ہے کوئی، نہ کوئی عطّار
یہ قلب و نظر میں دو نو بے کار

شرمندۂ رنجِ تازہ، انساں
حسرت کا ہے اک جنازہ، انساں

اندازِ سکوں سے آشنا کر!
اس ساز کو، محرمِ نوا کر!

معمورۂ آب و گل کے خالق!
اے عقل و جنونِ دل کے خالق!

آوازۂ مرگِ ناگہاں ہے
شہ کار ترا، یہی جہاں ہے؟

مانا، کہ بہت حسیں ہے دُنیا
رہنے کی جگہ نہیں ہے دُنیا

۱۹۵۶ء

•

کیوں، بہ ایں دعویِ ہمہ دانی
آدمی ہے شہیدِ بُوالعجبی

خالقِ کُل! تری دُہائی ہے
زندگی ہے حریمِ بُولہبی

❊

AsliAhleSunnet.com

دَورِ کم آگہی

یہ صید گاہِ فکر و نظر، مقتلِ سخن
زخموں سے چور چور ہے، پندارِ فکر و فن
چبھتے ہوئے حواس میں، ناقدریوں کے تیر
یہ بیچنے ہوئے، ادب و شعر کے ضمیر
جذبوں کی رَو، سمیٹے ہوئے زندگی کے غم
اپنی ہی موجِ خوں میں، یہ ڈوبے ہوئے قلم
تیرِ جنوں، خرد کی کماں پر چڑھا ہوا
احساس و آگہی کا گریباں پھٹا ہوا
یہ بے چراغ، علم و بصیرت کی انجمن
یہ شب گزیدہ، روشنیِ طبع کی کرن
بجھتے ہوئے سے، دیدہ وری کے یہ خط و خال
تُلتے ہوئے غبار میں، شہپارۂ خیال
یہ سرنگوں، لطافتِ وجدان کے صنم
ڈوبی ہوئی فغاں میں یہ محرابِ کیف و کم

AsliAhleSunnet.com

غلطیدہ خاک میں، نگہ و فکر کا وقار
سائے میں شاخِ گل کے، سلگتی ہوئی بہار
یہ شہر شہرِ عام، زیاں کاریِ ادب
بڑھتی ہوئی، یہ پستیِ معیار کی طلب
رشتہ بہ پا، یہ فکر کی قدروں کا ارتقا
یہ طوق در گلو، ادب و فن کے دیوتا
یہ آگہی کا قحط، یہ ذوقِ نظر کا کال
ملتا ہے وقت، جہل کے رُخسار پر گلال
حالات، ذہن و فکر کا، رو کے ہوئے بہاؤ
ہیرے کی یہ دکان، یہ کنکر کا مول بھاؤ
یہ سر اٹھا کے، چلتے ہوئے جہل کے امام
بکتی ہوئی، متاعِ ہنر، کوڑیوں کے دام
نشے ہیں عیشِ کم نگہی کے، سبو سبو
سچائیاں ہیں خاک بہ سر، جھوٹ سرخرو
حسنِ صلاحیت پہ، نہ خوبیِ ذات پر
نظریں ہیں، آدمی کے طلائی صفات پر
رکھتے نہیں ہیں ظرف، حریفانِ انجمن
لے لے کہیں نہ جان، یہ ماحول کی گھٹن

AsliAhleSunnet.com

رگ رگ سے آج پھوٹ پڑی ہے، لہو کی سوت
یہ کارگاہِ زیست ہے، دانشوروں کی موت
فانوس گل، شعور کے آئینے پاش پاش
آنکھوں سے جھانکتی ہوئی، احساس کی خراش
زخمی بصیرتیں، یہ سسکتے ہوئے یقیں
ڈوبے ہوئے لہو میں، خدایانِ انگبیں
پابندیاں ہیں سوچ پہ، پہرے شعور پر
بیٹھی ہے گرد، آئنۂ رنگ و نور پر
پوچھو نہ ہم سے، ہم نفسو! راہ و رسمِ شہر
تحسینِ ناشناس کا پینا پڑا ہے زہر
فن کی ریاضتوں کا، یہاں کچھ صلا نہیں
پھرتے ہیں میرؔ خوار، کوئی پوچھتا نہیں
یہ راستوں کی دھوپ، یہ جھلسے ہوئے قدم
اب سوچنا پڑا ہے، یہ اے شوخیِ قلم
عشوؤں میں آگہی کے، گرفتار کیوں ہوئے
ہم لوگ، ایسے دور میں، فنکار کیوں ہوئے

۱۹۶۳ء

AsliAhleSunnet.com

جشنِ غلامی

خوں چکاں ہیں فوّارے، شعلہ زن ہیں پیمانے
اُف! یہ رنگ و نکہت کے مرمریں بَلاخانے
باغ سے بیاباں تک، انقلاب بکھرے ہیں
خونِ بے گناہی سے، تخت و تاج نکھرے ہیں
پوجتے ہیں پیمانے، سوزِ تشنہ کامی کو
بھولتی نہیں دنیا، رنجِ ناتمامی کو
پھول بن کے، مہکی ہے، چوٹ کتنے سینوں کی
نیشتر ہے غربت کا، ہر شکن جبینوں کی
اُف! نسیم لوٹے گی، اس چمن سے، کیا لے کے
حاشیہ لہو کا ہے، ہر ورق پہ لالے کے
آہ! کن چراغوں نے، آندھیوں سے سازش کی
کن قمر نشینوں نے، رات کی پرستش کی
یہ غلام صبحوں کی، مستعار تابانی
ختم ہو نہیں سکتی، ذہن و دل کی ویرانی
بن سنور کے، نکلے ہیں، بُت سیاہ فامی کے
کن نگار خانوں میں، جشن ہیں غلامی کے؟

AsliAhleSunnet.com

مئوناتھ بھنجن - اکتوبر ۸۴ء کا
منظرنامہ

جو شاہیں تھے، کبوتر ہو گیے ہیں
ہوا کے ہاتھ، خنجر ہو گیے ہیں

وہ موسم ہے، کہ ہنستے بولتے شہر
اُداسی کا مقدّر ہو گیے ہیں

دھوئیں کی شام، شعلے کا سویرا
یہ کیا، لمحوں کے تیور ہو گیے ہیں

گھر آنگن، پیاس کے پہرے میں، لیکن
گلی، کوچے، سمندر ہو گیے ہیں

پشیماں ہیں، اُڑانیں بھرنے والے
شکستہ، سارے شہپر ہو گیے ہیں

AsliAhleSunnet.com

نشیمن ہیں، کہ افسوں گاہِ آشوب
پرندے، گھر سے بے گھر ہو گیے ہیں

جنھیں، سونپی گئی عقدہ کشائی
وہ ناخن، بڑھ کے نشتر ہو گیے ہیں

شفق چہروں پہ، لکھتا ہے لہو کون
کہ سب، زخموں کا محضر ہو گیے ہیں

چٹختی ہڈیاں، اُدھڑے ہوئے گوشت
عجب، ماحول و منظر ہو گیے ہیں

بدن پر، گہرے سنّاٹے کی چادر
نفس، سینے کے باہر ہو گیے ہیں

اب، ان آنکھوں کو، رکھ آؤں کہیں اور
مہکتے خواب، پتھر ہو گیے ہیں

AsliAhleSunnet.com

سُلگتے ہیں، کچھ آئینوں میں جوہرؔ
کچھ آئینے، مُکدّر ہو گیے ہیں

گُھٹی چیخوں میں، ڈوبی ہیں اذانیںؔ
صحیفے، خون میں تر ہو گیے ہیں

ہمکتے تھے جہاں، معصُوم بچّے
وہ گھر، نوحوں کا دفتر ہو گیے ہیں

یہی پیوند، اب سرمایہ اپنا
کسی مفلس کی چادر ہو گیے ہیں

نہیں ہمت، کہ چاکِ جسم دیکھیں
بہت، دیوار میں در ہو گیے ہیں

فضاؔ! ہم پر جو گزری ہے نہ پوچھو
ہزیمت خوردہ لشکر ہو گیے ہیں

AsliAhleSunnet.com

حجۃ الاسلام

علامہ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری کی رحلت پر

تو جہانِ علم و فن کا مہرِ عالم تاب تھا
بحرِ دانائی و حکمت کا دُرِ نایاب تھا
سازِ تقدیسِ اُلوہیت کا اک مضراب تھا
تو، دمِ حاضر جوابی، پارۂ سیماب تھا

منزلِ افکارِ ملت، جادۂ ذوقِ حدیث
تیری رگ رگ میں نہاں تھا شعلۂ شوقِ حدیث

AsliAhleSunnet.com

اہلِ ملّت کو، نشانِ جادۂ ملّت دیا
ہم تہی دستوں کو تو نے گوہرِ حکمت دیا
کفر کی آنکھوں کو تو نے سُرمۂ حیرت دیا
ہاتھ میں مسلم کے، تو نے پرچمِ رفعت دیا

عالمِ دیں تھا منوّر، تیری آب و تاب سے
ضو فشاں اک مہر تھا تو، مطلعِ پنجاب سے

تیرے دل میں موج زن تھا، جذبۂ لطفِ عمیم
تھی ترے انفاس میں، خُلق و مروّت کی شمیم
تیری باتوں میں تھی، گل زارِ سعادت کی نسیم
تو نے دکھلائی جہاں والوں کو، راہِ مستقیم

دہر میں، رازِ شریعت کو ہویدا کر دیا
دیدۂ کم بیں کو حق آگاہ و بینا کر دیا

AsliAhleSunnet.com

تو نے بخشی خاک کو، پروازِ بالِ جبرئیل
کر دیا تازہ، دلوں میں تو نے ایمانِ خلیل
تیری عظمت غیر فانی، تیری شوکت بے مثیل
تیری تعلیمات میں پوشیدہ گلبانگِ رحیل

کارواں، تیری نوائے گرم سے بیدار تھا
اک جہاں، تیرے مذاقِ فکر سے ہشیار تھا

محفلِ "تثلیث" میں ہیجان پیدا کر دیا
دہر میں، توحید کا سامان پیدا کر دیا
جذبۂ تحقیق میں طوفان پیدا کر دیا
ذہن میں تشکیک کے، ایقان پیدا کر دیا

تھی تری تعلیم، گل زارِ احادیثِ رسول
پھول تھا باغِ جہاں میں تو، مگر جنت کا پھول

AsliAhleSunnet.com

خاک کے ذرّوں کو تو نے روشنی تقسیم کی
ایک عالم کو، اصُولِ دین کی تعلیم کی
تیرے سینے میں، نوا تھی سازِ ابراہیم کی
تیری رگ رگ میں تھی مستی بادۂ تسلیم کی

تیرے لب کی جنبشوں سے گرم، تقدیرِ اُمم
جس کے صدقے، گردشِ افلاک کا ہر پیچ و خم

فلسفے کا سحر تھا، منطق کا یا اعجاز تھا
کچھ زبانِ خامہ کا تیری، عجب انداز تھا
تیری نظروں میں، بلاغت کا دریچہ باز تھا
نطق پر تیرے، کمالِ نطق کو سو ناز تھا

واقفِ اسرارِ ایمان و یقیں، تیری نظر
تیری شامِ زرفشاں تھی، حسنِ تمہیدِ سحر

AsliAhleSunnet.com

تھی تری ہستی، وجودِ رونقِ شام و پگاہ
سلسلہ تھا "جلوۂ فاراں" کا تا حدِّ نگاہ
بتکدے الحاد و بے دینی کے تھے، تجھ سے تباہ
کھول دی تو نے عجم میں غزنوی کی شاہراہ

برق کی زد پر، ہمیشہ تھا نشیمن کفر کا
قادیاں، تجھ سے شکستِ فاش کھاتا ہی رہا

لے کر اپنی رُوح میں، پھر ذوقِ سوز و ساز، آ
دامنِ دل میں سمیٹے، کائناتِ راز، آ
رونقِ اسلام ہے، پھر مائلِ پرواز، آ
دے رہا ہوں تجھ کو، کتنی دیر سے آواز، آ

تو کہ تھا شعلہ نفس، کیوں اس طرح خاموش ہے
کیوں، تری روشن نگاہی کی سحر روپوش ہے

۱۹۴۸ء

AsliAhleSunnet.com

گُلِ نغمہ

ترانے

شاخِ جاں اور یہ گُلِ نغمہ
جوشِ خمیازۂ بہار نہ پوچھ

AsliAhleSunnet.com

ترانہ جامعہ سلفیہ

(مرکزی دارالعلوم بنارس)

سحر کا پیرہن ہیں ہم، بہار کی ردا ہیں ہم
بدن پہ زندگی کے، رنگ و نور کی قبا ہیں ہم
چراغ کی طرح، سرِ دریچۂ وفا ہیں ہم

مغنّیِ حرم ہیں، بربطِ لب حرا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُول کے، طیورِ خوش نوا ہیں ہم

AsliAhleSunnet.com

کُھلیں گے رمز لوح کے، کہ اب قلم ہے سامنے
تمام حاصلِ حیات، بیش و کم ہے سامنے
ہر اک طرف سے، جلوۂ رُخِ حرم ہے سامنے
بنارس اب کہاں، رُخِ حرم کا آئنا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُولؐ کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

اسی کے خوشہ چیں ہیں ہم، ہمارا جامعہ ہے یہ
بلاغت و معانی و بیاں کا گل کدہ ہے یہ
عرب کے طرزِ فکر سے، عجم کا رابطہ ہے یہ
اسی کے لمسِ جاوداں سے، رُوحِ ارتقا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُول کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

نگاہ میں ہے عہدِ رفتہ، اب بھی حال کی طرح
سلف کا شیوہ سامنے ہے، اک مثال کی طرح
صنم کدے میں ہم نے دی، اذاں بلالؓ کی طرح
نفس ہیں جبرئیلؑ کا، بلالؓ کی ندا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُول کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

AsliAhleSunnet.com

کشودِ عقدۂ حیات، معتبر ہمیں سے ہے
شعورِ جستجوئے ذات، معتبر ہمیں سے ہے
تمام علمِ کائنات، معتبر ہمیں سے ہے
خلاصہ اصل میں، کتابِ کائنات کا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُولؐ کے، طیورِ خوش نوا ہیں ہم

سراغِ جادۂ عمل، حدیثِ مصطفےٰ ہمیں
اسی کا حرف حرف ہے، نشاطِ ماجرا ہمیں
نہیں قبول، اب کوئی پیام دوسرا ہمیں
اداشناسِ عظمتِ حدیثِ مصطفےٰ ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُول کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

یہ گاہوارہ، ظاہری و باطنی عُلوم کا
"مدینۃ السلف" ہمارے مشرقی عُلوم کا
یہ ایک تربیت کدہ ہے "مرکزی عُلوم" کا
اسی فضائے دلکشا میں آج پرکشا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُول کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

AsliAhleSunnet.com

یہ حرفِ برگزیدہ و شگفتہ، کس زباں کا ہے
یہ نقش، کس کی ندرت و لطافتِ بیاں کا ہے
یہی کلامِ حق، وظیفہ قلب و جسم و جاں کا ہے
خدا گواہ، بس اسی کے ذوق آشنا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُول کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

ورق ورق، بصیرتوں کی روشنی سجائیں گے
حرارتِ یقیں سے، پھر دلوں کو جگمگائیں گے
نظر کو، "درسِ اُسوۂ پیمبری" سکھائیں گے
نقیبِ فضل و دانش و صداقت و صفا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُول کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

خدا کرے، فضا یونہیں، یہ خواب جاگتے رہیں
یہ خوشبوئیں جواں رہیں، گلاب جاگتے رہیں
ہنر ورانِ سُنّت و کتاب جاگتے رہیں
چمن چمن، بشارتِ نسیم جاں فزا ہیں ہم
کہ گلشنِ رسُول کے طیورِ خوش نوا ہیں ہم

AsliAhleSunnet.com

ترانہ

جامعہ عالیہ عربیہ، مئوناتھ بھنجن یوپی

کلیوں کی تازگی ہیں، گلوں کا نکھار ہیں
کشتِ حرا پہ ابرِ کرم کی پھوار ہیں
صبحِ مدینہ کی شفقِ زرنگار ہیں
جاں بخش ہے، وہ موسمِ لیل و نہار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

ہم ہیں بیاض، سورۂ "والعصر" کیلئے
"والشمس" ہیں، وضاحتِ "والفجر" کیلئے
روشن اشاریہ ہیں، "شبِ قدر" کیلئے
ظلمت کدے میں، جلوۂ نصف النہار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

AsliAhleSunnet.com

توحید کے امین ہیں، سُنّت کے پاسباں
قرآن اور حدیث کی عظمت کے پاسباں
اللہ اور نبی کی ریاست کے پاسباں
سرمایۂ ازل ہیں، ابد کا وقار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

سو چاک، گو ہماری قبائے ہنر میں ہے
سودا حصُولِ علمِ شریعت کا، سر میں ہے
منظر، وہ درس گاہِ حرم کا، نظر میں ہے
صفحہ کشائے مصحفِ پروردگار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

تعویذِ قلب و روح ہیں قرآں کی آیتیں
دامن میں ہیں "بخاری و مسلم" کی نعمتیں
زیرِ گلو، حلاوتِ ایماں کی لذّتیں
ہر دور کے لیے، سندِ اعتبار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

AsliAhleSunnet.com

بازارِ علم میں ہیں، خریدار کی طرح
سر پر، خدا کا سایہ ہے، دستار کی طرح
ہیں قافلے میں، قافلہ سالار کی طرح
سردارِ دو جہاں کے عقیدت گزار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

نادانشوں کو دانش و حکمت سکھائیں گے
دنیا کو، کاروبارِ اخوّت سکھائیں گے
انسانیت کو درسِ بلاغت سکھائیں گے
مت جانیو ہمیں، کہ زرِ کم عیار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

خاکِ عرب سے، ربطِ عجم چاہیے ہمیں
سازِ خودی ہیں، سوزِ حرم چاہیے ہمیں
لکھنے کو، لوحِ جاں پہ، قلم چاہیے ہمیں
ہم روشنائیِ ورقِ روزگار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

AsliAhleSunnet.com

ہر قصر و در پہ ، کلمۂ وحدت رقم کرو
"حرفِ مبیں" کو ، زینتِ لوح و قلم کرو
آؤ! ہمارے ساتھ طوافِ حرم کرو
سرجادۂ خلیل کا مشکیں غبار ہیں
ہم لوگ ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

دستِ طلب میں ، سازِ عرب دے گیا ہے کون
اخلاف کو ، سلف کا ادب دے گیا ہے کون
کوثر بھرا یہ جامِ طرب دے گیا ہے کون
میخانۂ علوم کے بادہ گسار ہیں
ہم لوگ ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

ہیں خوش دماغ ، "دانشِ فیضِ اللّٰہی" سے ہم
سیراب ہیں ، نمِ ہنر و آگہی سے ہم
ہیں آفتاب پارہ ، یہ کس روشنی سے ہم
کس کی نظر میں ہیں ، کہ سحر در کنار ہیں
ہم لوگ ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

AsliAhleSunnet.com

ہے فخر ہم کو، اپنا مُربّی ہے عالیہ
منصورہ و بنارس و دلّی ہے عالیہ
"دارالسّلام و ندوۂ عِلمی" ہے عالیہ
اس کی فضا میں صدیوں سے ہم نغمہ بار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

اک تربیت گہِ ہنر و علم و فن ہے یہ
اے بے خبر! فضاؔ کا دیارِ سخن ہے یہ
ہم ہیں غزال اس کے، بہارِ ختن ہے یہ
جانِ ختن ہیں، جتنے یہاں نافہ دار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

دے تازگی دماغ کو، دل کو سرور دے
کچھ اور، روشنائیِ فکر و شعور دے
یارب! ہمیں تو عشق و بصیرت کا نور دے
اس انجمن میں، شمعِ شبِ انتظار ہیں
ہم لوگ، عالیہ کے چمن کی بہار ہیں

لہ حجۃ اللہ حضرت مولانا فیض اللہ مئوی رحمۃ اللہ علیہ - موسّس جامعہ عالیہ -

AsliAhleSunnet.com

ترانہ

جامعہ فاطمۃ الزہراء الاسلامیۃ للبنات مئو

محرابِ افق میں ہنستی ہوئی، خورشیدِ سحر کی پہلی کرن
سیّال شفق میں بھیگا ہوا، پس منظر و منظر کا دامن
یہ حُسنِ نظر کا آئینہ، یاقوت و گہر کا یہ خرمن
طوبیٰ کے غزالوں کا مسکن
یہ فاطمۃ الزہرا کا چمن

یہ رُشد و ہدایت کا مصدر، صدق اور صفا کا یہ مرکز
روشن ہے جمالِ عائشہ رضؓ سے، حمد اور ثنا کا یہ مرکز
سرچشمۂ علم و دانش ہے، تعلیم حرا کا یہ مرکز
یہ جامعۂ قرآن و سُنن
یہ فاطمۃ الزہرا کا چمن

AsliAhleSunnet.com

یکساں ہے، عجم سے تا بہ عرب، گُل زارِ شریعت کا موسم
ہے اپنی جوانی پر لوگو! توحید و رسالت کا موسم
سرسبز ہے لطفِ یزداں سے، علم اور بصیرت کا موسم
نزہت کدۂ مختارِ زمن
یہ فاطمۃ الزہرا کا چمن

کب ایسی دمک ہے موتی میں، کب ایسی چمک ہے تارے میں
بے رنگ خزف پارے بھی یہاں، ڈھل جاتے ہیں شہپارے میں
سچ پوچھو تو اے اربابِ نظر! ہوتی ہے اسی گہوارے میں
تربیتِ جاں، تہذیبِ بدن
یہ فاطمۃ الزہرا کا چمن

یہ کلّیۂ ایمان و یقین، دانش گہِ نبوی ہے گویا
ہر طالبہ اس کلّیے کی، اک رابعہ بصری ہے گویا
ہو اس کی سحر، یا شام اس کی، میزانِ تجلّی ہے گویا
یہ نورِ ہدایت کا خرمن
یہ فاطمۃ الزہرا کا چمن

AsliAhleSunnet.com

"اُنکارِ وَلی اللّٰہی" سے، گل بار ہے حکمت کا یہ چمن
قرآں کا شجر، سُنّت کا ثمر، دین اور صداقت کا یہ چمن
اللہ کرے، شاداب رہے، اس شہر میں جنّت کا یہ چمن
گہوارۂ علم و دانش و فن
یہ فاطمۃُ الزہرا کا چمن

•

یارانِ نجد! ان کی بصیرت ہے خام ابھی
دانش وروں کو، کوچۂ لیلا میں پھینک دو

اہلِ نظر کو، جاگتے صدیاں گزر گئیں
تھوڑی سی دھول، دیدۂ بینا میں پھینک دو

❁

AsliAhleSunnet.com

طلوعِ صبحِ بہار

(علامہ اقبال پبلک اسکول، مئو کی تقریبِ سنگِ بنیاد پر)

یہ اقبال اسکول، یہ علمی گہوارہ ہم بچّوں کا
ٹھنڈے میٹھے پانی والا، سرچشمہ ہم بچوں کا
ہم، اس کی نورس کلیاں، یہ باغیچہ ہم بچوں کا
زندگی اپنی، وابستہ اس "گل کدۂ اطفال" سے ہے
ہم، وہ بچّے، نسبت جن کو علامہ اقبال سے ہے

ویسے تو، لگتے ہیں حسیں، یہ تارے، موتی، پھول ہمیں
کاغذ، کاپی، اور کتابیں، رکھتی ہیں مشغول ہمیں
اس دنیا میں، سب سے بڑھ کر پیارا ہے اسکول ہمیں
تاج و حشم سے ہم کو غرض ہے، اور نہ مطلب مال سے ہے
ہم وہ بچّے، نسبت جن کو علامہ اقبال سے ہے

AsliAhleSunnet.com

آج، یہ مانا، کچھ نہیں رکھتے، اپنی حدِ امکان میں ہم
کل، سورج لاکر رکھ دیں گے، وقت کے روشندان میں ہم
سر میں، خودی کا سودا لے کر، نکلے ہیں میدان میں ہم
رشتہ اپنا، مستقبل سے، ماضی سے اور حال سے ہے
ہم وہ بچّے، نسبت جن کو علّامہ اقبال سے ہے

دریا کو پہلو میں سمیٹے، ہم قطرے میں رہتے ہیں
عکس کی صورت ٹوٹے بکھرے، آئینے میں رہتے ہیں
علم کی دولت بانٹنے والو! ہم رستے میں رہتے ہیں
دیکھیں، کیا کچھ ملنے والا، کاسۂ ماہ و سال سے ہے
ہم وہ بچّے، نسبت جن کو، علّامہ اقبال سے ہے

پھیکے پھیکے لگتے ہیں اب، ذائقے مُرغ و ماہی کے
خوشہ چیں ہم ٹھہرے، "خوانِ نعمتِ فیض اللّٰہی" کے
چاروں طرف ہیں زمزمے بکھرے، حکمت و حق آگاہی کے
اپنا ہر آہنگ عبارت، مرشد کے اقوال سے ہے
ہم وہ بچّے، نسبت جن کو، علّامہ اقبال سے ہے

AsliAhleSunnet.com

کومل پودے سے، اک دن، چھتنار شجر بن جائیں گے
گلشن گلشن، رنگ و خوشبو کے پرچم لہرائیں گے
ہم کو سینچنے والے، اپنی محنت کا پھل پائیں گے
مستقبل کا خاکہ روشن، حال کے خطّ و خال سے ہے
ہم وہ بچّے، نسبت جن کو، علّامہ اقبال سے ہے

پڑھ لکھ کر، ہم اوروں کو بھی، پڑھنا لکھنا سکھلائیں
ملّت کے چہرے کو نکھاریں، قوم و وطن کے کام آئیں
ہم کو خدا توفیق یہ دے، سرسیّد و شبلی بن جائیں
تم بھی فضاؔ آمین کہو، کیا فائدہ قیل و قال سے ہے
ہم وہ بچّے، نسبت جن کو علّامہ اقبال سے ہے

AsliAhleSunnet.com

نویدِ مسیحا

عالیہ جنرل اسپتال مئو کی افتتاحی تقریب پر

یہ گلستاں، یہ اہتمامِ بہار — کس نے یہ آئنہ گری کی ہے
زندگی کے شگفتہ چہرے پر — تازگی، حسن و دلبری کی ہے
اللہ اللہ! یہ افتتاح کی شام — آج قسمت نے یاوری کی ہے

خواب روشن، خیال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

حسن و صحت کا یہ نیا مرکز — چشمۂ فیضِ ربِّ باری ہے
بھول جائیں گے لوگ یہ مصرع — "موت سے کس کو رستگاری ہے"
جبرئیلِ امین ہیں ہمراہ — کس مسیحا کی یہ سواری ہے

دورِ فرخندہ فال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

AsliAhleSunnet.com

آؤ! پیشانیِ حیات پہ ہم — لکھ دیں یہ کلمۂ بشارت بھی
کھُل گیا "عالیہ شفاخانہ" — واہوا آج، بابِ رحمت بھی
بام و در سے ہے اسکے، لپٹی ہوئی — جامعہ عالیہ کی شوکت بھی

ماہِ اوجِ کمال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

خیریہ سے محمدیہ تک — راستے جگمگا رہے ہیں تمام
یہ "خیابانِ احمدِ مختار" — پھُول، سونا لٹا رہے ہیں تمام
وہ غریب و فقیر ہوں کہ امیر — اس جگہ فیض پا رہے ہیں تمام

عیشِ ماضی و حال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

جان سی آگئی، مریضوں میں — نبض پر ہیں یہ انگلیاں کس کی؟
زرد چہرے پہ کھل رہے ہیں گلاب — ہیں جبیں پر، ہتھیلیاں کس کی؟
پوچھوں اب کس سے جا کر، اے لوگو! — رنگ کس کے ہیں، تتلیاں کس کی؟

نافہ زارِ غزال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

AsliAhleSunnet.com

یہ شفا خانہ ہے، کہ باغِ ارم　　کیا تمہارا خیال ہے لوگو!
ہر معالج ہے عیسیِ دوراں　　ہر دوا بے مثال ہے لوگو!
سال انیس سو پچاسی کا　　تندرستی کا سال ہے لوگو!

عشرتِ ماہ و سال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

"میڈیکل" کا عروج ہے کیا چیز　　"سرجری" کا کمال دیکھیں گے
بنتے دیکھیں گے درد کو، درماں　　زخم کا اندمال دیکھیں گے
لوگ، اس اسپتال میں آکر　　صحتِ لازوال دیکھیں گے

سبز شاخِ نہال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

دیکھنا! رنگِ عالیہ آباد　　یہ زمیں، آسمان ہے گویا
خود مسیحائے چرخ کھولے ہوئے　　مرہموں کی دکان ہے گویا
چشمِ انسانیت میں یہ دنیا　　ایک ہی خاندان ہے گویا

نقطۂ اتصال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

AsliAhleSunnet.com

اپنے فرض و عمل کو پہچانو ! اس سے رہتی ہیں امتیں زندہ
فکرِ بہبودیِ جہاں کے طفیل ہیں زمانے میں مِلّتیں زندہ
کرلو کچھ کارِ خیر، تاکہ رہیں زندگی کی روایتیں زندہ

زندگی کا جمال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

دے شفا ہر مریض کو یارب ہر دُعا کو اثر عطا فرما!
رُوح کے زخم، مندمِل کردے درد کو چارہ گر عطا فرما!
کام آئے جو نوعِ انساں کے ہم کو ایسا ہُنر عطا فرما!

حکمتِ بے مثال زندہ باد
عالیہ اسپتال زندہ باد

AsliAhleSunnet.com

لالۂ حمرا

(ترانہ مدرسہ عائشہ صدیقہؓ، منصورہ، مالیگاؤں)

منظر منظر، خوابِ زلیخا، منصورہ میں روشن ہے
گلشن گلشن، لالۂ حمرا، منصورہ میں روشن ہے
دور افق سے، ایک ستارا، منصورہ میں روشن ہے
جلوہ در جلوہ ہے، خیاباں، عائشہ صدیقہؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشہ صدیقہؓ کا

ارشادِ نبوی کی صبا، آیاتِ کریمہ کی خوشبو
قافِ حرا سے نافِ حرم تک، اُسوۂ حسنہ کی خوشبو
شرمندہ بغداد کا موسم، حیراں بصرہ کی خوشبو
باغ، بیاں، رنگ ہے یکساں عائشہ صدیقہؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشہ صدیقہؓ کا

AsliAhleSunnet.com

"کلیۂ توحید و شریعت"، "مدرسۂ تعلیمِ حرا"
ارضِ عجم سے تا بہ عرب ہے، سلسلۂ تنظیمِ حرا
اب جا کر، آسان ہوا کچھ، مسئلۂ تفہیمِ حرا
قصرِ بلاغت ہے کہ دبستاں، عائشۂ صدیقہ رضؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشۂ صدیقہ رضؓ کا

مرجعِ اہلِ علم و بصیرت، خرگہ و خیمہ اپنا ہے
آئنۂ ایام میں سب سے روشن چہرہ اپنا ہے
لعل و جواہر کا معدن ہے، یہ جو مدینہ اپنا ہے
ہر گوشہ ہے رشکِ بدخشاں، عائشۂ صدیقہ رضؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشۂ صدیقہ رضؓ کا

آرزو یہ ہے، ہم بھی کریں کچھ، لوح و قلم کی آرائش
"چہرۂ اقصیٰ" کی زیبائش، "زلفِ حرم" کی آرائش
رہ کے، عرب سے دور، ہے گو دشوارِ عجم کی آرائش
سر پہ ہے اپنے، دستِ زر افشاں، عائشۂ صدیقہ رضؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشۂ صدیقہ رضؓ کا

AsliAhleSunnet.com

جنسِ فضولی تھیں جو کل تک، فاضلہ بن کر نکلیں گی
بھولی بھالی بچیاں، اک دن، عالمہ بن کر نکلیں گی
فاطمہ، حفصہ، زینب اور خدیجہ بن کر نکلیں گی
پھولوں سے بھر جائے گا داماں، عائشہ صدیقہؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشہ صدیقہؓ کا

تسنیم و کوثر سے لبالب ہے، وہ مقدس جام ہیں ہم
قدرت کا شہکارِ مجسم، فطرت کا انعام ہیں ہم
عصمت و عفت کا پیکر ہیں، خاتونِ اسلام ہیں ہم
اپنی کنیزوں پر یہ احساں، عائشہ صدیقہؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشہ صدیقہؓ کا

ہم کو متاعِ علم عطا کر، سازِ حقیقت دے یارب!
زیورِ دانش، غازۂ ایماں، غمزۂ حکمت دے یارب!
رابعہ بصری جیسی بصیرت اور ذہانت دے یارب!
سینے میں ہو جذبۂ ایماں، عائشہ صدیقہؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشہ صدیقہؓ کا

AsliAhleSunnet.com

"وحیِ الٰہی"، "حکمِ نبی"، "قرآن و سُنن" کی یہ محفل
علم و عزیمت کا گہوارہ، فکرت و فن کی یہ محفل
میرے قلم کا یہ گنجینہ، میرے سخن کی یہ محفل
میرے یہ اشعار ہیں عنواں، عائشہ صدّیقہؓ کا
یہ فصلِ گل، یہ چمنستاں، عائشہ صدّیقہؓ کا

ہر قلم، مجھ کو نظر آتا ہے کشکولِ فقیر
جانبِ دستِ ہنر ور تو نہ دیکھا جائے گا

بُرّش آمادہ ہوں، جوشِ ذوقِ معنی سے، مگر
لفظ کی گردن پہ، خنجر تو نہ دیکھا جائے گا

نذرِ آتش کر دوں، لاؤ! ان کتابوں کو فضاؔ
حرفِ تر کو، خاک بر سر تو نہ دیکھا جائے گا

AsliAhleSunnet.com

منصُورہ پائندہ باد

(منصُورہ کمپلکس میں حاضری کے بعد)

کِشتِ خزاں کو، لالۂ وگل کا خرمن کرنے والے ہم
قریۂ شب کو، نجم و قمر کا مخزن کرنے والے ہم
تہذیبِ اسلاف کی شمعیں روشن کرنے والے ہم
شمع، شگوفہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

اس خطّے کا ہر اک ذرّہ، آئینہ توحید کا ہے
جس کو محمدیہ کہتے ہیں، سرچشمہ توحید کا ہے
احمدِ مرسل کا مکتب ہے، گہوارہ توحید کا ہے
بیتِ شریعہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

AsliAhleSunnet.com

ہے جو خدا کا حکم، وہی فرمانِ رسُولِ عربی ہے
اس سے تجاوز کرنا، ایماں والو! سُوءِ ادبی ہے
بلکہ یوں سمجھو کہ یہ بھی، اک روشِ بولہبی ہے
اُسوۂ حسنہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

محفل محفل، روشن روشن، شمع کتاب و سُنّت کی
ساحل ساحل، لرزاں لرزاں، موج یقین و محبّت کی،
منزل منزل، رقصاں، رقصاں، کرنیں رُشد و ہدایت کی
صبحِ مدینہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

بار آور عرفان ملا، مایہ پرور ادراک ملا
ہاتھ آئی قرآنی بصیرت، ذوقِ حدیثِ پاک ملا
رُت ہو کوئی، ایمان و عمل کا ہر شعلہ بیباک ملا
گرمیِ جذبہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

AsliAhleSunnet.com

شورِ زمیں پر، دیکھو! شیر و شہد کا چشمہ جاری ہے
مہکی مہکی، نکھری نکھری، جنّت کی پھُلواری ہے
کن شیریں پیشہ فرہادوں کی، یہ سب فنکاری ہے
شوخیِ تیشہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

جامعہ، جس سے ذہن و نظر میں شمعِ علم فروزاں ہے
طبیہ کالج، کہ شفائے جسم کا برگ و ساماں ہے
منصُورہ کی آب و ہوا، جان اور بدن کا درماں ہے
حکمتِ رفتہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

لطفِ حرا سے خوشبو خوشبو، عائشہ صدیقہ رضؓ کا چمن
مُشک طرازِ نافۂ آہو، عائشہ صدیقہ رضؓ کا چمن
عرش بہ دوش و خلد بہ زانو، عائشہ صدیقہ رضؓ کا چمن
طور کا سبزہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

AsliAhleSunnet.com

ذہن میں ندرت، اور لطافت، لوح و قلم میں لے آئی
یوں، کہ حرم سامانوں کو بھی، بزمِ صنم میں لے آئی
اہلِ عرب کو، کس کی کشش، "بغدادِ عجم" میں لے آئی
"گلشنِ بصرہ" زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

کھیتی ہو زرخیز کہیں کی، خرمن مالیگاؤں میں ہے
خواہ، کہیں الجھا ہو گریباں، دامن مالیگاؤں میں ہے
خاکِ مئو کا منظر نامہ، روشن مالیگاؤں میں ہے
طاق، دریچہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

یارب! دُھندلے آئینوں کو، جوہر کی برنائی دے
دل کو یقیں کا سوز عطا کر، آنکھوں کو بینائی دے
میرے پژمُردہ لفظوں کو، معنی کی رعنائی دے
لوح، صحیفہ، زندہ باد منصُورہ پائندہ باد
رخشندہ، تابندہ باد

AsliAhleSunnet.com

فضا ابن فیضی

کا

تخلیقی سفر

سفینۂ زرِ گل	(غزلیات و رباعیات)	مطبوعہ
شعلۂ نیم سوز	(منظومات)	مطبوعہ
دریچۂ سیم سمن	(غزلیات)	مطبوعہ
سرِ شاخِ طوبیٰ	(حمد و نعت و منظومات)	مطبوعہ
پسِ دیوارِ حرف	(غزلیات)	زیر کتابت
سبزۂ معنیِ بیگانہ	(غزلیات)	مرتب
غزالِ مشک گزیدہ	(رباعیات)	زیر ترتیب

فیضی پبلیکیشنز۔ مئوناتھ بھنجن ۲۷۵۱۰۱ (یو۔ پی)

AsliAhleSunnet.com

فضا ابن فیضی کی آواز، جدید اُردو شاعری میں ایک مخصوص و منفرد، جانی پہچانی آواز ہے۔

کسی کے اسلوبِ سخن کا اس طرح متعین اور حروف ہونا یقیناً اس کی قادر الکلامی کی دلیل ہے۔ اور قدرتِ بیان کا ثبوت، یہی قدرت و ندرت ان کی غزلوں اور نظموں میں یکساں طور پر پائی جاتی ہے۔ جب وہ فکرِ سخن کرتے ہیں تو لمحۂ تخلیق میں انھیں الفاظ و تراکیب، محاورات و استعارات حتیٰ کہ قوافی کی کمی اور تنگی کا سامنا کبھی نہیں کرنا پڑتا بلکہ وسائلِ اظہار کی فراوانی اور موّاجی کا عالم ہوتا ہے۔ ساتھ ہی خیالات و احساسات کا بھی ایک چشمہ سا بہنے لگتا ہے۔ پھر الفاظ و خیالات کو برتنے کے لیے شاعر کا اپنا ایک اندازِ طبیعت ہے، جس میں تازگی اور حسن کاری ہے۔ چنانچہ فضا کی طبعِ موزوں اپنے خیالات و الفاظ کے تیز دھاروں میں بہنے لگتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان دھاروں اور ان میں پیدا ہونے والی لہروں کے ایک ایک قطرے کا حساب لے کر رہے گی۔ میر نے اپنے بارے میں کہا تھا ؎

اللہ اللہ رے، طبیعت کی روانی اس کی
میر دریا ہے، سنو شعر زبانی اس کی

فضا ابن فیضی کو پڑھتے ہوئے یہ شعر بار بار اس بری طرح یاد آتا ہے کہ ہم مذکور شعر میں میر کے تخلص کو بھول جانا چاہتے ہیں۔ فضا کی روانیِ طبع، میر کے برخلاف، بالکل بے روک ٹوک ہے اور بعض اوقات احساس ہوتا ہے کہ:

نہ حد اس کے پیچھے، نہ حد سامنے (اقبال)

فضا ابن فیضی کی طبیعت کا یہ وفور اور ان کے فن کی یہ کشادگی، نئی اُردو شاعری میں قبض اور تنگی کے پیشِ نظر ایک نقطۂ امید ہے۔ اس نقطۂ امید کی روشنائی وہ رجائیت، ایقان اور اعتماد ہے جو فضا کے اشعار میں جاری و ساری ہے۔

تجربے میں روایات اور لفظ میں معانی کا عکس اس وقت آتا ہے، جب فن کار اپنے گرد و پیش کی زندگی اور اس کے نظام میں دلچسپی لیتا اور اپنی تہذیبی قدروں اور عام انسانی اصولوں پر یقین رکھتا ہو، یعنی فکری بصیرت کے بغیر وہ فنی مہارت نہیں پیدا ہو سکتی جو بامعنی تخلیقات کو جنم دیتی، روایات میں کچھ اضافہ کرتی ہے۔ یقیناً بصیرت کا یہ معاملہ کسی نہ کسی نظامِ اقدار سے وابستگی کا ہے جو ایک معیارِ نظر اور محورِ فکر حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے۔ ہمارے لیے شاعر عام طور سے اس ذمہ داری سے گریزاں ہیں۔ مگر فضا ابن فیضی فرار کی اس کیفیت میں مبتلا نہیں ہیں۔ ان کا ذہن حقائق کا انکار نہیں، اقرار کرتا ہے۔ آج کے طوفانِ مغرب میں فضا کی مشرقیت اپنی جگہ ایک مضبوط ستون کی طرح قائم ہے۔ یہ یقین شاعر کے فکری رسوخ اور ذہنی بلوغ کی علامت ہے۔

پروفیسر عبدالمغنی

AsliAhleSunnet.com